دوپیکر

یعنے

قانون زبان اردو خصوصاً تذکیر و تانیث کی دریافت میں جس میں ۱۷۰۰ استثنی

او خلاف قیاس الفاظ اور اونکی نظیریں حروف تہجی کی ترتیب پر لکھی گئی ہیں

مصنفہ

نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر

یکے از اعیان خاندان نواب کرناٹک

منظورہ

ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن

کلکتہ

DO PAIKAR

OR

AN URDU GRAMMAR TREATING SPECIALLY ON THE DISTINCTION BETWEEN THE MASCULINE AND FEMININE GENDERS WITH 1700 EXCEPTIONS WITH THEIR EXAMPLES ALPHABETICALLY ARRANGED.

BY

NAWAB ZAHIR-UD-DIN AHMAD KHAN BAHADUR

A MEMBER OF THE CARNATIC ROYAL FAMILY.

AS APPROVED OF BY

THE DIRECTOR OF PUBLIC INSTRUCTION.

Calcutta.

جلد ۱۰۰۰ — *Second Edition.* — طبع دوم

دوپیکر

یعنی

قانون زبان اردو خصوصاً تذکیر اور تانیث کی دریافت مین جس مین ۱۷۰۰ مستثنے
اور خلاف قیاس الفاظ اور انکی نظیرین حروف تہجی کی ترتیب پر لکھی گئی ہین

مصنفہ

ظہیر الدین احمد خان بہادر

یکے از اعیان خاندان نواب کرناٹک

منظورۂ

ڈیرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
کلکتہ

طبع دوم

در مطبع شمسی حیدرآباد دکن باہتمام محمد ابراہیم خلیل اکبرآبادی طبع شد

سنہ ۱۹۰۳ء

تقریظ

ریختۂ خامۂ تفضل شمامہ مولانا و اولانا مولوی شجاعت حسین صاحب مولائی غازی پوری دام مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان فجعل منہ الزوجین الذکر و الانثیٰ + والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ واصحابہ المقتدیٰ + امابعد المنۃ للہ کہ اس زمان فرحت توامان مین عجب معشوقہ دلفریب نے حسن وجمال اپنا دکھایا ہی + طرفہ غنج ودلال سے منصۂ شہود پر جلوہ فرمایا ہے + نئی نئی ادائین ہین طرح طرح کے ناز ہین عجیب عجیب کرشمے ہین کیسے کیسے انداز ہین - دیدہ ورون کو حیرت ہے نظر بازون کو حیرانی ہے + کہ خدایا یہ جادو ہے یا طلسم ہے یا کوئی شکل روحانی ہے + کوئی کہتا ہے کہ پری ہے + لیکن عیب سے بری ہے + وہ جسم تا رہی یہ ہیکل نورانی ہے + کوئی کہتا ہے کہ حور ہے + مگر دور از قصور ہے + وہ مایۂ عیش جسمانی ہی یہ سرمایۂ فیض روحانی ہے + جل جلالہ کیا شاہد طناز شوخ دلنواز سراپا انداز رشک ناہید غیرت ماہ و خورشید ہے + کہ ایسی صورت دلچسپ خرد افروز نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہی + جس نے اس عروس زیبا خریدۂ رعنا کو ایک نظر دیکھا ہی + ہر شب اوس کی شب برات ہی ہر روز اوس کا روز عید ہی + جس کی اوس پر نگاہ پڑی ہی اور اوس کے حسن ترکیب مین طبیعت جس کی لڑی ہے اوس کا محو نظارہ ہی ادسی شاہد کا شہید ہی + عیش رغید ہی + گنجینۂ مقصد کی کلید ہی + یوسف مصری ہی ماہ عید ہی +

ہر شخص اوسکا طالب ہے + سب کا اقصای مطالب ہی + تمام عالم در پئے خریداری ہی ہر سو
اوس کی دید وادید ہی + سبحان اللہ باد بہاری ایام فرحت انجام نے گلشن عالم مین کس
لطف کا یہ گل کھلایا ہی جس کی شمیم روح افزا سے مشام جان جہان و عالم روحانی سراسر
معطر ہی + اور دماغ مشتاقان معانی حقہ مشک و عنبر + بارک اللہ چمن آرای گلستان فضل
وکمال نے حدیقہ گیتی مین کیا خوب یہ شجرۂ آمال و نہال طوبی مثال جمایا ہی کہ بر و بار عدیم
المثال اوس کا لذت بخش مذاق طالبان علم و ہنر ہی + اور ہر شاخ پر برگ و بہار اوس کی
ساحت امید اہل زبان پر سایہ گستر + بس بس اے خامۂ کج مج بیان واے قلم مقطوع
اللسان جاے ادب ہی + نہ محل بیہودہ شور و شغب + کنایات تیرے بے محل ہین اور
تشبیہات تیری مبتذل + مشبہ تو اعلے و افضل ہے اور مشبہ بہ اخس و ارزل + ہوش مین
آ + ہوشیار ہو جا + کہ ایک مطبوع خاص و عام + نخبۂ ایام + برگزیدۂ انام + یکتاے
روزگار + خلاصۂ اعصار + زبدۂ اوو اریل و نہار + نے یہ کتاب مسرت انتساب چشمۂ
فیض عام + منبع افادت تام + تحقیق تذکیر و تانیث زبان اُردو مین تصنیف فرمائی ہی +
قوت طبع رسا دکھائی ہی + در حقیقت تصنیف ہی + نہایت لطیف ہی + نتائج اونکا سابقین
کا انتخاب نہین + کسی ذخیرے کا اخذ و انتہاب نہین + صرف مصنف عالی و قار و الا تبار
کی طبیعت کی آمد ہی + راست راست کہتا ہون کہ یہ کلمہ خالی از خوشامد ہی + اس ربط و ضبط
سے بیان قواعد کلیہ زبان اُردو کا میری نظر سے نہین گزرا ہی + ایسا نظم و نسق اس گفتگو کا
مین نے نہ دیکھا ہی نہ سنا ہی + چشم بد دور + کیا تجسس ہی کیا تلاش ہی + آفرین صد آفرین
شاباش ہی شاباش ہی + حق تو یہ ہی کہ مصنف عالی طبع نے ایسے قوانین کلیہ ضبط کئے
ہین + کہ فرا و سیبویہ کے نام مٹا دئے ہین + آج بازار مبرد کا سرد ہوا + خلیل و کسائی کے

کھیت پر پالا پڑ گیا + شستگی تحریر لایق تقریر نہین + جیسی کچھ تقریر ہے محتاج بہ تحریر نہین
کیا شیرین زبانی ہی - کس درجہ کی عذوبت بیانی ہی + واہ کیا بات ہی + ہر لفظ مصری
کی ڈلی ہی ہر فقرہ کوزۂ نبات ہی + لکھنؤ والون کے دانت کھٹے ہوے + اہل دہلی پھیکے
پڑ گئے + مدراسیون کی کیا کائنات ہی + اللہ جل شانہ اس نورس نہال یکتائی کو لذت بخش
مذاق خاص و عام کرے + اور مصنف والا دودمان کو فیض رسان عالم رکھے عمر و دولت
مین ترقی بخشے آمین یارب العالمین آمین فقط

نقل پرچہ نصرت الاخبار دہلی نمبر ۲۲ جلد ۱۸ مطبوعہ یکم اگست ۱۸۷۸ء

الحمد للہ الذی خلق الذکر والانثیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المصطفیٰ و
آلہ المجتبیٰ واصحابہ اولی الرشد والھدیٰ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو
اور اردو والون کو لایح ہو + کہ اگرچہ تمہاری زبان کو مدت سے رواج ہی مگر آج کل اس
زبان کو معراج ہی + اپنی زبان تھی + گویا سہل و آسان تھی + عربی اور فارسی کی قدر
کرتے تھے + اوسی کی تحصیل و تعلیم پر مرتے تھے + پڑھتے اور پڑھاتے تھے +
سعی و کوشش بجالاتے تھے + آخر اس ناقدر نے بھی قدر پائی + خدا نے اوس کی
بھی منزلت بڑھائی + جو نثر ہی وہ عالی ہی + نظم سلک لالی ہی + ہر لفظ کی تصحیح ہی + ہر لغت کی
تنقیح ہی + کون سی صنعت ہی جو اس زبان مین نہین + کون سی کیفیت ہی کہ اس کے بیان
مین نہین + ہر زبان ایک اور چار مزے + اس کی ہر بات مین ہزار مزے +
اب اس زبان کی تحقیق ہی + اور لفظ کی توثیق ہی + قواعد اردو کے رسالے ہین + اسناد ہیا
ہین اور حوالے ہین + اور اگر سچ پوچھو تو اس زبان کی تحقیق بڑا کام ہی + اور جو اس مین

سعی کرے اوس کا بڑا نام ہی + اس واسطے کہ یہ زبان گویا ایک جہان ہی - اگرچہ ہندوستان کی زبان ہی + ہر جگہہ کا لغت اس مین داخل ہی + ہر ایک ملک کی گفتار اِس مین شامل ہی + اِس نہج پر اس کی ترویج ہی + جیسے عرب و عجم مین ترویج ہی + خدا کی بڑی قدرت آشکار ہی + سب زبانون سے یہ ایک گفتار ہی + ۹ ہر زبان دان کو خوش آتا ہی بیان اُردو + کیا بڑی ہند کے ملکون مین ہی شان اُردو + ہر زبان سے ہی کم و بیش علاقہ اِس کو + سب زبانون کا خلاصہ ہی زبان اُردو + تا کسی کو اپنی زبان پر غرہ نہ آے + اور کوئی یہ خیال نہ لاے کہ خالق نے ہر گروہ کو مجبور کر دیا ہی + اور ایک ہی کلام پر معذور کر دیا ہی + نہین - نہین ہر کسی کو اوس نے طاقت بخشی ہی + اور ہر زبان پر طاقت بخشی ہی + جو لغت چاہے زبان پر لاے + جو کچھ سیکھے وہ آجاے + بعد ازان اُس نے اپنی قدرت کا یہ نمونہ دکھایا + کہ ایک زبان کو چند لغت سے بنایا + رفتہ رفتہ اوس زبان کو وہ رواج دیا + کہ ایک ملک کے زن و مرد گویا فرمایا + پس اس زبان کی تحقیق کئی زبانون کی تحقیق پر منحصر ہی + اور بدون اِس کے نہایت متعذر + جس کسی نے جو کچھ اسمین لکھا ہی + جو اوس کی آمیختہ زبانون سے آگاہ ہی + اس کی خوبی کا گواہ ہی + چنانچہ اس زمانہ مین ایک بڑے دانا + تکلم کے توانا + فصیح زبان + شگفتہ بیان + **نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر ہمہ دان** + نے بڑی جانکاہی کی ہی + اُردو زبانون سے خیر خواہی کی ہی + ایک رسالہ **تذکیر و تانیث** کے بیان مین تالیف فرمایا ہی + واقعی بڑی سعی اور عرق ریزی سے تصنیف فرمایا ہی + تذکیر و مونث **کلمہ** کا بیان ہی + ہر زن و مرد متکلم پر احسان ہی - ذکر زن و مرد ہی + مگر اپنی خوبی مین فرد ہی + جتنی اِس کی قدر افزائی ہو بجا ہی + اور جس قدر اس کی روائی ہو روا ہی + زن و مرد بڑہا ہے اور بڑھاپے مین + اپنا روزمرہ بنا مین + چنانچہ کلکتہ کے حکام والا مقام ہنر پسند نے اوس کو

پسند کیا ہی۔ مدارس مین اوس کے رواج کا فرمان دیا ہی + واقعی وہ کتاب لاجواب ہی +
ہر شخص کو دستیاب ہی + یہ گوہر یکتا کم قیمت کو بکتا ہی + ایک روپیہ کو مل سکتا ہی + اتنا سستا
ہی + اہل زبان لین + گویا زبان لین + حضرت مصنف کو راقم کی زبان سے دعا دین
اس منت اور محنت کا یہ صلا دین + ؏ واہ کیا فکر کا نتیجہ ہی + سچ تو یون ہی بڑا نتیجہ ہی +
یہ نتیجہ جہان مین رائج ہو + باعث کثرت نتائج ہو + اوس کی اولاد کے اناث و
ذکور + اس قدر ہون جہان مین نامحصور + شہر کے شہر جن سے ہون آباد + مال
سے اور جاہ سے ہون شاد + تا زبان اور زبان پہ ہو ملفوظ + چشم بد سے رہین وہ
سب محفوظ + خود مصنف بھی اون سے شاد رہے + لفظ و معنی سا اتحاد رہے +

نقل پرچہ جریدہ روزگار مدراس شمارہ ۹ ۳ جلد ۱ مطبوعہ ۸ اکتوبر ۱۸۶۸ء

جلوہ محبوبیہ دو پیکر بر منصۂ بصیرت ارباب فضل وہنر
دیدہ بازان شاہد فرحت افزاے علم و کمال + و جان بازان دلرباے مسرت انتماے
فضل و جلال نے مدت دراز + و زمانہ دیر باز + اس آرزو مین بسر کیا + کہ ایک بار
معشوقہ زبان اردو جس سے تمیز تذکیر و تانیث کی حاصل ہو اپنے بر مین آجاے + اور
دل پژمردہ سخنوران اس سے بسان گل نو خندان ہو جاے + لیکن یہ بات اونھین
میسر نہ ہوئی اور اس شوق و ولولہ مین اونھون نے اپنی جان شیرین دے دی خدا کا
شکر ہی + ؏ فلک پر ہی مبارکباد یہ اب کس کے ملنے کی + یہ ایسا کون نجبا ورہی جس
کا بخت جاگا ہی + اس زمانے مین عشاق و آشفتگان لسان کو ایسی مرغوبہ دلکش
اور رعناے جان بخش یعنی دو پیکر بہ مشاطگی لیاقت مآب جناب مولوی ظہیر الدین

احمد خان بہادر فرزند جناب مولوی نواب محمد خیرالدین خان بہادر محمود جنگ دام
افضالہ کے ہین کہ جس کی مسرت مین وہ یہ کہہ رہے ہین ؎ آج محبوب دوپیکر سے
وصال اپنا ہوا + صدقے سوجی سے نہ کیون اس پہ ہون فرحان ہوکر + الحق یہ جمیلہ جلیلہ
و حسینہ شکیلہ اس حسن و جمال سے جلوہ آرائے عالم ہوئی ہی کہ کبھی اس سے پہلے
نہ ہوئی تھی جس کی دید مژدہ نوید جاوید ہی اور جس کا نظارہ قابل دید ہی نہ لایق گفت و شنید
اس کی زلف رسا کو مشاطہ جمال افزا یہ شانہ حسن بخش اس ورستگی سے سلجھایا ہی کہ
جس کے ہر تار سطر سے بوے تحقیق مہک رہی ہی واہ واہ اِس محبوبہ مرغوبہ کے ایک ہزار
پانسو پچاس جلوہ ہین کہ جو نہایت مستغنی اور خلاف قیاس کہلاتے ہین ہر ایک جلوہ پر ایک
ایک اوستاد شعر خوان اگر راست پوچھو تو شعر کیا بلکہ غزل خوان ہے کونسا جلوہ ہی اس کا
جس پہ آتش اور صبا + ناسخ و آباد و مومن اور ظفر مرتا نہین + اللہ تعالی ہمارے
مولوی صاحب جلیل القدر کی اِس تیزی و ذکاوت و فہم و فراست مین اور ترقی بخشے
اور جواہر و لالی آبدار سے آپ کے دامن مرادات مملو ہون - پس ہر ایک سخنور اور ہنرور
پر شکریہ ہمارے لایق و فایق مولوی صاحب کا واجب و لازم ہی اور اشاعت اِس رسالہ
بے بہا کی جو مفید خاص و عام ہی نہایت ضرور و اہم ہی -

نقل پرچہ کشف الاخبار کاشف الاسرار بمبئی

نمبر ۲۴ جلد ۲۶ مطبوعہ ۱۴ - اگست سنہ ۱۸۷۹ء روز پنجشنبہ

ان دنون جناب ظہیر الدین احمد خان صاحب بہادر نے ایک کتاب

سو سو من دو پیکر منظور شدہ ڈیرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کلکتہ اپنی تصنیفات نو سے ہدیتہً بذریعہ
ڈاک ہم کو مرحمت فرمائی ہی۔ سبحان اللہ اوس کے مطالعہ سے کمال دل شاد ہوا ہماری
ہمت اور جرات ایسی نہین ہی کہ جناب موصوف کے خیال عالی اور فکر رسا کی ایک شمہ
تعریف لکھ سکین۔ یون تصور فرمایئے کہ تمام حدایق مضامین سے ایک ایک پھول چیدہ
چیدہ جمع کر کے وہ گلدستہ بنایا ہی کہ جس کے دیکھنے سے وہ پیکر محجوب اور بستان چین
چین بول جاین مقام انصاف ہی کہ ہتدرہ سو الفاظ مذکر و مونث کا ثبوت کامل بنا
اور استادان سلف کے کلامون سے نظیرین لانا کیسی محنت شاقہ ہی اور کیا کیا دلسوزی
فرمائی ہوگی گویا واسطے طلبہ اور محققین کے ایک لغت مذکر و مونث کا جداگانہ طبع کر کے
تذکیر اور تانیث کی بحث کالعدم کر دی ماشاء اللہ ہمارے دانست مین بمقابلہ اس کے
زبان اردو مین آج تک کوئی کتاب نہ چھپی ہوگی اور نہ آیندہ امید پائی جاتی ہی اوس پر طرہ یہ
ہی کہ کتاب لاجواب قیمت ایک روپیہ فی جلد کمال اختصار کے ساتھہ معین فرمائی ہی معلوم
ہوا کہ مصنف صاحب کو فیض رسانی خلایق اور بقاے نام اپنے کا زیادہ تر خیال ہے مفاد
ظاہری سے کم توجہی ہے لہذا ہم برادا اس کے کہ ہمارے ناظرین اخبار اوس کے
مطالعہ سے محروم نہ رہین اونکی کاٹ شہیدون مین داخل ہوتے ہین اور مشتہر کئے دیتے
ہین کہ جن صاحبون کو اس کتاب نادرہ کا ملاحظہ منظور ہو منگا لین۔

نقل نامہ مولوی عون الدین صاحب مورخہ ۲۳ رمضان ۱۲۹۵ھ

نسخہ نادرہ متبرکہ دو پیکر کہ جس سے بندہ ملتجی واقعی کئی ابواب مین مستفید و مستفیض ہوا
نعمت غیر مترقب و حلواے بے دود کی طرح شرف ورود سے مشرف فرمایا گیا غرض

کھینچے جو دل و جان نے حنا اوٹھایا کیا کیا شکر الٰہی زبان پر آیا۔ اس سے پیشتر ترجمہ رسالہ ملا علی قاری کہ اس رسالہ کو یہ ترجمہ نہایت زیبا و سزاوار اور موجب افزونی عز و وقار اوس رسالہ کا اس دیار مین ہر بسان نعمت غیر مترقب بندہ ملتجی پر مبذول و معفول ہوا جس جس نے یہان اوس رسالہ کو دیکھا بصد شوق پڑھا اور اوس ترجمہ کی آیداری و سلاست پر وم بہ وم صل علیٰ کہا۔ کیا رنگا رنگ توصیف و ثنا کی۔ افسوس کہ اس نعمت بے بہا کے شکر سے مین بندہ ملتجی سے تاخیر کی بلکہ ادا ہی نہ کیا اس پر بندہ ملتجی نہایت مجل و شرمسار ہی بلکہ صد گونہ عتاب کا سزاوار ہی مگر اوس عفو عام و کرم مخصوص کا امیدوار و طلبگار ہی امید کہ یہ امید و طلب چیز ہو اور آیندہ خدا نخواستہ اس آئین کے انعامات و کرامات سے کبھی محرومی نہ دیکھی جاے۔

ترجمہ تحریرات افسران سرکار انگریزی بابت طبع اول

نمبر ۸۶۵۸۔ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۸۷۸ع

خدمت ظہیر الدین احمد خان صاحب بہادر مقام حیدر آباد دکن

جناب۔ آپ نے جو اپنی تصنیف درباره تذکیر و تانیث اسماے اردو بھیجی مین اوس کا بہت ممنون ہون۔ صوبہ ہذا مین اتنے قلیل طلاب اردو ہین کہ مین کوئی جلد خرید نہین سکتا جسکا مجھے افسوس ہے بہرحال مین نے آپ کی کتاب ایک فاضل زبان اردو کے پاس براے تقریظ بھیجی ہے

آپکا خادم

سی۔ ای۔ آر۔ برونگ ایم۔ اے

ناظم تعلیمات ملک متوسط

نمبر ۸۸ الہ آباد ۱۲ر اکٹوبر ۱۸۷۸ء

بخدمت نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر

جناب بعزت عرض یہ کہ آپ کی کتاب قانون زبان اردو مشعر بہ دریافت مذکر و مونث بتاریخ ۵ اکٹوبر ۱۸۷۸ء پہونچی۔

مین نے سالم کتاب پڑھی اور بہت محظوظ ہوا۔ نہایت عمدگی سے مرتب ہوئی ہے اور اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنف نے محنت شاقہ اوٹھائی ہے اور پایہ کمال کو پہونچا ہوا ہے۔

اب مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ بالفعل سررشتہ تعلیم کو کوئی نئی کتابین خریدنا نہین ہے اس لئے آپ کی خالص اور دلی شکریہ کے ساتھ واپس کرتا ہون۔

آپکا خادم

آر۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ گرفث

ناظم تعلیمات۔ ملک شمالی غربی و اودھ

نمبر ۲۷۴۔ مرقوم ۳۰ر اکٹوبر ۱۸۷۸ء مقام اکولہ

خدمت نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر

جناب۔ بجواب خط مورخہ ۵ ماہ حال بعزت عرض یہ کہ آپ کی اردو گرامر موسوم بہ دو پیکر شامل کتب انعام سال ۸۰-۱۸۷۹ء کر لی گئی ہے کیونکہ سال حال کی کتابین خریدی جا چکی ہین۔

آپ کا خادم

نارائن۔ بی۔ ڈانڈیکر

ناظم تعلیمات ملک مشترکہ حیدر آباد

نمبر ۹۰۱۲ مرقومہ ۱۹ اکتوبر ۱۸۷۸ء

خدمت مسٹر ظہیر الدین احمد خان بہادر

جناب میں آپ کی کتاب کی ایک تقریظ ملفوف کرتا ہوں۔ جو رائے اس میں دی گئی ہے نہایت مفید ہے۔ براہ کرم چار جلدیں اور بشمول یک جلد مرسلہ جملہ پانچ جلدوں کی ایک بل روانہ فرمائے

آپ کا خادم

سی۔ اے۔ آر برونگ۔ ایم۔ اے

ناظم تعلیمات ملک متوسط

تقریظ متذکرہ بالا

دو پیکر

میں نے اس دلچسپ رسالے کو تمام وکمال پڑھا اور بہت محظوظ ہوا یہ ان اسما سے بحث کرتا ہے جس کی جنس کی تمیز صرف محاورہ پر ہے اس میں نظایر برمحل اور عمدہ منتخب ہوئی ہیں اور اکثر کرکے ناسخ و آتش اور مومن و غالب سے لی گئی ہیں جو نہایت نامور شعرا لکھنو اور دہلی کے ہیں مگر خود یہ زبان اردو کی کلیں بھی باہم بعض اسما کی جنس میں اختلاف رکھتی ہیں مثلاً بلبل و نقاب وغیرہ ان کو مصنف نے مناسب نظایر دیکر سہارا ہے۔

یہ رسالہ نہایت جانکاہی سے تیار کیا گیا ہے اگرچہ عملاً کارآمد کم ہے۔ ان کتب خانجات مدارس کے لئے ایک قیمتی افزایش ہوسکتا ہے۔

یہ تحریر باادب تمام خدمت ناظم صاحب تعلیمات ملک متوسط بجواب نشان ۸۲۷ مورخہ ۱۰ ماہ حال گزرانی جاتی ہے۔ دستخط۔ سید ابوالحسن۔ مدرس فارسی۔ ہائی اسکول جبل پور

نمبر ۱۳۴۴ — مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۶۹ء مقام مدرسہ کلکتہ

منجانب ایچ - بلاکمن اسکوئر - ایم - اے

مہتمم مدرسہ کلکتہ

خدمت ناظم تعلیمات

جناب - آپ کے سرکاری مراسلہ نشان ۲۰۰۷ مورخہ ۴ ماہ رواں کے جواب میں عرض نیاز یہ کہ بہت بہتر طریقہ مصنف کی امداد کا یہ ہوگا کہ چند نسخے فرض کیجیے ۳۰۰ جلدیں بغرض تقسیم بہ مدارس و ہی اسکولس و کالیجس خرید لی جائیں سرکار تو اس کی چھپائی اپنے ذمہ نہیں لے سکتی۔ خود مصنف کو اس کا طبع کرنا چاہیے تا متعدد مقامات کے وزن و قافیہ کی غلطیوں کی صحت کا اطمینان حاصل ہو۔ مطبع عبدالرحمن واقع کانپور سے مصنف خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ مجھے جہاں تک علم ہے یہ مطبع نہایت عمدہ ہے۔

آپکا خادم

ایچ - بلاکمن مہتمم

نمبر ۲۲۵۵ -

نقل ہذا خدمت افسر منصرم کار ریزیڈنسی حیدرآباد بغرض اطلاع و بجواب نشان ۴۶ - مورخہ ۶ ماہ حال مرسل و نگارش کہ میں ۳۰ نسخے بہ قیمت مناسب خریدنے کو مستعد ہوں۔

دستخط - اے ڈبلو - گیت

منصرم ناظم تعلیمات

EDUCATIONAL DEPARTMENT.

No. 8658.

om,

The Inspector General of Education.
Central Province.

Zahir-ud-din Ahmad Khan, Sahib Bahadur,
Hyderabad (Deccan).
Dated 9th October 1878.

I am much obliged to you for your treatise on Masculine and minine Nouns in Urdu. We have so few Urdu learners in these Provinces at I regret I can take no copies, I have sent your book for review to a npetent scholar.

I have &c.
(Signed) C. A. R. BROWNING, M. A.,
Inspector General of Education
Central Provinces.

No. 88.

Allahabad, 21st October 1878.

To Nawab Zahiruddin Ahmad Khan Bahadur.

Sir,—I have the honor to acknowledge the receipt on the 5th ctober 1878 of your Urdu Grammar, regarding the distinction of enders.

I have read the whole Book and it has given me a great amount pleasure. It has indeed been neatly got up and shows that its athor has taken great pains, and that he has attained a high degree f proficiency.

I have to apprize you that at present the Educational Department oes not stand in need of purchasing any new books, and your Manual therefore returned with sincere and hearty thanks.

I have, &c.
(Signed) R. T. W. GRIFFITH,
Inspector General of Education,
North West Provinces and Oudh.

DEPOT.

No. 472 of 1878-79.

From,

THE DIRECTOR

OF PUBLIC INSTRUCTION,

Hyderabad Assigned Districts,

To

Nawab Zahiruddin Ahmad Khan Bahadur, Hyderabad.

Dated Akola, 30th October 1878.

Sir,

With reference to your letter dated the 5th Instant I have honour to state that your Urdu grammar entitled "Do Paikar" has l entered in the List of Prize books and that some copies of it will be ta for Prizes for the year 1879-80, the books for the current year having been purchased.

I have the honor to be,

Sir,

Your most obedient servant,

(Signed) NARAYAN B. DANDKAR,

Director of Public Instruction,

Hyderabad Assigned District.

EDUCATIONAL DEPARTMENT.

No. 9012.

From,

The Inspector General of Education,

Central Provinces.

To,

Mr. Zahir-ud-din Ahmad, Khan Bahadur

Hyderabad (Deccan)

Dated 19th October 1878.

Sir,

I enclose a critique on your book. The criticism is favourab Please send me four copies and a bill for all five copies, including the o originally sent.

I have, &c.

(Signed) C. A. R. BROWNING, M. A.

Inspector General of Education,

Central Provinces.

DO PAIKAR.

I have read through this interesting pamphlet. It greatly amused me. It treats of those nouns, the determination of whose gender depends altogether upon usage. The quotations are appropriate and well selected. They are taken generally from *Nasikh* and *Atish*, Momin and Ghalib, the most eminent poets of Lucknow and Delhi. But these manufactories of the Urdu language themselves differ as to the gender of certain nouns as بلبل "nightingle" نقاب "veil" and many others. These the author has supported by appropriate quotations.

The treatise seems to be of little practical value, though very elaborately executed. It may form a valuable addition to school libraries.

Respectfully submitted to the Inspector General of Education, Central Province, with reference to his No. 8727, dated 10th instant.

(Signed) S. ABUL HUSSAN
Persian Teacher High School,
Jubulpore.

No. 1649.

From,

H. BLOCHMAN, Esq. M. A
Principal Calcutta Madrasah.

To,

The Director of Public Instruction
Calcutta Madrasah, 24th April 1877.

Sir,

In reply to your Office Memo No. 2007, of the 14th instant, I beg to inform you that the best way of assisting the author is to subscribe for a certain number of copies (say 30) for distribution among the Madrasahs, High Schools and colleges. The Government cannot undertake the printing of the work; it is necessary that the author should see it through the press himself, in order to ensure the correctness of the numerous metrical passages. The author might apply to the manager of Abdurrahman's Lithographic Press at Khanpur (Cawnpore) to lithograph the work. This press is the best that is known to me.

I have &c.
(Signed) H. BLOCHMAN,
Principal.

No- 2255.

Copy forwarded to the Officer in charge of the Hyderabad Residency for information, with reference to his letter No. 46-P., dated the 6th. Instant, with an intimation that I am willing to subscribe for 30 copies of the work at a moderate price.

Fort William, The 26th. April 1877. (Signed) A. W. GUI T, Officiating Director of Public Instruction.

Translation of the Preface written by the very Reverend Mowlana Mowlavi Shuja--at Husain Sahib.
DO PAIKAR.

The above work is designed to supply a want which has long been felt by those who have the care of the youth of both sexes. An extended work showing the general usages of the Urdu language to be presented to the attention of the young during those years which are assigned to scholastic instruction is a task which has never before been undertaken by any person. Yet it is of no small importance that they should acquire a relish for such study as will lead them in the maturity of their faculties to desire the highest advantage from the author's production. In this point of view the grammatical works in general use in schools exhibit some cardinal faults and difficulties. They contain rules on Syntax and Etymology framed by a variety of authors whose invention could not be perused by the youth of either sex without serious damage to the purity of their style. In addition to this the tendency of the selections thickly scattered over many of our school grammars is not only not in harmony with, but is in some respects hostile to the more enlightened spirit of the present age. The volume now submitted to public patronage aims to produce an entirely opposite effect. Its design is to bring before the minds of the young the highest accuracy of the language of our country. It has been compiled and written in the hope of attaching them to those principles which good and wise guardians would desire that their proteges should imbibe.

The volume before us can fairly claim to have been compiled with deligence, care and good sense and contains very choice selections, these qualities are sufficient to make a book valuable and at the same time readable. Such proprieties are rarely found in modern books. The rules and examples with which the author furnishes us must still, we apprehend, be considered as so

much raw material. It will be highly useful to drop the mataphor. I am afraid that this work will be less acceptable to those who read for the sake of reading than to those who read in order to speak and write the Urdu language with accuracy. We think the literary men of Lucknow and Delhi will be chagrined on perusing this volume compiled by a Madrasee noted for the purity and elegance of its style

---

Extract Translation from an Article which appeared in the Nusrathul Akhbar No. 22. Vol. 6.

DO PAIKAR

1st. August 1881.

Our learned friend Nawab Zahir-ud-din Ahmad Khan Bahadur has undertaken the difficult task of compiling and composing an Urdu Grammar. The subject matter of his manual is the distinction of gender. It contains several exceptional rules and numerous illustrations with copious notes. The book has been received by the Urdu knowing public at large with the greatest pleasure, for it is more advantageous to young students, who have been endeavouring to knock at the doors of the India universities, and it is also serviceable to other young, intelligent and deeply interested, and highly educated minds of this vast peninsula. Copies of the same book have been forwarded to the constituted educational authorities of Bengal and other Sister Presidencies. The author expecting that his manual would be introduced into several higher and middle class institutions; and we learn that the Director of Public Instruction in Bengal has kindly given the manual a place in the curriculum of studies for the Government schools throughout that Presidency We hope that similar steps will also be taken by the authorities of the Sister Presidencies.

JURREEDAI ROZGAR No. 39 Vol. 4

Dated 15th. October 1878.

A certain gentleman of high reputation in letters had often endeavoured and tried to the best of his knowledge to prepare an Urdu Grammar, but time and circumstances permitted him not to gain his object in view. But our learned friend Nawab Moulvie Zahir-ud din Ahmad Khan Bahadur, son of the very Reverend Nawab Moulvie Khir-ud-din Khan Bahadur Mahmud Jung has brought out a work of mental labour on the same subject with numerous exceptional rules, and innumerable illustrations with copious notes. The manual treats mostly of the distinction of the gender, which part of speech generally perplexes the minds of young students

and tyros in Urdu. This *vademecum* has surely earned for him a high literary reputation and has placed him in the most cosnpicuous position among the Urdu scholars of his age.

The book is excellently got up and is written in such a highly practical style that the best Urdu Poets of the middle ages like Zuffur, Momin, Nasikh and Aabad might envy his position. Our young author has immortalized his name and rendered himself famous not only among his contemporaries, but to ages yet unborn; even among wit, humour, literary taste and high and noble sentiments appear in the work. We sincerely pray for his success in all similar undertakings for the benefit of young Urdu students and the Public at large.

"Honor and Shame from no condition rise,
Act well your part,—there all the honor lies."

In the path of life each should follow the bent of his own genious so far as it is innocent.

KASHFUL-AKHBAR BOMBAY, No. 42, Vol. 26.
THURSDAY, *14th. August 1879.*

We have to acknowledge, with thanks, the receipt by post, of a Work entitled "Do paikar," compiled by Zahir-ud-din Ahmad Khan Bahadur and published with the approval of the Director of Public Instruction, Calcutta. The appearance of a work, so original in its conception, and so ingeniously and carefully elaborated, requires no comment. We confess our inability to do it full justice, by pointing out its various merits. The learned author has spared no pains to make the work exhaustive. His selection of 1,500 words, to show the distinction of gender in Urdu, a subject always difficult for the learner to master, speaks not only for his patience and industry, but also for his intimate aquaintance with Urdu literature. The Student of Urdu Grammar will, if he exercises ordinary perseverance, in a short time, find his mind stored with quotations and apt sayings from various authors, with which the work is enriched, illustrative of the distinction of gender in Urdu. The advantage to be derived from such illustrations is that the young mind aquires a foretaste for literature, which it cannot fail to seek to satisfy in time. The author, we are glad to see, had carefully tested the practical usefulness of his brochurê before he ventured to launch it on the great ocean of literature. We have little hesitation in saying that posterity will remember with gratitude an author who has contributed to facilitate the study of Urdu Grammar; and we have every hope that the "Do Paikar" will soon acquire an extensive popularity and become a class book wherever the Urdu tongue is spoken.



حامداً و مصلیاً و مسلماً

الحمد للہ والمنہ کہ اِس رسالہ کے دوبارہ طبع کی بھی نوبت آئی۔ پہلے پہلے تو قوم بلکہ اہل علم کی بے قدری نے اسے عزلت گزین ہی بنا رکھا تھا مگر جیسے عادت دنیا ہی بیس بائیس سال گزرنے کے بعد اب اس کی مانگ ہونے لگی ہی اور بہت سے خطوط اِس کی طلب مین مصنف کے پاس آئے ہوئے ہین حال یہ کہ کوئی نسخہ باقی نہ رہا لہذا اسے نظر ثانی کر کے چھپوانا لازم آیا۔

جس کسی نے اِس کا نسخہ طبع اول دیکھا ہوگا وہ اب یہ نسخہ دیکھہ کر کہہ اٹھیگا کہ یہ بالکل جدا کتاب ہی مگر حقیقت یہ ہی کہ مین نے بہت باریکی سے اِس مین نظر کی ہی اور نصف سے زیادہ کو بدل دیا ہی اور بہت سے فواید تحقیقات کے ساتھہ بڑھاے ہین جس سے سچ مچ اس کی اگلی صورت اور حیثیت ہی بدل گئے ہی اور حجم قریب دونے کے ہوگیا ہی۔

یہہ بات مخفی نہین کہ دنیا مین جتنی زبانین ہین اون کی روانی اور سیاق پر سے

پتا لگ جاتا ہی کہ بانی اوّل نے کس ضابطہ پر اِس کی بنا رکھی ہی کیونکہ اہل زبان بے خواستہ اوسی
ایک طریقہ پر اپنے مفردات و مرکبات اور جملون کو استعمال کیئے جاتے ہین قواعد کسی بھی
زبان کے سابق سے نہین لکھے گئے بلکہ اِسی طرز شکلا ین سے بعد کو بہت آسانی کے
ساتھ قواعد مرتب ہوتے گئے ہین اور یہ بھی مخفی نہین کہ عوام کسی کسی موقع پر جادے
سے دور جا پڑے ہین تو وقت انضباط قواعد خواص کی تحریرون اور تقریرون پر سے
صحت کر لی گئی ہی اور بعض وقت امتداد زمانہ اور کثرت استعمال کے باعث یا جیسے عادت
شعراے اہل ہند ہی بے پرواہی یا رعایت شعر کے لئے مثلاً مونث کو مذکر یا اوس
کے برعکس باندھ دینے سے ایسے مستند اہل لسانون مین بھی اختلاف آن پڑا ہی
مگر جب دونون ہمپایہ مسلم ہوئے ہین تو خواہ مستثنیات مین یا ذوجہتین کے طور پر کلیہ
بنا دیا گیا ہی اور اوسی کے ماننے پر سب عام و خاص مجبور رہے ہین - لیکن مین اپنے
ناظرین سے معافی چاہ کر یہ لکھنے پر مجبور ہون کہ ہندوستان اِس قاعدہ واجب التعمیل
سے بے بہرہ ہی - یہان ہر شخص جو دریاے جمنا کے پار یا حدود اراضی ملک دکن سے
شمال جانب کا رہنے والا ہی خواہ وہ کسی بھی پایہ کا کیون نہ ہو اہل لسان ہی اور یہ خرابی
زیادہ تر اِس وجہ سے پڑی ہوئی ہی کہ یہان کے امزجہ مین تقلید پسند ایک کتاب مین نے
لکھی بس اوستاد مان لیا گیا - دوسرے نے میری زبان سے بدل کر کوئی عبارت گڑھی
اور وہ متوطن ملک شمال ہی تو وہی میرا بھی اوستاد مسلم ہوا پھر یہ تمیز نہین کہ ہمین کاروبار
دنیاوی مین کس کے مقلد ہونا چاہیئے علمی مسائل مین کس کی اتباع مناسب ہی دینی امور
مین کسے مطاع سمجھین اور کس فن کا کون سند مانا جاے - بلکہ مین افسوس کے ساتھ
کہتا ہون کہ کوئی صاحب سوئے کسی حکومت پر سے ایک فاش غلط فقرہ بھی کہہ بیٹھین

تو اون کے زبردست اوسی کو وحی سمجھ لیتے ہین اور رفتہ رفتہ ملک بھر مین اوسی کا رواج ہو جاتا ہے۔ ہمارے محاورہ مین یہہ جملہ یعنے پتا چلتا ہو کبھی نہ تھا بلکہ اس کے عوض پتا لگتا ہو مستعمل تھا ایک صاحب حکومت نے میرے ہی روبرو کہہ دیا کہ فلان کارروائی کا پتا نہین چلتا بس اون کے ایک ماتحت نے فوراً ہی یہ جملہ اپنے مراسلہ مین لکھ مارا اور اب ملک بھر مین یہی محاورہ ہو اور سابق کا محاورہ کم ہو چلا یقیناً بہت تھوڑے عرصے مین گم ہو جائیگا۔ یہی حال معلوم دنیا کا ہوا ہو حالانکہ لفظ معلوم اسم مفعول ہو اور ظاہر ہو کہ اس کے ساتھ لفظ ہونا موزون ہوگا نہ لفظ دینا۔

میرے اوستاد مرحوم مغفور مولوی شجاعت حسین صاحب مولائی فرماتے تھے کہ ایک وقت اونھون نے ایک حاکم کی عبارت مین وقتاً فوقتاً کو کاٹ کر وقتہً بوقتہٍ بنا دیا حاکم موصوف بہت خفا ہوے کہ ایک فصیح محاورے کو تم نے کاٹ دیا۔ اب عربی دان انصاف فرما سکتے ہین کہ وقتاً فوقتاً کس قدر لغو ہو۔

بعض وقت ایسی غلطیون کے دو فریق اور دو رائین ہو جاتی ہین اور اگر وہ غلطی کرنے والا مقبول عام ہو یا اوسے قبول کرنے والے تعداد اور قوت مین بڑھ کر ہین تو عموماً اوس کی غلطی فصیح ترین شمار ہونے لگتی ہو جیسا سہی اور راس کہ دراصل صحیح اور راست تھے اور اب یو ہین مستعمل ہین۔

تقلید کی یہان تک نوبت پونہچی ہو کہ معنے بے معنے بھی الفاظ مستعمل ہو جاتے ہین چنانچہ انگریزی مین لکھتے ہین ایٹ سیٹرا ایٹ سیٹرا اور چونکہ اس کے حاصل معنے وغیرہ کے لئے گئے ہین اردو مین لکھنے لگے وغیرہ وغیرہ حالانکہ لفظی معنے کے لحاظ سے ایٹ سیٹرا کے معنے ہین اس کے سوا اور بھی اور وغیرہ کے معنے ہین اِس کے سوا

جو کچھ ہو جیسا اِس شعر مین لفظ وراے کے معنے ہین **ناسخ** ورائے ابو الفتح سلطان غازی +
فداے ابو الفتح سلطان غازی + پس ایٹ سیٹرا حاوی ہی جامع و مانع نہین اوس کی تکرار ممکن
ہی برخلاف لفظ وغیرہ کے۔ قطع نظر اِس کے وغیرہ کا تثنیہ اور وغیرہ کی جمع بھی ہوتی ہی برخلاف
ایٹ سیٹرا کے جیسا وغیرہما اور وغیرہم پس اگر وغیرہ کی تکرار جایز ہو تو وغیرہما وغیرہما اور وغیرہم
وغیرہم بھی کہنا جایز ہوگا۔

جس تقلید کی ہمین شکایت ہی اوسمین ایک رسم الخط کی بھی تقلید ہی۔ ایک اہل شمال
نے حقارت سے کہا کہ یہان کوئی بھی صحیح املا لکھنے والا نہین ملتا۔ **لفظ تک** کو ایک مرکز
بڑھا کر **تنگ** لکھا کرتے ہین مین کسی سے کتابت نہین کرا سکتا۔ یعنے اون کے پاس صرف
لفظ تک کا املا غلط کرنے سے کل دکھنی ناخواندہ تھے حالانکہ خود صاحب ممدوح لفظ مفرد
کے ٹکڑے اوڑایا کرتے تھے چنانچہ کریگا کو لکھتے تھے کرے گا اور یہ رسم اب عالمگیر بھی
ہو چلی ہی۔

رسم الخط کا قاعدہ یہ ہی کہ ایسا لفظ منقطع کرکے نہ لکھا جاے جس کے اجزا بالذات
معنے نہین کر سکتے اور ایسے اجزا متصل نہ لکھے جاین جو علیحدہ معنے کر سکتے ہین مثلاً کیجئیگا
اور کریگا دونون لفظ مفرد غیر منقسم ہین پہلے مین گاف والف امر کے ساتھ ادب مخاطب ظاہر
کرنے کے لئے مستعمل ہی اور دوسرے مین بطور علامت مستقبل کے اور یہ دونون مستقل
معنے نہین کرتے اس واسطے اپنے جزو اصلی یعنے خاص فعل سے منقطع و منفصل نہین
ہوسکتے پھر کیجئے اور گا اور کرے اور گا کس طرح جدا کرکے لکھے جا سکتے ہین برخلاف
اس کے لفظ نے ایسی علامت ہی جو بالذات با معنی ہی جیسا اوس کے خاص بیان مین
مذکور ہوگا پھر سیئے اور تمنے ملا کر لکھنا ہرگز صحیح نہین ہوسکتا۔ اِسی طرح مین اور کے اور کر

اور کو اور سے اور کا وغیرہ علامتون کو لفظ اصلی کے ساتھ ملا دیتے ہین چنانچہ حالتمین اسکیواسطے۔ لیکے۔ دیکھکر۔ کیونکر۔ تمکو۔ ہمسے۔ اسکا وغیرہ اور اِس سے بڑھکر دو یا تین جدا مستقل لفظون کا ملا دینا ہی مثلاً فیضدرجت۔ ضلعمرادآباد۔ بانیوالا۔ بیوجہہ۔ نکیجاے رکھلیگئی۔ لیگیا۔ بھیجدیجائیگی۔ جسطرح۔ ابتک۔ جبکہ۔ وغیرہ۔ جس سے بعض صورتون مین تو معنے ہی خبط ہو جاتا ہی مثلاً دے جاین (جمع مذکر) کو دیجاین لکھتے ہین جس سے وہ لفظ جمع مونث ہوجاتا ہی۔ ہان ایسے لفظون کا ملا کر لکھنا ضرور ہی جو مرکب ہوکر مثل مفرد کے معنے کرتے اور مستعمل ہوتے ہین جیسے علیحدہ۔ عالمگیر۔ باہمدیگر۔ ہمسایہ وغیرہ

فارسی وغیرہ کے املا کو بگاڑنا بھی ایک نامحمود بات ہی۔ چنانچہ فارسی مین ذال نہین ہی پھر گاذر اور گذر اور گذارش وغیرہ ذال سے غلط ہی۔ سمنٹ لفظ انگریزی ہی اور انگریزی مین حرف (ث) نہین ہی مگر اہل شمال اسے ث سے لکھتے ہین۔ لفظ وتیرہ اور تو تیا تاے قرشت سے ہے اون کو طاے حطی سے لکھنا خطا ہی۔ اور اور بہت سے الفاظ عربی کی ناقابلیت کے باعث محرف اور ساختہ کردیے گئے ہین اور اسی بے علمی سے ناخواندہ جاہلون مین ایسے جھگڑے برپا ہو گئے ہین کہ بعض نیم ملا ان کے رفع کرنے کی غرض سے اِس کوشش مین پڑے ہوے ہین کہ املا ہی کا امتیاز اوٹھا دیا جاے۔ مصالح ایک عربی لفظ ہی جس کے معنے ہین ایسی چیزین جو درستی کے لئے استعمال مین آتی ہین مثلاً سالن اور پان کو خوش مزہ اور خوشبو کرنے کی اشیا یا عمارت مین استحکام پیدا کرنے والے اسباب وسامان مگر مسالہ سین وہاے ہوز سے مستعمل ہو رہا ہی۔ ایسا ہی لفظ مثل پر بحث ہونی لگی ہی اور بعض دکھنی بھی باتباع اہل شمال مسل سین سے لکھنے لگے ہین اور حجت یہ لاتے ہین کہ یہ سلسلہ سے مشتق ہی چنانچہ

ایک مالدار ذی وقار کی زبانی یہ توجیہ سُن کر مجھ سے نہ رہا گیا بے اختیار کہہ اوٹھا کہ اب معلوم ہوا کہ رباعی سے ثلاثی پیدا ہوتا ہی اسی طرح لفظ مقطعہ عربی ہے یعنے ایک حصہ زمین کا جو کسی بڑے قطعہ سے قطع کرکے علیحدہ کیا گیا ہو مگر جن بیچارون نے یہ لفظ عربی سنا ہی نہ تھا اخبارون تک مین ہنسی اوڑائی اور اپنی ہی جہالت کا ثبوت دیا۔ کسرات سین سے اجزاے اورن کو کہتے ہین اور کثرات ثاے مثلہ سے زیادہ کے معنے پر آتا ہی پس حسابات مین کسرات آنہ پائی سین سے چاہیئے نہ ث سے۔

اسی طرح عربی مذکر الفاظ کو ی لگاکر مونث بنادیتے ہین چنانچہ انتظاری۔ اضطرابی۔ انکساری تساہلی۔ تغافلی۔ تقرری۔ تبدلی۔ تبدیلی۔ وغیرہ۔ اور کبھی فارسی مین بھی ایک ی زاید کردی جاتی ہی جیسے دیری۔ مبارکبادی پرورشی وغیرہ۔

وتیرہ یا طرز یا سیاق زبان یعنے وہ آمد اورزبان کی رو جو ثابت کرتی ہی کہ واضع نے کس قاعدہ و اصول پر اسے ڈھالا ہی صاف بتاتی ہی کہ جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہو وہ مونث ہونا چاہیئے اسی بنا پر جتنے لفظ تفعیل کے وزن پر آتے ہین سب مونث ہوتے ہین مگر اس مین سے خاص کر ایک لفظ تعویذ کیون مذکر ٹھہر گیا اور دکن والے اصلی قاعدہ کی پابندی پر اسے مونث باندھین تو معیوب کیون ہی ایسا ہی تیر اور گیت باوجود حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہونے کے شمال مین مذکر باندھے جاتے ہین۔ تو دکھن مین ہیپ کا مذکر باندھنا کیون نہین معفوعنہ سمجھا جاتا۔ اسی طرح قاعدہ بتاتا ہی کہ جو لفظ الف و ہا مین ختم ہو مونث ہی جیسے آہ۔ باہ۔ کاہ۔ تھاہ۔ وغیرہ جتنے کہ چاہ بمعنی محبت بھی مونث ہی پھر چاہ بمعنی کنوان کیون مذکر ٹھہرا چنانچہ آتش جان شیرین سے بھرے دل کو تمنا ہی یہی + اب شیرین کے عوض چاہ زنخدان تیرا +

محاورہ ایک ایسی چیز ہی جو ہر ملک کی خصوصیات کو ظاہر کرتا ہی۔ بعض الفاظ بعض
قومون کے میل جول یا بعض عادتون اور حادثون کی وجہ سے کسی خاص ملک مین پیدا
ہوجاتے ہین جو دوسرے ملک مین نہین ہوتے بلکہ وہان اسی غرض کے پورا کرنے
کو دوسرے ہی الفاظ ہوتے ہین مثلاً یہان ٹپہ وہان ڈاک یہان کروڑگری وہان پرٹ
یہان پن وہان لگان یہان جام وہان امرود یہان سیتاپھل وہان شریفہ یہان پپائی
وہان ارنڈ خربزہ یہان بٹانا وہان مٹرا اسی قبیل سے نیلام ایک لفظ ہی جو نہ ہندی ہی نہ اُردو
انگریز حاکمون نے خدا جانے کہان سے اسے لا کر شمال ہند مین چھوڑ دیا اوس کی
جگہ پر یہان لفظ ہراج مستعمل ہی۔ پس مین نہین جانتا کہ ہراج کے بولنے والے نیلام پر اور
نیلام کے لکھنے والے ہراج پر کیون ہنسی اوڑاین چنانچہ اسی طرح شیکرام زبان
اردو کا اور جھٹکا ہندی لفظ ہی اور یہہ دونون جلدی کے معنے رکھتے ہین اور مدراس وغیرہ
سے یہان آکر دو قسم کی گاڑیون کے معنے پر مستعمل ہوگئے ہین۔ اور لفظ ڈبا بمعنی ریل
کی ایک گاڑی کے بمبئی سے آیا ہی۔ اور اسی طرح آلو کو بمبئی مین چونکہ انگریز لائے ہین
وہان اوسے بٹاٹے بولتے ہین جو لفظ پوٹیٹو کا بگڑا ہوا تلفظ ہی اور ایسا ہی ایک قلمی
آم ہوتا ہی جو حیدرآباد مین گوا سے آیا ہی پس یہان اوس کا نام گوا بندر ہی اور مدراس مین وہ
پیٹر پسند کہلاتا ہی کیونکہ مسٹر پیٹر نے وہان اوسے رواج دیا۔ غرض ایسا ہی کھانا اوس غذا کو
کہتے ہین جو معمولاً پیٹ بھرنے کے لئے استعمال مین آتی ہی پس چونکہ دکن مین چانول
معمولی غذا ہی اور روٹی شاذ اور کمتر کھائی جاتی ہی اس لئے کھانا پکے ہوئے چانولون کو
بولتے ہین روٹی کو نہین کہتے اور پکے اور کچے چانولون کی تمیز کے واسطے خشکا اور
چانول دو جدا لفظ مستعمل ہین اور اگر خشکے کو چانول کہہ دیجئے تو ہنستے ہین پس اہل شمال کا

لفظ کھانا پر ہنستا یا پکے ہوئے اور کچے دونوں کو چانول بولنا کیون کر جائز ہو سکتا ہی
وہ چاہین روٹی کو بہ وجہ اُن کی معمولی غذا ہونے کے کھانا کہہ لین۔ ہم اون پر نہ ہنسینگے۔
ایسا ہی لفظ تقصیر ہی جو یون مثلاً استعمال ہوتا ہی تقصیر آپ ہی فرماین کہ مین نے کیا عرض
کیا تھا جس کے معنے یہ ہوتے ہین کہ تقصیر معاف آپ ہی فرماین کہ مین نے کیا
عرض کیا تھا۔ پس اگر یون تقصیر بولنا قصور ہی تو دلی مین بادشاہ کو کرامات کیون کہتے تھے
اور سالم ہندوستان بھر مین تقصیر کے مقام پر حضور کیون مستعمل ہی۔ اس کے تو معنے
سامنے کے ہین یہی حال تسلیم اور تسلیمات اور آداب کا ہی۔ کیا جناب اور صاحب کے
اصل معنے وہی ہین جن معنون پر ہم انھین استعمال کرتے ہین۔ پھر کیون نہ ہر لفظ پر ہم
اپنے ہی آپ پر ہنس لین۔

ایسا ہی بہت سے محاورے اہل شمال خود استعمال کرتے ہین مگر ہم کو اوس
کے مجاز نہین سمجھتے۔ چنانچہ دلی کی بیگمون کی زبان مین ہی ہم سار کی غریبون کو کون پوچھتا
ہی ملاحظہ ہو اشار ہادی النسا مگر کسی دکھنی کی زبان سے لفظ سار کا یا سر کا نکل جانا قابل
مضحکہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی لفظ آسرا۔ **وزیر** زور بازو سے جوان ہی آسرا ہر پیر کا + دیکھ لو
دست کمان مین بھی عصا ہی تر کا + آور دھاگا۔ **ایضاً** کوئی زنار پہنتے ہین ہم + بت
عبث دھاگے دیا کرتے ہین + اور سر کنار ند لرزا یہ اضطراب سے میرے مزار +
جو سنگ لوح اپنی جگہہ سے سرک گیا + آور ننھا اور ننھی وغیرہ **جان** جی سے بھاتے ہین
مجھے باجی تمھارے ہاتھ پاؤن + گورے گورے ننھے ننھے پیارے پیارے
ہاتھ پاؤن + رنگین آخری ہی چہار شنبہ چل دو دادا ہان جس جگہہ + مٹکنا سا باغ ہو اور
ننھی ننھی کیاریان + اور جتن **جان** نگوڑی بھنڈیان ایسی بری یہ ہوتی ہین + کسی جتن

سے ٹپکاؤ لعاب رہتا ہی + اور کاڑھنا اور ناٹھنا وغیرہ دیکھو فرہنگ آصفیہ صفحہ (۲۴ و ۷۵ جلد سوم)
ہان بے شک محاورون اور اصطلاحون کے اختلاف سے یہ الفاظ ہمارے ہان کسی قدر
وسعت معنے کے ساتھ مستعمل ہوتے ہین جس طرح آپ کے ہان لفظ کھلانا کہ کھیلنا کا
متعدی بھی رہی ہی اور کھانا کا متعدی بہ دو مفعول بھی رہی حالانکہ صورت اول مین بالکسر ہوتا
اور شق ثانی مین بالفتح - اسی طرح جیسا شمالی حصہ ہند مین پوربی پنجابی وغیرہ الفاظ اور محاورے
مخلوط ہوگئے ہین اور معیوب نہین سمجھے جاتے یہان بھی اختلاط اقوام ہمسایہ والسنہ
متنوعہ سے بعض غیر زبان کے الفاظ زبان پر چڑھ گئے ہین اور یہ خلاف داب وشان و
عادت اہل لسان نہین ہی - نکو بمعنی نہین چاہیئے اور ہو بمعنی ہان اور سپٹرنا بمعنی پھنسنا
گٹھنا یا پکڑا جانا اور ہلو بمعنی آہستہ مرہٹی لفظ ہین جو دکن والون کی زبان مین آمیزش
پاگئے ہین یہ اگر گناہ ہی تو سرت اور جیوڑا اور جنجٹرا اور دھرن بمعنی رحم یا بچہ دان اور سٹھنی[1]
یعنے وہ گالی جو شادیون مین ایک سمدھن کے جانب سے دوسری کو سنائی جاتی ہی اور
اور بہت سے ایسے الفاظ کیون دہلی مین مستعمل ہین چنانچہ **رنگین** گانا تو نہین آتا بہلاتی
ہون جی اپنا + ہون لئے سے نہ مین واقف ہی سرت نہ کچھ سُر کی + **جان** کبھی
نہ جھوٹھون بھی آکے پوچھا کہ تیرے جیوڑے کا حال کیا ہی + یہی تھے اقرار تو نے
جس دم کوار چھل تھام ا او تارا + **سوز** جو روتا ہون تو آنسو پونچھ کر کہتا ہی بس مت رو + ترا دل
پاس میرے ہی تو کیون جیوڑا اگرھاتا ہی + **جان** دانائی یہ کیسی ہی لب عاقلہ خیلہ ہین + نادان
کے جنجٹرے کا بی جان خدا حافظ + **ایضاً** دائی کیا پیٹ رہے او سکو ہی پتلا پانی + جب
ہوا ہو گیا اکدم مین دھرن سے باہر + **انشا** سٹھنی کی عوض تو نے جو تیار کی گالی
گالی ہی وہ کچھ اور ہی اسار کی گالی + اور الفاظ انگریزی کرید التلفظی سے اور غلط موقع پر

[1] یہ لفظ پنجابی زبان کا ہے دیکھو فرہنگ ... صفحہ ۱۲

کیون استعمال کئے جاسکتے ہین چنانچہ کیاپٹن کاکپتان کرنل کا کرنیل بروزن سرخیل اور کیانسٹر کا کنسٹر اور بٹن کا بوتام اور کیا مپ کا کمپو اور باٹل کا بوتل اور ریفل کا رفل اور گراس کٹر کا گراس کٹ اور کیا بیچ کا کوبی اور کارک کا کاک اور آنڈ کا اینڈ اور اسکول کا سیکول اور اسٹیشن کا سٹیشن وغیرہ چنانچہ **ظفر** جو وہ آراستہ کرتے ہین پلٹن اپنی مژگان کی + تو ناز وغمزہ کو کپتان اور کرنیل کرتے ہین + رندعوض ساغرکے دیتا ہی خالی کنسٹر + مین تو بہکا میر اساقی بھی برابر بہکا + **ایضاً** محتسب کچھ تو رہے چشم مروت مجھ سے + ایک بوتل تو مرے آگے دھری رہنے دے + **آتش** اتنی شکارگاہ جہان مین ہر آرزو + مین سامھنے ہون اور تمھارا رفل چلے + یہہ بھی جانے دیجئے رہائش کونسا لفظ ہی اُردو کا مصدر رہنا اور فارسی کا شین حاصل بالمصدر دونون گنگا جمنی - اور ادائی کی جگہ ادائگی اور درستی کے عوض درستگی اور تنازع کی جگہہ پر تنازعہ اور موقع کی عوض موقعہ کیون پھر جمن جو دودھ مین دیا جاتا ہی تا وہ جم کر دہی بن جاوے ضامن کیون کر ہو گیا لفظ ضامن ہندوستان مین داخل ہونے سے پیشتر سے دہی بن رہا ہی اوس وقت کونسا لفظ اس معنے سے مستعمل تھا تیر او تنے دور کیون جاؤ بیس بائیس سال سے جو ضامن کا استعمال شروع ہوا ہی اوسی کے آگے بتا دیا جاے کہ دودھ اور دہی کا ضامن کون تھا اور اسی کے قریب لفظ سمن جو ہی یعنے ٹھنڈھا پانی جو گرم پانی مین ملا کر سموتے یعنے معتدل بناتے ہین وہ کیون نہین بدل دیا گیا کیونکہ وہ بھی اسی طرح کا ضامن ہی جیسا دہی کا جمن ہی اور ملائی بالائی کیسے بن گئی فارسی مین تو اسے سرشیر کہتے ہین لفظ تب کی جگہہ جب اور اگرچہ کے عوض اگرچیکہ اور دودھ اور سامھنے با ہاے مخلوط کو بدل کر دودا ور سامنے بلا ہا غلط عوام اہل ہند ہی - اور دودھ کھانا ایک نیا محاورہ اس خوف سے بنا ہی کہ دودھ پینا

رضاعیت کے معنے پر بھی مستعمل ہوتا ہی کہین کوئی دکھنی انہین دودھ پتیا بچہ نہ کہدے۔
پھر تو بہت سے محاورے ذو معنے ہوتے ہین جیسے انڈا دینا خشکہ کھانا کدو لینا
وغیرہ کیا وہ سب ترک کر دیئے جاینگے۔ ایسے محاورے ہر زبان مین ہوتے ہین
کوئی کہانتک یہ کام کر سکیگا اسی طرح ہند مین مستعملہ محاورے علے الدوام ترک ہوتے
رہتے ہین ہم اس پر مجبور کیون گردانے جاین کہ فوراً ہم بھی اوس کی اتباع کرین۔ ہم کیون
نہ لفظ جھاڑ کا استعمال کرین جب آپ خود جھاڑی اور بلور کا جھاڑ لکھا کرتے ہین اُردو لفظ
کے ہوتے فارسی کو ترجیح بلا مرجح کیون۔ بتلانا۔ دکھلانا۔ تلک ہیگا رہوے مت اور امر حاضر
بواو مجہول مثل کرو اور کھاوے اور رہو کی جگہہ ہووے اور لاین اور لین کی جا پر لادین اور لیوین۔
اور رکر رہا ہی کے عوض کرے ہی غرض بہت سارے الفاظ جو آج متروک ہین مومن وغالب واسیر
تک کی زبان مین موجود تھے ایسا ہی لفظ تین بھی قریب کے زمانہ تک ٹکسالی محاورہ رہا ہی پس
یہ ناانصافی ہی کہ چند شاعران ہند اپنے ہی استادون کے محاورون کے چھوڑ بیٹھتے ہی اون
کو ہم بھی فوراً نہ ترک کر دینے پر ہدف تیر ملامت بنائے جاین۔
یہان ایک نکتہ سمجھ رکھنے کے لایق ہی مرزا قربان علی بیگ سالک دہلوی مرحوم فرماتے
تھے کہ ولی جو شاعر مستند اپنے وقت کا گزرا ہی دہلوی تھا۔ فرہنگ آصفی مین اشعار ولی مثال
مین موجود ہین اوس کی زبان یہہ بتا دیتی ہی کہ قدیم دہلوی زبان اور دکھنی زبان ایک ہی مگر
اہل ہند بیچارے کو دکھنی ہی بنائے دیتے ہین۔

* آب حیات مین لکھا ہی کہ ولی احمد آباد گجرات کے رہنے والے تھے یہ اپنے وطن سے دلی آئے (اور دہین رہ پڑے) پھر کہتا ہی ان کا دیوان اوس عہد کے شاعرون کی بولتی تصویر ہی کیونکہ اگر آج دریافت کرنا چاہین کہ اوس وقت کے امرا و شرفا کی کیا زبان تھی تو اوس کی کیفیت سوا دیوان ولی کے اور کوئی نہین بتا سکتا انہین کے دیوان سے ہم اوس وقت اور آج کی زبان کے فرق بہ خوبی نکال سکتے ہین۔ پھر کہتا ہی دیکھو صفحہ ۱۲

فارسی ترکیب اُردو عامل سے نہین بدلتی **وزیر** فقیرون کے قدم لیتے ہین سلطان + یہہ ہی تاثیر نقش بوریا کی + لیکن اِس کا لحاظ نہین کیا جاتا اور لکھ دیتے ہین شلاً لکاح بیوگون کو اور ملکون مذکورہ کے اور یارون گزشتہ سے وغیرہ - اور ترکیب فارسی کا مضاف الیہ جب واحد ہوتا ہی تو اُردو مین بے جمع کئے ہوے بطور جمع کے استعمال نہین ہو سکتا مگر اس کی پروا نہین کی جاتی بلکہ سالم جملے کو بطور لفظ مفرد کے استعمال کر بیٹھتے ہین **وزیر** رات صیاد نے یہہ کہہ کے سرافراز کیا + رہین لٹکے قفس مرغ خوش الحان سر پر + بجاے قفس ہاے مرغ کے **اسیر** دھوان اوٹھتا ہی لب تک نالہ سوزان نہین آتے + نہین سینے مین دل گویا کباب آتش مین پکتا ہی + بجاے نالہاے سوزان کے - **آباد** یہہ جہاز ہفت گردون غرق ہونگے دیکھنا + ہجر مین دم بھر اگر طوفان چشم تر اوٹھا + بجاے جہازہا ہفت گردون کے - اور اکثر فارسی جمع بھی اردو مین مستعمل ہی چنانچہ **میر** جو رکب دست حنائی مین پڑے وان ہونگے + لے گئے رنگ اوڑا تیر سے شہیدان ہونگے + **امانت** جوش مین آیا جو دریا سے شباب اے یاران + مین ہوا اوس در نایاب سے ایسا حیران + لیکن بھولے سے بھی اہل دکن الف و نون سے جمع کر دین تو یکلخت اون کی کمبختی ہی آجاتی ہی - غضب تو یہہ کہ ترکیب فارسی کی ایک نئی جمع ہند مین ایجاد ہوئی ہی - یعنے تاربرقی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱ جو دکھنی تھے اِس لئے اون کے کلام مین بعض بعض الفاظ دکنی بھی ہوتے ہین۔
نیز کہتا ہی مگر یہ لطیفہ بھی کچھ کم نہین کہ شاعری کا چراغ دکن مین روشن ہوا اور ستارے اوس کے دلی کے افق سے طلوع ہوا کرین -
نیز کہتا ہی کہ ان کا ابتداے عہد شاید عالمگیر کا آخر زمانہ ہوگا اور وہ مع اپنے دیوان کے ۳ سنہ محمد شاہی مین دلی پونہچے انتہے
عجب ہے کہ مصنف آب حیات ان کو گجراتی بھی کہتا ہی دکنی بھی بتاتا ہی فقط مصنف

کی جمع تار ہاے برقی کے عوض تار برقیان کی جاتی ہی اور لفظ تار باوجود مذکر ہونے کے اس جمع تصرفی سے مونث بنادیا جاتا ہی۔ سچ ہی اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ۔ یہی حال تاریخ پیشی کا ہی کہ اس کی جمع بجاے تار یخہاے پیشی کے تاریخ پیشیان لکھی جاتی ہین۔ جب کوئی فارسی ترکیب اُردو مین مستعمل ہوتی ہی تو اوس کے ساتھ اسم مرکب کا سا عمل کر بیٹھتے ہین مثلاً حقیقت حال جان مطلب غایت منشا وغیرہ کو مونث اور تار برقی کو مذکر باندہنے کے عوض لکھہ جاتی ہین حقیقت حال یہہ تہا جان مطلب یہ پایا گیا غایت منشا یہہ معلوم ہوتا ہی وجہہ ثبوت پیش ہوا تار برقی آئی وغیرہ اور اُردو کے دو لفظون یا جملون کو حرف ربط فارسی سے ملا دیتے ہین جیسے ہاتھہ و پاؤن ضرورتون و لحاظات وغیرہ۔ یا فارسی وغیرہ کے الفاظ اور جملون کو حرف رابط اُردو سے مثلاً امور جزئی اور کلی۔

اب ایک اور طریقہ رواج پانے لگا ہی یعنے جملہ معترضہ جو سابق مین حسن کے ساتھہ سلسلہ عبارت مین لکھا جاتا تھا اب تقلید غلط بر غلط پر قوسین مین تحریر ہونے لگا ہی مگر اس مین مثل کوے اور ہنس کی چال کے عجیب غلطیان ہوتی ہین یعنے چونکہ عبارت نویسون کو یہہ تک نہین معلوم کہ کس قدر حصہ اوس کا خطوط منحنی یعنے قوسین مین ہونا چاہیے اور کس قدر باہر یا کون سے لفظ پر قوسین کے اندر کا حصہ ختم ہونا لازم ہی۔ اور تکمیل عبارت کو کون سا لفظ کم یا زاید کرنا اس لئے ناممکن ہی کہ اون کی قوسین والی عبارت اپنے اول و آخر اجزا سے بیرون قوسین کے ساتھہ مل کر صحیح پڑھی جا سکے مثلاً ایک صاحب لکھتے ہین اصفہان (جو ملک ایران مین واقع ہی) کے رہنے والے تھے۔ حالانکہ صاف عبارت یہہ تھی اصفہان کے جو ملک ایران مین واقع ہی رہنے والے تھے یا ذرہ اولٹ پھیر کرکے لکھو تو یون ہو سکتا تھا اصفہان کے رہنے والے تھے جو ملک ایران مین واقع ہی۔ اِسی طرح ایک

صاحب تحریر فرماتے ہین چندرنگر (کلکتہ کے قریب فرانسیسی مقبوضہ شہر ہی) کے حاکم نے
درحالیکہ یون لکھنا چاہیئے تھا چندرنگر جو کلکتہ کے قریب فرانسیسی مقبوضہ شہر ہی اوس کے
حاکم نے - اور ایک صاحب رقمطراز ہین ہارون الرشید اپنی زوجہ زبیدہ (جو اون کی چچیری بہن
بھی تھین) کے پاس بیٹھے تھے جس کے عوض یون ہونا لازم تھا ہارون الرشید اپنی زوجہ
زبیدہ کے پاس جو اون کی چچیری بہن بھی تھین بیٹھے تھے - ایسا ہی یہہ جملے - دول یورپ
(جو روم کے دشمن ہین) کی رائے - رعایاے ہند (جو لارڈ صاحب کی نظرون مین وفادار
ثابت ہوچکے ہین) پر اس کا اثر - ایک سنتری جس نے اوسی وقت پہرا بدلا تھا) کو گولی ماردی
کارروائی چارسالہ ندوہ (جو عنقریب چھپیگی) سے معلوم ہوگی - خدا آل خطاب (اپنے سے
مراد ہی) سے اوس کا سوال کریگا وغیرہ -

ایک اور فرقہ وہان وجود مین آرہا ہی جو شاید قانون زبان کو بھی نیچر پر ڈھالنا مطمح
نظر رکھتا ہی چنانچہ اون کی چند عبارتین یہان نقل کرتا ہون -

حضرت عثمان بولے جس نے قوی امین کو دیکھنا ہو وہ اون کو دیکھے - اون
کے مضبوط بازوون سے انتظام اور قانون اور عدل کی تعمیل کا سکہ بٹھایا ہوا تھا اللہ نے
اون پر فرشتے مقرر کیے ہوئے ہین - ے تھامے ہوے ہی تو نے زمین اور آسمان +
تیرے سوا کوئی بھی او نھین تھامتا نہین + شمس و قمر ہین تو نے مسخر کیے ہوئے +
کوئی بھی حکم سے ترے باہر ذرا نہین +

اس کے علاوہ استادان مسلم الثبوت ہند اور غلطیان بھی بے پروائی
سے کرتے ہین جن کے منجملہ یہ ہین (مین اس جگہہ ظفر اختر تسیم (صاحب گلزار) اور
امانت سے قطع نظر کرتا ہون) -

مومن | صفحۂ جیحون پر جو کبھی ہم سوزش دل لکھواتے ہین + سارے حباب لب دریا بتخالے سے بن جاتے ہین + تب کو مشدد باندھا ہی۔
آتش | مین نے لیا بغل مین پری وصال کو + دیو فراق کشتی مین مجھ سے پچھڑ گیا + پری کو مشدد باندھا ہی۔
مومن | مہر و مہ دونون دشمن کین توز + داغ دین کیا نئے نئے شب و روز + بجائے داغ دے لئے جمع مذکر کے۔
ایضاً | ہی سرخ پٹکا اور خون غیر مین رنگا ہوا + کیا قتل پر میرے کمر نکلے ہو گھر سے باندھ کر + رنگا کو مشدد باندھا ہی۔
اسیر | تم جو بے پردہ ہوئے ہو گئے روشن نہ فلک + تیری نام کو رخسار زحل مین نہ رہی + مصرع اولے مین نہ کی ہا کو صاف ساقط کر دیا ہی۔
ایضاً | حسن بے پردہ کی گرمی سے کلیجہ پکا + تیغ کی آنچ سے گھر مین کے رکھا نا پکا + ہر طرح ہاتھ اوٹھانا ہی جہان سے مشکل + بیٹھ رہنے کو بھی گھر چاہیئے کچا پکا + لفظ پکا کو حالت صفت مین بھی مشدد باندھا ہی اور حالت فعل مین بھی۔
رند | مین کہان خواب ترا اور بت خودکام کہان + جس کا دل پھوڑا سا پکے اوسے آرام کہان + حسب شرح بالا۔
صبا | کوے جانان سے اوٹھا دینا مرا کیا سہل ہی + آسمان کو بھی بہت پڑ جائے مشکل چاہیئے + باغ مین مجھ مست سے گر بحث نالہ آ پڑے + بیٹھ جائے دم مین آواز عنادل چاہیئے + لفظ چاہیئے بالکل بیکار ہی۔
ایضاً | من و سلوا جسے ہم سمجھے ہین + زہر آلود ہی کیا ہونا ہی + جو ہر روح تن خاکی مین +

کیا کل اندوہ پر کیا ہوتا ہی + کیا ہونا ہی محض بیکار ہی۔

رشک
تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن مین + خدا نے آنکھین دیان دیکھ بھال
لینے کو + فعل مونث کی جمع یا و نون سے چاہیے نہ کہ الف و نون سے ان
الف و نون سے جمع کرنا البتہ بہت قدیم محاورہ ہی۔

ایضاً
ہر ایک زبان پر تو حاصل کلام آیا + دہ رٹتا ہی جسے جس طرح تیرا نام آیا +
اِس کا وزن غیر مفہوم ۔ اور اگر وزن کو سہو کتابت پر حمل کرو تو یہ حاصل کلام بے
اضافت کیسا۔

صبا
بیقراری دل عاشق پر + دل تڑپ جائیگا ہل جائیگا + شاید تڑپیگا تو دل اور
ہل جائیگا معشوق کیونکہ مضارع مین ہمزہ صیغہ مخاطب بنانے کو بڑھاتے
ہین اور یہان مخاطب معشوق ہی۔

نسیم
رہا ترک ادب کا پاس مجھکو اِس قدر باقی + مین دوڑا اسکے لینے کو جسے تیرا ستم پایا +
ادب کا پاس کہ ترک ادب کا ۔ ترک ادب کا خوف چاہیے۔

مومن
نہ ہو ارمان دل آزاری کا میری + علاج آئے نہ عیاری کا میرے + مطلب غیر مفہوم

ایضاً
سن کے مین نے کہا عتاب کے ساتھ + گریہ آیا مجھے جواب کے ساتھ + بات کہتے
مین رو دیا مین نے + جو جواب آیا سو دیا مین نے + یہان اگر لفظ کہا جو مصرع
اول مین واقع ہی اسم مفعول ہی تو بھی اور فعل ماضی ہی تو بھی مطلب تشنہ ہی۔ قائل
کا فعل اور مبتدا کی خبر عی مفقود ہی کہ کہا تو کیا کہا یا معشوق کا کہا سن کر کیا تو کیا کیا۔

ایضاً
طپان ایسا دل مشتاق ہے بے صبر + کہ شق اس زلزلے سے ہوگئی قبر + بعد طپان
کے ایک لفظ ہوا ضرور ہی۔

مومن	مبارک ہو دردِ بے درمان و تدبیر + کہ وہ بے درد ہی جس کی یہ تصویر + یہان ایک ہی اور چاہیئے۔
ایضاً	نشان رشک سو ا نقطہ خال + کہ وہ بے مثل تھی جس کی یہہ تمثال + ایک تھی اور چاہیئے۔ اور شعر کے معنی بھی نہین بنتے۔
ایضاً	ہنرمندی سے ہو تو کیون کھلے عیب + کہ وہ ستار ہی جو عالم الغیب + ایک ہی اور چاہیئے۔
وزیر	دیکھکر تجھ کو حسین کٹتے ہین بھولے ہین بناؤ + کنگھیان کرتے نہین سر پہ رون آرے ہین + کنگھیان بہ لفظ جمع تکلف غیر ضروری۔ کنگھی کافی ہی۔
مومن	اگر مشہور ہو افسانہ اپنی بت پرستی کا + برہمن کیا عجب ایمان سے لے آوین بنارس مین + سے لے آنا اور لانا جدا مفہوم رکھتا ہی۔
وزیر	یوسف جو کہا اونھین تو بولے + کیا آپ نے مول لے لیا ہی + لے لیا کیون کیا لیا کافی نہ تھا۔ مول لے لیا سے قیمت لے لی مراد ہوتی ہی۔
آتش	بہار گلستان کی ہی آمد آمد + خوشی پھرتے ہین باغبان کیسے کیسے + خوش بے یا کے صحیح ہی۔
رند	دل جگر دونون ہی مشتاق ہین اوس خنجر کے + سینے پر کھاؤ لگا جو ضرب دو دستی ہوگی + واو اور نون سے جمع خود اختصار کے واسطے ہی پھر لفظ ہی بیکار ٹھہرا۔
ایضاً	خالق نے ایک ایک سے بہتر کیا ہی خلق + دارا کوئی کسی کو سکندر بنا دیا + یہان دونو جا سے لفظ کسی کو چاہیئے۔
صبا	حوران جنان کو بھی کبھی دیکھ ہی لینگے + پریون سے تو اسے یار پری تو نظر آیا +

پری اسم ہی صفت نہین پھر تفضیل کیون کر ہو سکتا ہی۔

صبا — یون ہی فرقت مین یان جگر بے تاب + مرغ بسمل ہو جس قدر بے تاب +
یون کا صلہ جس قدر بجائے خود نہین۔

رند — سامان وصل مین ترے اے بادشاہ حسن + تارون سے بھی زیادہ اوٹھا رز
تمام رات + لفظ تمام رات ایسے موقع پر بولا جائیگا جب کوئی فعل بلا انقطاع
واقع ہو زر کا اوٹھانا ایسا نہین بلکہ ہر جزو کا خرچ کر دینا جدا فعل ہی پس اگر مقدار
کا مبالغہ مقصود ہی تو لفظ مین بعد لفظ رات کے بلا سبب متروک ہوا ہے
اور اگر تکرار فعل کا اظہار منظور ہی تو اوٹھتا رہا چاہیے۔

صبا — اے صبا جب سے ابھی تک ہی خزان کا دور دور + آئیگی بھی یا نہ آئیگی بہار
اب کے برس + لفظ ابھی یا تو معنے استمرار کے رکھتا ہی یا فوراً کے۔ لفظ
اب کا مرادف نہین ہی۔

نسیم — جذب وحشت کا اثر اتنا تو دیکھا آنکھ سے + آبلون کے منہ مین آجانا زبان خار کا
عبارت صاف نہین۔ یون چاہیے کہ آبلون کے منہ مین زبان خار آجاتی
ہی یا آگئی۔

وزیر — خون عشاق کی ہوتی جو لگائی مہندی + یار کا ہاتھ بھی بندھ جانے کے قابل ہوجاے
لگائی ہوتی اور قابل ہوجاے ایک ہی جملہ مین غیر مربوط ہی۔

ایضاً — تھک گئی جب کہ تو نہ آئیگا + موت کا ہم کو انتظار رہا + انتظار رہیگا درست ہی۔

اب چند مادہ ہاے تاریخ بھی ملاحظہ طلب ہین اور اون کے ساتھ شاعر کے
[illegible] درج کر دیے جاتے ہین تا ناظرین خود ہی اندازہ کر لین کہ ان سے

دہی اعداد نکل سکتے ہین یا اور کچھ۔

میر وزیر علی صبا لکھنوی

عیسوی گفت صبا تاریخش	پنجہ مہر ید بیضا گشت ۱۲۵۸
فکر تاریخ چون صبا کردم	گفت دل خانۂ خدا آباد ۱۲۶۵
از سر آہ صبا بنوشتم	مومنہ زینت فردوس شدہ ۱۲۶۶
صبا نے نظم کی غنچے کی تاریخ	زیارت گاہ یہ غنچی تھی امسال ۱۲۶۸

میرزا محمد اصغر علی خان نسیم دہلوی

سر عدو بتراش و نویس آنچہ بماند	دو نیم کن دل آنرا کہ سخت و سنگین است
چو نصف گشت بہ کن باز نصف نصفش را	امام پارہ بنا گشت سال او این است ۱۲۶۴
چنان در خیال سعید آمدہ	چہ مہر درخشان پدید آمدہ ۱۲۶۸
میرزا مہدی علی خان قبول استاد وقت	طبع شد دیوان اور تاریخہا گفتم بسے
صاد و دال و نون ہے ہے زا الف ری یا و زے	چون نمود جمع کاف و لام و ہے شد واو
یکہزار و دو صد و ہفتاد و دو تاریخ شد	گردش از نالہ صاد و ختم آن بر دال نے

یہان یہہ بھی عجیب ہی کہ فارسی تو اشعار اون مین حروف کے نام
اُردو سواے ایک یا کے اور حرف رابطہ فارسی۔

تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر جنگ اسیر

کہی اوس کی تاریخ ہاتف نے خوب	کہ منظوم جلد حیواۃ القلوب ۱۲۷
فکر ہوئی تاریخ کی ہم کو آئی ہاتف کی یہہ صدا	کاہ عالم شیعہ مومن عارفہ زاہد سیدوائے ۱۲۶۲
سال تاریخ آن چو پرسیدم	گفت دل مومنہ بہ جنت رفت ۱۲۰۳
آمد ندائے غیب بہ تاریخ فوت او	رفت از جہان جناب مسیحا بر آسمان ۱۲۷۵
گفت ہاتف سال مولود این چنین	آفتاب علم مہر اجتہاد ۱۲۷۰
تاریخ گفت بہر ولادت سروش غیب	آمد گل طریہ بہ گلستان اجتہاد ۱۲۷۰

غرض مین نے جراُت کر کے چند غلطیان گنوادی ہین اور ہنین ڈرتا کہ کوئی موجد و پیشوا یا کوئی مقلد و پیرو مجھ سے بگڑیگا کیونکہ بالذات تو بے بضاعت ہون ہی **ع** نے غم دزدو نے غم کالا + جو کچھ لکھا اوستادان فن کے وثیقہ پر جراُت کے ساتھ لکھدیا مین بری ہون۔

خادم المحققین

مصنف



حمد اوس مقدس پاک کو لائق ہی جس نے اپنے حبیب کے سبب جناب کو سارے
ذکور و اناث کا وسیلہ دین و دنیا اور شافع یوم الجزا ٹھہرایا نعت اوس سرور لولاک کو سزاوار
ہی جس نے زن و مرد کو خدائے بزرگ و برتر کے پہچاننے کا راستہ بتایا۔ اللہم صل علیہ
وعلی آلہٖ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ صلوۃً طیباً دایماً بعدد کل
معلوم لک۔

اما بعد کہتا ہی ہیچمدان ظہیر الدین احمد خان بن نواب مولانا مولوی محمد خیر الدین خان
محمود جنگ بن مرشدنا و مولانا افضل العلما اکمل الکملا۔ نواب مولوی محمد خان عالم خان
تہور جنگ نور اللہ مرقدہما ساکن مدراس میمنت اساس متوطن حیدر آباد فرخندہ بنیاد
صانہما اللہ عن الشر والفساد کہ یہہ ایک رسالہ ہی دو پیکر نام جس مین سے چند قوانین
مذکر و مونث اردو کی دریافت اور اوس کے متعلقات مین درج کئے ہین اور
جو الفاظ بہ لحاظ ان قواعد کے اکٹھے نہین ہو سکتے اور جدا اور مستثنے طور پر یا اون قوانین
کے خلاف خواہ مذکر یا مونث مستعمل ہوتے تھے جیسے احتیاج و توقع و ابتدا و آسیا
کا مونث ہونا یا ہر دو صورت پر استعمال مین آتے تھے چنانچہ فکر و نقاب کا مذکر و مونث
دونون ہونا یا جدا معنون پر جدا جنس قرار پاتے تھے جیسے چاہ بہ معنی کنوان مذکر اور بہ معنی

محبت مونث اور قلم بہ معنی خامہ مذکر و بہ معنی خط عارض مونث اون سب کی مثالین آخر رسالہ
مین مع نظایر کلام استادان لکھدین اور جن لفظون مین اشتباہ ہوتا تھا اون کے معنے
اور اعراب بھی اس غرض سے اوسی لفظ کے ساتھہ لکھدیے کہ جنس لفظ کی دریافت مین
خوض و غور معانی کی دقت باقی نرہے جیسے خَم پیچ ۱۲ خُم شراب کا مٹکا ۱۲ وغیرہ - ہان باوجود اتنی تصدیع
گوارا کرنے اور مشقت روا رکھنے کے شاذ شاذ کلام بعض کم مایہ اور قصیر الاعتبار شاعرون کے
بھی جو مثال مین کہین کہین لکھہ گیا محض اتنے لئے کہ اوس خاص مقام پر کسی استاد
معتبر سے دلیل ملی نہین اور اس لئے بھی کہ یہی لوگ ہند مین اہل لسان بنے اور صاحب
تصنیف مقبول ہوگئے ہین اور مقصود بھی بس یہہ تھا کہ کسی طرح الفاظ کے استعمال سے
آگاہی ہوجائے کیونکہ قلت فرصت بے نہایت تھی اور دوستون کی جلدی اور تقاضاے
اتمام بدرجہ غایت - اور دہلی اور لکھنو کے مستند شاعرون کے جو باہم اختلاف ہی اوس مین
یہ ہیچمدان معذور ہی -

اب ناظرین سے یہی امید ہی کہ خطا و تقصیر کو ذیل عفو و اصلاح سے مستور کرینگے اور
عاصی کو دعاے خیر سے یاد و شاد فرماتے رہینگے - **سعدی** چشم بداندیش کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر + ور ہنرے داری و ہفتاد عیب + دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر +
جاننا چاہیے کہ مین نے اس رسالے مین جہد بلیغ اس معنے کی کی ہی کہ ہر ہر لفظ کی
مثال اوس کے مذکر یا مونث مستعمل ہونے پر صاف دلالت کرتی رہے اور اگر یہہ بات حسب
دلخواہ میسر نہ آئی تو اس کے حصول اور اپنی برات الزام کے لئے پابندی ہاے ذیل
لازم کرلین اور اس پر بھی احتمال کی صورت پائی گئی تو ایسی مثال دینے ہی سے احتراز
کلی کیا -

پابندی اول

اسما کا مذکر یا مونث ہونا حرف اضافت اور افعال سے ثابت ہوتا ہی پس ہر مثال
مین لحاظ اس بات کا کیا گیا کہ وہ مثال لفظ کے مذکر یا مونث ہونے پر صاف صاف
دلالت کرتی رہے یعنے مضاف یا مبتدا یا فاعل مذکر ہو تو حرف اضافت یا خبر یا فعل الف
مین آخر ہوا اور مونث ہو تو یاے معروف مین اور اوسے قافیہ یا ردیف پر سے جانچ
لیا چنانچہ - **موس** ہوس راحت آہ کیا کیا تھی + لے گئے بخت خواب میرا بھی +
گرچہ تھا اور طرح کا نہ مزاج + لیک شدت سے ظریفانہ مزاج + پس ان اشعار مین خواب
اور مزاج کا مذکر ہونا ردیف و قافیہ سے صاف ثابت ہو رہا ہی - مگر بعض صورتون مین
معترض کو شک لانیکی گنجایش مل جاتی ہی چنانچہ **مومن** یون شربت دیدار سم آمیز نہین تھا +
کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا + اِس مثال مین یون کہنا ممکن ہی کہ لفظ اخیر تھا نہین بلکہ
تھی ہی اور شربت اور پرہیز دونون مونث ہین اور چونکہ یہ شعر غزل کا نہین بلکہ مثنوی
کا ہی اِس واسطے ردیف کی دلیل بھی قایم نہین ہو سکتی نہ وزن شعر ہی کوئی ثبوت دے سکتا
ہی لہذا ایسے اشعار مثال مین استعمال نہ کیے الا اوس صورت مین کہ اس مین سے کسی
بھی ایک لفظ کا مذکر یا مونث ہونا دوسری مثال سے ثابت کر لیا چنانچہ شربت کا مذکر
ہونا اس شعر سے ثابت ہوتا ہی **آتش** بوسۂ لب کا مزہ لے کے پیا ہی مین نے +
حلق سے میری ہو جب شربت عناب اوترا + تو پھر پرہیز کا بھی مذکر ہونا التزاماً ثابت ہو گیا
اور ایسی دونون مثالین اپنی اپنی جاے پر لکھ دین - ایسا ہی صورت ذیل مین **مومن**
مانا بھی کہ یہہ ہی رنگ رو تھا + ایسا ہی وہ چہرہ نکو تھا + یعنے چونکہ وہ لفظ جس کے

آخر مین الف یا ہا ہو مذکر ہوتا ہی لفظ چہرہ مذکر ہوا اور لفظ تھا کو جو اوس کی خبر ہی صحیح ماننا پڑا
اس واسطے رنگ بھی مع اپنی خبر کے مذکر ٹھہرا اور جن لفظون کی نسبت ایسے ثبوت نہ مل
سکے اون کے مثال مین لانے ہی سے احتراز کیا چنانچہ ہمن اور صدا ان اشعار مین اسیر
روتما ہے دخت رز ہی گنج زر برسات مین + ہمن برستا ہی مرے ساقی کے گھر برسات مین
مومن صدا نکلتی ہی مل کر ہوا سے کیا ہو فرق + کہ بانگ خندہ گل ہی کہ نالہاے خروس +
اسی طرح اگر کسی لفظ کے لئے غزل مین سواے ردیف و قافیہ کے اور دلیل نہ ملی تو
بھی اوس سے حذر کیا جیسے ناسخ اوس گل کے کان کو نہین زیور کی احتیاج + ہی وہ
صدف نہین جسے گوہر کی احتیاج + ایضاً ہی نازکی سے قامت بیانان سمن کی شاخ +
مین سوز عشق سے ہون چنار کہن کی شاخ +

واضح رہے کہ اگرچہ اِس قسم کی غیر صریح الدلالت مثالین نہایت شاذ اور سخت
مجبوری ہی کی صورت مین دی ہین پھر بھی جہان وہ نظر سے گزرین غور و تامل انصاف
دوستون کی طبع سلیم پر حوالہ کیا جاتا ہی۔

پابندی دوم

فعل مذکر کی جمع یاے مجہول سے اور مونث کی یاے معروف و نون غنہ سے آتی ہی
ایسا ہی حرف اضافت مین جمع مذکر یاے مجہول سے اور واحد و جمع مونث یاے معروف
سے ہوتا ہے اور یہہ بات ردیف سے خاص کر جب اوسے دوسرے مصرعون کے
ساتھ ملا کر دیکھا جاے بہ خوبی معلوم ہو جا سکتی ہی کہ آیا مبتدا یا فاعل یا مضاف مذکر باندھا
گیا ہی کہ مونث بس مثال دینے مین اِن سب باتون کا پورا لحاظ رکھا گیا مثلاً امانت
گالون پہ نہین اوس کے نشان سبزہ خط کا + آڑنے کو ہین پر حسن کے شہباز نے کھولے +

یہان لفظ پر کا مذکر ہونا دلیل متذکرہ بالا سے ثابت ہی کیونکہ اگر مونث ہوتا تو فعل بھی مونث یعنے کھولین ہونا لازم آتا اور اس صورت مین ردیف نون کی ہوتی اور دوسرے سب مصرع خبط ہوجاتے۔

واضح رہے کہ شعراے ہند اپنی اوستادی کے زعم ادعائی مین مذکر و مونث کا تک خیال بعض حال مین نہین رکھتے اور قافیون مین جمع و واحد کے صیغون مین ایسی ایسی غلطیان کرگزرتے ہین کہ اون کے کلام کو نظیر ماننا کیسا بلکہ اون کی اتباع سے حذر واجب ہوتا ہی چنانچہ **آتش** معرفت مین تری ذات پاک کی + اوڑتے ہین ہوش حواس ادراک کے + جس کا مطلع ثانی ہی ۵ گل کھلے پرزے اوڑا پوشاک کے + پاون پھیلا تا یہ دامن چاک کے + اور **مومن** کیا گجھے تھی کثرت آفات کی + ہمنشین ہین جمع اوس بدذات کے + یعنے ایک نے مطلع مین دوسرے نے مثنوی یاے معروف کو یاے مجہول کے ساتھہ ردیف باندھا ہے اور ہین دونون اوستادان مسلم الثبوت اینا **مومن** مہر و مہ دونون دشمن کین توز + داغ دین کیا نئے نئے شب و روز + یعنے فعل مذکر کی جمع یا و نون سے لکھی ہی پس احتیاطاً ایسی مثالون سے بھی حذر کیا

پابندی سوم

جو فعل کسی شعر مین مذکر یا مونث باندھا گیا ہو اور وہ ردیف یا قافیہ مین نہ واقع ہوا ہو تو بہ غور کرلیا گیا کہ اوسے مخالف صورت مین سمجھ لینے سے وزن تو خبط نہین ہوجاتا مثلاً **مومن** بے گنہ مجھ کو ستایا اوس نے + اف نہ کی تو بھی جلایا اوس نے + یہان دیکھا گیا کہ اف کو مذکر تسلیم کرو تو فعل کو بھی مذکر ماننا پڑیگا یعنے اف نہ کیا مگر اس صورت مین وزن باقی نہین رہتا پس لامحالہ اف مونث ٹھہرا ہی ٹھہرا۔ ایسا ہی جمع کی صورت مین جیسا **مومن** پھر دے

کان اوس سراپا ناز کے۔ خاک سنہین قصر قد انداز کے۔ یہان اگر کان مونث ہوتا تو بیہودی یاے معروف ہونا لازم آتا جس سے وزن شعر باقی نہ رہتا وعلے ہذا۔

پابندی چہارم

فعل مرکب جو اسم و فعل سے مل کر بنا ہو جب ترکیب مین فعل واقع ہوتا ہی تو مذکر و مونث اور واحد و جمع ہونے مین تابع فاعل و مبتدا کا ہوتا ہی پس اسما کے مذکر یا مونث قرار دینے اور نظیرین لکھنے سے پیشتر غور کر لیا گیا کہ آیا فعل جو اوس شعر مین آیا ہی مفرد ہی یا مرکب اور اوس فعل کے ساتھ جو اسم مستعمل ہوا ہی وہ اوس فعل کا جزو ہی یا بالذات استعمال کیا گیا مثلاً **وزیر** ہی جھوٹ کہون جو راست ہی قد + یہہ تو سن حسن الف ہوا ہی + **ناسخ** تو ہر طرف ہی اور یہہ موذی ہین ہر طرف + کلک ازل سے چہرہ ترا صاد ہو گیا + ناسخ بڑا عجب ہی خدا جانے کس طرح + مدت مین ایک نام ترا یاد ہو گیا + **ایضاً** ہوے جزو زبان الفاظ شل کندہ خاتم + بیان کرنے لگا جس دم مین اپنی ناتوانی کا + **مومن** مجھے یاد آگئی بس وہین اوس کے قد و قامت کی + چمن مین دیکھ کر کل سرو مین نے کیا قیامت کی + پس ان اشعار مین الف ہونا صاد ہونا اور یاد ہونا فعل مرکب ہی اور بیان کرنا اور یاد آنا فعل مفرد۔ واضح رہے کہ لفظ بیان کرنا اور یاد آنا کے فعل مرکب ہونے کی یہہ مثال ہی مین نے اپنی ناتوانی بیان کی اور اوس نے مجھے یاد کیا۔

پابندی پنجم

جو الفاظ بدل مبدل یا مبتدا خبر ایک دوسرے کے اس طرح واقع ہوے ہون کہ نظر اولی مین بلا تعمق کے جان جانا اس معنے کا دشوار ہو کہ تذکیر یا تانیث کس لفظ کی نکل سکتی ہی

ایسے لفظ اور اون کی مثالین اکثر کر کے نہین لکھین مثلاً صبا ہوئی اس قدر محیفہ کو نقطہ رویدہ
رخ یار کا مرزنگ تل ہوئی + ناسخ مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح
محشر چاک ہی میرے گریبان کا + اسیر محشر مین دوستون سے دوست سنئے + مرگ
انبوہ جشن عام ہوا + اس بدل مبدل کا قاعدہ بھی آگے بوضاحت تمام لکھہ دیا جاتا ہی -

پابندی ششم

ہر ایک لفظ کی مثال ایک ہی دی اس لئے کہ جو لفظ مذکر یا مونث ہو جتنی صورتین بدلے یا
جو کچھہ افراط و تفریط تغیر و تبدل اوس کے حروف مین واقع ہو وہی رہتا ہی جیسے پشواز - ز
پیشواز - تپاک - اور طپاک - تہہ - اور تھاہ - دامن - و دامان - شتر - واشتر وغیرہ
مومن کہان تک صبر دامن کب رہا پاک + کہ داغ خون و مئی دونون ہین ناپاک + **ناسخ**
نہ خط جادہ سمجھہ اس کو مین نے وحشت مین + برنگ جیب ہی دامان صبر چاک کیا + ہان
الفاظ جو جدا معنون پر مستعمل ہین یا اون کی مثالین البتہ متعدد لکھہ دین جیسے آب بمعنی پانی
اور جلا کے اور چاہ بہ معنی کنوان اور محبت کے - ایسا ہی جوہر خط دم وغیرہ کیونکہ بعضے
الفاظ ایسے ہین جو دو محل مین دو جدا جنس پر ہوتے ہین جیسے چاہ بمعنی کنوان مذکر
اور بہ معنی محبت مونث - بلکہ وہ الفاظ بھی جدا لکھے ہین جو بہ باعث ترکیب سے ایک
لفظ ہو کر یا مجاز و محاورہ کے طور پر مفرد سے علیحدہ معنے کرتے ہین - جیسے آب آتشین
بہ معنی شراب آب حیوان آب و تاب آب و ہوا وغیرہ -

تنبیہین

یہہ بات مخفی نہین کہ ماضی قریب و بعید کی علامت واحد مذکر و مونث مین لفظ ہی اور تھا
اور تھی ہی اور جمع مونث کی حالت مین یہی علامتین بدلتی ہین اصل فعل بحالت خود رہتا ہی جیسا کچھ

کہتے ہین رنڈی گئی ہی - رنڈیان گئی ہین - اور رنڈی گئی تھی اور رنڈیان گئی تھین ناسخ

دیکھی ہین جس نے اک نظر آنکھین تری او فتنہ گر + مانند نرگس زیست بھر بیدار آتا ہے نظر +

لیکن صرف ایک شاعر یعنے صاحب گلزار نسیم نے اس کے خلاف باندھ دیا ہی چنانچہ

نسیم تھا اک کحال پیر دیرین + جیسے کی تھین اوس نے آنکھین دیکھین + حالانکہ تھین

دیکھی چاہیے -

یہی حال فعل مجہول اور فعل مرکب کا ہی اگرچہ اون مین بہ حالت جمع شق ثانی بدلتا ہی

جیسے دی گئی دی گئین اور دے دی - دے دین لیکن ان کے ماضی قریب و

بعید مین یعنے جب علامت ہی اور تھی آجاتی ہی تو شق ثانی کے عوض ان افعال مین بھی یہی

علامتین بدلتی ہین جیسے دی گئی ہین اور دی گئی تھین اور دے دی ہین اور دے دی تھین

لفظ نہین مرکب ہی نہ اوہی یا ہین سے اس لئے وہ صرف ایسے مقام پر آتا ہی

جہان اثبات مین لفظ ہی مستعمل ہوتا ہی یا ہوسکتا ہی اور ایسے ہی مقامون پر کبھی لفظ ہی یا ہین کے

ساتھ بھی تاکیداً مستعمل ہوتا ہی جیسے کہتے ہین کھاتا نہین ہی اور کھاتے نہین ہین مگر ایسی تکرار

دو جملون مین خلاف فصاحت ہی مثلاً اس جملے کے عوض کہ یہ شعر غزل کا نہین ہی مثنوی کا

ہی یون لکھنا فصیح تر ہی یہہ شعر غزل کا نہین مثنوی کا ہی یا بجاے اس کے کہ غزل کا نہین ہی

مثنوی کا نہین ہی یون لکھا جاے نہ غزل کا ہی نہ مثنوی کا - اور لفظ نہین ایسے مقامون پر

مستعمل نہین ہوتا جہان بصورت اثبات لفظ ہی نہین آسکتا جیسا اثبات فعل مستقل مین یہہ نہین

کہا جاتا کہ کریگا ہی لہذا اس کا منفی نہین کریگا درست نہین بلکہ اس کے عوض نہ کریگا مستعمل

ہوتا ہی وعلیٰ ھذا القیاس پس ماضی متمنی مین نہین کرتا لکھنا غلط ہی کیونکہ نہین کرتا صیغہ

مضارع ہی اس لئے کہ مثبت مین ماضی متمنی کا صیغہ کرتا اور مضارع کا کرتا ہی ہوتا ہی اور کبھی

لفظ نہین بغرض تاکید ایسے مقام پر بھی مستعمل ہو جاتا ہو جہان اثبات مین لفظ ہر مستعمل نہین ہوتا مثلاً کرے نہین صیغہ نہی غایب اور آؤنگا نہین مستقبل منفی - لیکن ان صورتون مین یہہ لفظ فعل کے بعد لکھا جاتا ہو چنانچہ صبا قصے کا گھری باعث طول شب فراق + اتنا بھی آسمان مرے سر چڑھے نہین +

لفظ سا تمثیل و تشبیہ کے لئے دو طور پر آتا ہو ایک صفت یا مشبہ کے ساتھ دوسرا علامت اضافت کے ساتھ اور ہر دو صورت مین تذکیر و تانیث وحدت و جمعیت اور تبدیل حالات مین اپنے مشبہ کی متابعت کرتا ہو جیسا صفت کے ساتھ کہتے ہین چھوٹا سا لڑکا - اچھی سی لڑکی اور تشبیہ کے لئے جیسا بچہ سا پالا وغیرہ اور علامت اضافت کے ہمراہ جیسا زید کا سا مزاج - تمھاری سی سخاوت - بکر کی سی بیوی وغیرہ پس صورت اضافت مین اس کے یہہ معنے ہوتے ہین زید کے مزاج کا سا مزاج - تمھاری سخاوت کی سی سخاوت بکر کی بیوی کی سی بیوی **مومن** نہ جاؤنگا کبھی جنت مین مین نہ جاؤنگا + نہ ہوگا اوس مین جو نقشہ تمھارے گھر کا سا + اس بیان سے ظاہر ہو سکتا ہو کہ جہان صفت یا تشبیہ خاص اوس لفظ کی منظور ہو جو جملہ مستعملہ مین مذکور ہو تو لفظ سا اکیلا آتا ہو اور جہان اوس کے مضاف کی صفت و تشبیہ مراد ہو یا اور دوسری جمیع صورتون مین حرف اضافت اوس کے ہمراہ لایا جانا ضرور ہو - پس نہین لازم کہنا ایوب سا صبر بجاے ایوب کا سا صبر کے یا جملے کے ساتھ استعمال کرنا مثلاً قاصد گیا سا معلوم ہوتا ہو اور یہہ حادثہ واقع ہوا سا ظاہر کیا جاتا ہو بلکہ ایسی صورتون مین جو اخیر دو جملون سے ظاہر ہین لفظ ایسا یا جیسا یا ویسا کا استعمال ضرور ہو -

لفظ گنا مقدار کی نسبت بتانے کے لئے اعداد کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہو اور

جنس یا تعداد اور تبدیلی حالات مین مثل صفت کے تبدیل پاتا ہی چنانچہ اسیر اللہ ری ہجر کی درازی
دن دونے مین رات چوگنی ہی + تا فلک رستے نہ دونا کبھی لفظ دوگونہ کا مخفف ہی اور ہندی کا گنا
فارسی مین گونہ ہوتا ہے دوگونہ - چہارگونہ وغیرہ **ف** دوگونہ رنج وعذاب است جان مجنون را +
بلاے فرقت لیلی وصحبت لیلی +

لفظ بیس مونث نہین ہی بلکہ جیسا وس کو دہائی کہتے ہین ہر بیس کی مقدار کو ایک بیسی
بولتے ہین اس لئے یہ مذکر کے لئے بھی ویسا ہی آتا ہی جیسا مونث کے لئے مثلاً بیسون
گھوڑے اور بیسیون روٹیان یا چار بیسی روپیہ اور چار بیسی اشرفیان لیکن چونکہ عدد کو جمع
کرنا صحیح نہین اس بنا پر نہین جائز ہی کہنا بیسون روپیہ برخلاف بیسیون روپیہ کے -

لفظ جدا اور ذرہ گو قریب قریب صفت کے معنے کرتے ہین لیکن اصل اسم غیر
متصرف ہین اور لفظ جدا کبھی بالذات مستعمل ہوتا ہی اور کبھی افعال کے ساتھ مل کر بصورت
فعل مرکب بنتا جیسے کہتے ہین یہ چیز جدا رکھو **ناسخ** لاکھون نے کاٹ کے سر رکھ دئے
قاتل کے حضور + انگلیان ہوگئین یوسف پہ جو دو چار جدا + **ایضاً** پونچ رہین گے برابر
ہی حشر مین بد و نیک + رہ خطا سے کہان ہی رہ صواب جدا + **ایضاً** بجائے نقش قدم
گرتے ہین سر عشاق + برنگ تیغ ہی دنیا سے تیری چال جدا + اور لفظ ذرہ جب سا یا
سی کے ساتھ مل کر مستعمل ہوتا ہی تو اوس کے معنے ہوتے ہین چھوٹے کے جیسے
ذرہ سا لڑکا ذرہ سی چیز ذرہ سی بات وغیرہ اور بغیر لفظ سا اور سی کے اکیلا مستعمل ہوتا
ہی تو اوس کے معنے ہوتے ہین تھوڑے کے **امانت** آنکھون سے اوس کی جو
مل جائے تری آنکھ ذرا + شرم سے مردم بینا بہ کرے چشم شدوا + اور کبھی اس معنے سے
تشدید کے ساتھ بھی مستعمل ہوتا ہی **امانت** گورے گالون پہ نہ خورشید کا انداز رہے +

ہوا تھی جس پہ نظر وہ نہ تھی تھے اب ہے + پان کھانا بیسے کو زیب تو بولتے زری اگر کیا استعمال ہوتا ہے دو
مونث متعدد ہو کر جیسا کہ زد فقرات کا تابع ہے جیسا حسن ہے ہیں کے گہنے کی زد
پڑی + بھلا دیکھتے یاران اوس کو زری + تو نے یاد نہ کی دوست دیتا ہو + نگی اب تو ہو
مرے سوت ہو + **ذوق** ہنگام وصال گر ہو وہاں زری ہوئے + شکر تجھے لب پسینے
سے شکر تری ہوئے + اور زری تجھ جا وغیرہ + **امانت** زلف اوس کی جو کرے پیچ
بناوٹ سے زری + ہو پریشانی دل سے تجھے آشفتہ سری +

جب مبتدا مونث ہو اور خبر مصدر تو حرف اخیر اوس خبر کا یاے معروف سے بدل
جاتا ہے **صبا** اب تو مرے حال پہ لطف و کرم فرمائے + ہو چکی ہونی جو تھی جور و جفا و جدا
دن + **ناسخ** خواب میں دو آنے کا کیوں نہ اب کرے وعدہ + یعنے کب جدائی میں مجھ کو
نیند آتی ہے + مگر اس تبدل کے واسطے دو شرطیں ضرور ہیں **اول** یہہ کہ وہ مصدر امر نہ ہو
مومن گھر کو نہ مرے تباہ کرنا + بیکس کی طرف نگاہ کرنا + **دوم** یہہ کہ مبتدا و خبر کے
درمیان حرف اضافت واقع نہ ہو **وزیر** کب گوارا ہے پہننا ململی پوشاک کا + ہو کے ڈھیلا ضعف
سے اوترے یہہ جامہ خاک کا + **نسیم** انسان و پری کا سامنا کیا + مٹھی میں ہوا کا تھامنا کیا +
لیکن اس میں دہلی اور لکھنو کا محاورہ فرق رکھتا ہے دہلی والے ہمیشہ اس قاعدے کے پابند
ہیں اور اہل لکھنو گاہے اس کا لحاظ رکھتے ہیں چنانچہ **امانت** ہر شب یہ دعا ہے ترستے
دھو ڈالوان گا عصیان کو + انھیں چشموں سے اے دل آبرو محشر میں پانی ہے + **نسیم**
جانا کہ یہہ زلف کف میں لینی + ہے سانپ کے منہ میں اونگلی دینی + اور گاہے نہیں بھی رکھتے
جیسے **وزیر** آمادہ نہ ہوں پھر کہیں توبہ شکنی پر قلقل کی صدا مجھ کو سنانا نہیں اچھا + **نسیم**
تنگ آیا تو دیکھ قید خانہ + آسان نہیں کڑی اوٹھانا + ایسا ہی جمع میں بھی **وزیر** اوس نے

دروازہ کیا تھا بندگراسے نیر آہ + سیکڑون روزن بنانے تھے تجھے دیوارمین +

حرف اضافت واحد مذکر کے لئے کا ہی اور جمع مذکر کے واسطے کے بہ یاے مجہول اور واحد و جمع مونث کے لئے کی بہ یاے معروف **وزیر** جسم کو جنبش نہین ہوتی ہی بے تحریک روح + پاؤن سے راکب کے چلتا ہی یہہ مرکب خاک کا + **ناسخ** دوستون کے سر کئے چن چن کے مقتل مین قلم + چشم بینا ہی ہراک جوہر تری شمشیر کا + **ناسخ** آوارہ یون ہرا و ہوس مین ہین پیرجی + جس طرح اوڑتی پھرتی ہی بڑھیا مدار کی + **وزیر** مشکلون سے یار کی دیوارمین روزن بنے + کی ہین مین نے منتین سی منتین معمار کی + ایسا ہی میرا میرے میری وغیرہ کیونکہ یہہ اونھین حروف کی تبدیل ہی۔ پس حرف اخیر حرف اضافت واحد مذکر کا حالات کی تبدیل مین یاے مجہول سے بدل کر جمع کے مشابہ ہوجاتا ہی جیسا کہتے ہین اوس کے یا میرے لڑکے کو وغیرہ برخلاف دوسرے حروف اضافت کے چنانچہ اوس کے لڑکون نے اوسکی لڑکی کا اون کی لڑکیون پر وغیرہ۔

لفظ معنے یا تو واحد مذکر برتا جاتا ہی یا جمع مذکر کہین مونث دیکھنے مین نہ آیا۔ **نسیم** مطلب کی بات کہہ نہ سکے اون سے رات بھر + معنے بھی منہ چھپاے ہوے گفتگو مین تھا + اسیر دنیا مین راہ راست دلیل عروج ہی + معنے سپہر پہ یہ خط استوا کے ہین + لیکن اوس کی جمع لفظ معانی واحد مونث ہوتی ہی۔

لفظ کے بجاے لفظ کو کے اکثر مستعمل ہوا کرتا ہی اعم اس سے کہ خبر مذکر ہو یا مونث اور واحد ہو کہ جمع جیسے اوس کے لڑکا ہوا تیرے لڑکی ہوئی وغیرہ **وزیر** پونہچاے ہڈیان سگ دلدار تک مرمی + اسے جانے چونچ مین جو نہین ہی ہما کے ہاتھ + ایسا ہی کہنا اوس کے سبزہ آغاز ہوا۔ اوس کے پیٹ درد ہوگیا۔ اس کے لات ماری۔ اس کے چھریان بھوکین۔ تمھارے

ٹھنڈیان نکلین۔ تیرے لڑکا ہوگا وغیرہ۔

لفظ چاہیے ماضی مذکر کے ساتھہ مستعمل ہوتا ہی اگرچہ دلالت مونث پر کرتا ہو جیسے لاش گاڑا چاہیے آتش روزن دیوار چشمون کو بنایا چاہیے + خانگی معشوق سے آنکھین لڑایا چاہیے +

فعل مرکب جو مصدر جانا کے صیغون کے ساتھ بنتا ہی تذکیر و تانیث وحدت و جمعیت مین ہمیشہ تابع فاعل ہوتا ہی پس نہین لازم ہی کہنا وہ عورت چلا گئی یا سب آدمی چلا گئے وغیرہ۔

مصدر کو جب دوسرے فعل کے ساتھہ مرکب کرتے ہین اوس کی علامت کو محذوف کر دیتے ہین جیسے مین نے اوسے نکال پایا وغیرہ پھر اگر تانیث کے لئے برتنا ہو شق ثانی تبدیل پاتا ہی اور اول بحال خود رہتا جیسے رکھتے ہین فلان عورت لکھا جانتی ہی رشک نظر لطف بھی تم جانتے ہو خوش چشمو + یا فقط آنکھہ ہی غصہ کی دکھا آتی ہی + فاتحہ رند کی تربت پہ پڑھو پھول چڑھاؤ + کیا تمھین شمع ہی مرقد پہ جلا آتی ہی + اسیر جیتا ہون تو کہتے ہین یہہ کس کام کا جینا + مرتا ہون تو کہتے ہین تجھے مر نہین آتا + غالب ہی کچھہ ایسی ہی بات جو چپ ہون + ورنہ کیا بات کر نہین آتی + اور کبھی زبردستی بھی علامت مصدر کو حذف کر دیتے ہین وزیر یہہ سمجھا ہی برج میزان مین قمر آیا + جو تل کے واسطے بیٹھا کبھی وہ سر تراز و ہین + اور کبھی مضارع کے عوض بھی مصدر استعمال کر بیٹھتے ہین وزیر ہو تجلی طور کی شعلے ہین اوس کے اے کلال گر توڑے کے خاک وادی ایمن تیرا غ + بیٹھے اگر تو بنا دے۔

مثال مشابہت وقت سبب ظرفیت وغیرہ بیان کرنے کو جتنے الفاظ آتے ہین اون کے مابعد حرف ظرف محذوف ہوتا ہی مگر محل موجود رہتا تا حذف پر دلالت کرے۔ اور بعض حال مین ایسے الفاظ کے پیشتر کا حرف اضافت بھی محذوف ہوتا ہی جیسے فوانے کی صورت۔ اوس کی دوش

اپنی طرح زید کے مانند - اب کے برس - یعنے صورت وغیرہ پر پاین - ایسا ہی اوس آن - اِس وقت
کس گھڑی - جس روز - کسی سال آتے مہینے - اگلے برس - زید پاس - اوس بغیر - آگے - پیچھے
وغیرہ **صبا** ساقی بغیر سوکھہ کے کانٹا ہوئے مگر + رونے پہ ہم تلے ہوے ہین ابر تر کے ساتھ
ایسا ہی فلانے کے باعث - سبب - لئے - واسطے - خاطر - وغیرہ پس نہین جایز ہی یہہ وقت -
یہہ سال - وغیرہ کا اِس معنے پر استعمال کرنا یا کہنا کل کا روز آؤ وغیرہ - واضح رہے کہ اوستادان
ہند بعض وقت شاذ طور پر ان الفاظ یا حروف عامل کا عمل بھی محذوف کر دیتے ہین مثلاً **وزیر**
بھولے تم حرف وفا کیا باعث + ہائے خط بھی نہ لکھا کیا باعث + یعنے کس باعث یا کس
باعث سے یا کس بات کے باعث -

صیغہ جمع حاضر مثلاً کرتے ہو - کروگے - آئے ہو وغیرہ اوس صورت ہین جب ضمیر
موجود ہو مثل جمع غائب کے ہو جاتے ہین جیسے تم کرتے ہین - آپ کرینگے وغیرہ **نسیم**
تیوری چڑھی ہوئی ہی کشیدہ نظر ہین آپ + کچھ اور حوصلہ ہی جو آئے ادھر ہین آپ + **ایضاً** جاتے
ہین ہم سے شرمائینگے آپ + عمر بھر اسے جان ترسائینگے آپ +

قوانین

اسم مذکر واحد و جمع ایک صورت پر ہوتا ہی جیسے مدفن - یار - دوست وغیرہ **وزیر** سر کہین ہاتھ کہین
پاؤن کہین دفن ہوے + ایک عاشق کے تمہارے کئے مدفن دیکھے + **صبا** پھولون کی
سیج گرد تھی صبح شب وصال + باسی جو اوسنے ہار اوتارے پلنگ پر + **اسیر** حشر مین
دوستون سے دوست ملے + مرگ انبوہ جشن عام ہوا + مگر جب اسم مذکر الف یا ہا مین آخر ہو
اور وہ ہا مخلوط التلفظ نہ ہو تو جمع کے وقت حرف آخر اوس کا یائے مجہول سے بدل جاتا ہی
جیسے گھوڑا - گھوڑے - بندہ - بندے - وغیرہ - مگر اوس صورت مین کہ اسم غیر منصرف ہو

جس کا بیان آگے آئیگا۔ اور جب اسم مذکر نون غنہ ما قبل الف مین آخر ہو تو وہ الف یاے مجہول
سے تبدل پاتا ہی جیسے کنوان واحد کنوین جمع ۔ دھوان واحد دھوین جمع ۔ لیکن یہہ بات سواے
ان دو خاص لفظون کے اور کہین دیکھنے مین نہ آئی نہ مذکر مین نہ مونث مین حالانکہ بہت سے
الفاظ مذکر و مونث الف و نون مین آخر ہوتے ہین ۔ اور مونث مین برخلاف مذکر کے
واحد کا صیغہ بجاے جمع کے مستعمل نہین ہوتا بلکہ اوس کی جمع یاے مجہول و نون غنہ سے
آتی ہی جیسے ساق ۔ ساقین ۔ آنکھ آنکھین **ناسخ** رانون کی طرح صاف ہین اوس حور کی
ساقین + آئینے کی رانین ہین تو بلور کی ساقین + **ایضاً** ہین یا دو وہ بے مثال
آنکھین + کیا ہین تری او غزال آنکھین + اور اگر اسم مونث کے اخیر مین یاے مجہول ہو تو
صرف نون غنہ بڑھاتے ہین جیسے گاے گاین **نسیم** کچھ گائین کلیلین کر رہی تھین +
بن مین ہری دوب چر رہی تھین + اور اگر آخر پر واو ہو تو ہمزہ و یاے مجہول و نون غنہ زاید
کرتے ہین ۔ جیسے بھو ۔ بھوین بمعنی کیلین اور اگر وہ اسم مین ختم ہو تو اور اگر وہ نون در اصل غنہ ہو تو اوسے یاے
مجہول و نون غنہ سے بدل دیتے ہین جیسے بھون ۔ بھوین بمعنی ابرو ۔ ورنہ اوس نون کا
اظہار کر کے یاے مجہول و نون غنہ بڑھاتے ہین جیسے اذان اذانین ۔ **اسیر** کیا شام ہجر
بھی کوئی آندھی سیاہ تھی + منہ سے موذنون کے اذانین نکل گئین + اور جو اسم مونث
یاے معروف مین آخر ہو تو اوس کی جمع الف و نون بڑھا کر بناتے ہین جیسے ہچکی ۔ ہچکیان
ایڑی ایڑیان وغیرہ **سالک** ہچکیان آئین تو ردنا تھم گیا + اچھے وقت اوس نے ہماری
یاد کی + **ناسخ** ایسے پنجے ہین نہ ایسی ہین بشر کی ایڑیان + پنجۂ خورشید کے پنجے قمر کی
ایڑیان + لیکن فعل مذکر کی جمع حرف اخیر کو یاے مجہول سے بدل کر اور فعل مونث کی جمع
صیغہ واحد کے اخیر مین نون غنہ بڑھا کر بناتے ہین جیسا آیا ۔ آئے ۔ آئی ۔ آئین وغیرہ

اور امر کی جمع اگر ہ الف مین تمام ہوا ہی تو واو ساکن یا واو مع ہمزہ بڑھا کر اور اگر واو مین آخر ہوا ہی تو واو مع ہمزہ کا اضافہ کرکے اور اگر یا مین تمام ہوا ہی تو اوس یا کو واو سے بدل کر بناتے ہین جیسے کھا واحد کھاو یا کھاؤ جمع - سو واحد - سوؤ جمع - دے واحد دو جمع وغیرہ -

الفاظ جن کے مفہوم پر مقدار کا اطلاق ہوتا ہی عدد کا نہین ہوتا اون کی جمع نہین بنائی جاتی مذکر ہون خواہ مونث جیسے گنج رنج وغیرہ الا جب اونکی جدا قسمین یا افراد یا گنتی بتانا مقصود ہو جیسا سیر بھر الاچی - اور پندرہ الایچیان **وزیر** دیا زور دیا مال دیا گنج دئے + اے فلک کونسی راحت کے عوض رنج دئے + یہان چونکہ گنج اور رنج کا اطلاق عدد پر ہوتا ہی وہ جمع بنائے گئے ہین اور زر اور زور اور مال کا اطلاق مقدار پر ہوتا ہی لہذا واحد مستعمل ہوے -

اسی طرح وہ الفاظ جن کے مفہوم پر جنس یا موسم کا اطلاق ہو جمع نہین ہوتے مگر جب جدا جنس یا موسم بتانا یا معدود یا محدود کرنا مقصود ہو - پس چانولون اور دالون اور برساتون اور جاڑون اور دھوپون اور آمون اور بانون اور کھجورون مین چانولون اور دالون سے اون کی جدا جنس اور برساتون اور جاڑون اور دھوپون سے جدا موسم اور آمون اور بانون سے اونکا معدود کرنا اور کھجورون سے اوس کا بن مراد ہی - اور یہہ کہنا کہ ان تلون تیل نہین ایک خاص محاورہ ہی جس مین لفظ مین محذوف کیا گیا ہی ورنہ دراصل ان تلون مین تیل نہین مراد ہی - ایسا ہی دو دھون نہاؤ اور پوتون پھلو - اور سوکھے دھانون پانی پڑا وغیرہ ہی کہ ان مین داو ونون لفظ سے اور مین کا افادہ دیتے ہین - پس نہین لازم ہی کہنا ٹھنڈھون جمع ٹھنڈھ کی - اور لفظ سیویان ایک ایسی محاورہ کی جمع ہی جس کا واحد نہین پایا گیا -

جب عدد بیان ہوا اور اوس سے کثرت بتانا منظور رہو تو جمع کی ضرورت باقی نہین رہتی **ناسخ** تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو + لاکھ زنجیر ترے گیسوئے خمدار کی تھی + **آتش**

دل کو اون لاکھون کا دیوانہ سمجھ صحرا نے + سیکڑون ہی مجھے خونین چشم ہرن دکھلایا + ایضاً

آہ شرر فشان کا برا ہو شب فراق + لاکھون مکان اوس سے ہزارون مکین جلا + ایسا ہی

لفظ کیا کیا جو کثرت بتانے کو آتا ہو واحد مستعمل ہوتا ہی - اسیر لاکھون لکھے قلم نے مضامین

چشم یار + کیا کیا غزال صید مرے تیر سے ہوا +

اگر کئی الفاظ واحد ایک جملہ مین آئین سب ملکر جمع نہین بنتے مومن ہاے یکبارہ وہ

لطف ہو ہم چھوڑ دیا + انس و اخلاص و دلاسا و کرم چھوڑ دیا + ایضاً دل تاب محبت جانان نہین

رہا + وہ ولولہ وہ جوش وہ طغیان نہین رہا + وزیر مثل عاشق چشم گریان ولب خندان ہی

ایک + جل گیا جو نخل اوسکو برق و باران ہی ایک + عاشقون کے آگے مشرک ای بت یکتا ہون مین + گر کہون

مین حسن مین تو اورمہ کنعان ہی ایک + سیکڑون طوطی زبان ہین یان اسیر و دام عشق + خانہ صیاد

اور یہ گنبد گردان ہی ایک + لیکن غالب کا کلام اس کے خلاف دیکھا گیا غالب تیرے در کے

لئے اسباب نشاط آمادہ + خاکیون کو جو خدا نے دئے جان و دل و دین -

الفاظ مذکر و مونث کی جمع حروف عامل کے آنے سے اگر وہ الفاظ الف یا ہا مین آخر

نہین ہوئے ہین تو آخر پر واو و نون غنہ بڑھا کر بناتے ہین جیسا مرد مردون - ساق ساقون وغیرہ

اور اگر وہ لفظ خود واو و نون مین آخر ہوئے ہین تو نون کے آگے اور ایک واو زاید کیا جاتا ہی مثلاً

گاون - گاوون - بھون - بھوون - وغیرہ اور اگر الف یا ہا مین آخر ہون تو مذکر کے لئے وہ الف

یا ہا واو و نون سے بدل جاتا ہی چنانچہ لڑکا - لڑکون - بندہ بندون وغیرہ اور مونث کے واسطے

آخر پر واو و نون زاید کیا جاتا ہی جیسے دوا - دواؤن - خالہ - خالاؤن - وغیرہ - پس نہین صحیح ہے

کہنا سب لوگ کو بجاے سب لوگون کو کے اور اسماے غیر منصرف کی جمع حروف عامل کے آنے

سے واو و نون بڑھا کر بناتے ہین جیسے دریاؤن وغیرہ -

اسماے غیر منصرف ۱۹/۲

اسماے واحد جو الف یا ہا مین آخر ہوتے ہین حروف عامل کے آنے سے
اونکا حرف اخیر یاے مجہول سے بدل جاتا ہی جیسے لڑکا لڑکے کو ۔ بندہ ۔ بندے نے
وغیرہ ۔ مگر اسماے غیر منصرف نہین بدلتے جو حسب ذیل ہین اور وہ سب الف مین آخر
ہوتے ہین ۔

کل اسماے مونث جیسے چڑیا ۔ حنا وغیرہ ۔ کیونکہ جمع مین بھی اِن کا حرف اخیر
نہین بدلتا اس لئے نہین لازم ہی کہنا بکوے سے ۔ پوجے سے وغیرہ ۔ اور
لفظ خالہ اگرچہ ہا مین آخر ہوتا ہی لیکن یہہ ہا بمنزلہ الف قیاس کیا جاتا ہی اور یہہ لفظ
بھی غیر منصرف ہی ۔

جو اسما کہ دو جز ایک ہی اور مساوی املا کے رکھتے ہین جیسے نانا ۔ لالا ۔ بابا
دادا ۔ ماما ۔ پاپا وغیرہ اسی طرح چچا بھی کیونکہ یہہ دراصل چاچا ہی ۔

وہ اسما جو غیر زبان سے بعینہ لئے گئے ہین جیسے سودا ۔ ماتا ۔ پتا ۔ دعوی
استعفا ۔ مخوا ۔ استفتا وغیرہ ۔ سواے لفظ معنے کے اور وہ بھی شاذ و خاص
مقام پر ۔ مگر بعض لوگ الف مقصورہ مین آخر ہونے والے چند اسما کو منصرف
خیال کرتے ہین چنانچہ فتوی دعوی وغیرہ ۔

الفاظ مذکر جو حنا کے وزن پر آتے ہین مثلاً دریا ۔ عصا ۔ زنا ۔ لوا وغیرہ
اسم ذات و علم مثلاً خدا عیسی ۔ موسی وغیرہ ۔ مگر وہ جن کے آخر مین ہاے ہوز ہو
جیسے جدہ ۔ کلکتہ ۔ شملہ ۔ وغیرہ

واضح رہے کہ بعض لفظون کا اخیر اگرچہ الف ہی مگر سہواً جب ہا سمجھ لیا جاتا ہی تو اون
کے ساتھہ غیر منصرف کا سا عمل کبھی کر بیٹھتے ہین جیسے پٹنے مین پونہچا

پوستے کو گیا وغیرہ۔

وہ اسما جو کسی خاص شخص کا نام یا علم بنا سے جاتے ہین۔ جیسے ہیرا۔ روپا
چندا۔ گیندا وغیرہ۔

جمع عربی جو الف مین آخر ہوتی ہے جیسے شہدا۔ علما۔ صلحا وغیرہ

صفات وا سم فاعل اصلی و ترکیبی عربی و فارسی۔ جیسے ادنی۔ اعلے۔ مولا
مجلا۔ گویا۔ دانا۔ بیجا۔ قطب نما۔ مشکل کشا۔ روح افزا وغیرہ

ترکیب فارسی جیسے پدر بندہ نے۔ مطلب و معنے پر زندہ و مردہ کا وغیرہ

وہ الفاظ مفرد یا جملے جو نقلاً مذکور ہون جیسے کالا سے اژدہا کے معنے لینا
تکلف ہے۔ ٹھوکر کھانا سے میری مراد یہہ ہے وغیرہ

واضح رہے کہ حروف عامل وہ کل علامتین ہین جو اضافت ظرف فاعل مفعول اور
غایت وغیرہ بتلانے کو مقرر ہین۔ جیسے کا۔ مین۔ نے۔ کو۔ سے۔ تک وغیرہ

اگر ایک جملے کے مبتدا یا فاعل دو مذکر ملے ہوئے ہون فعل یا خبر واحد مذکر ہوتی ہے۔

مومن وقت وداع بے سبب آزردہ کیون ہوئے + یون بھی تو ہجر مین مجھے رنج و عذاب
تھا + آتش الفت نے مجھے مارا ہیبت نے اوسے مارا + مین اور رقیب آتش
اک جان دو قالب تھا + اور جب ایک مذکر اور ایک مونث ہو لحاظ لفظ اول کا اکثر رہا کرتا ہے۔
جیسے تعظیم تواضع کی وغیرہ مومن دیکھا ہے سیر رنج و حسد وہ بلا کہ آج + سنبل کو تیرے
زلف کا سا پیچ و تاب تھا + وزیر قصر لیلی کا نشان پاتے نہین دنیا مین ہم + سنگ و خشت
خانہ کیا صرف سر مجنون ہوا +

دو جملون مین ایک خبر کو محذوف کر سکتے ہین لیکن اکثر ثانی کا ذکر کیا جانا ضروری ایسے

لحد مین آکے جو مجھ سے غریب کو پوچھا + کرم نکیر نے منکر نے مہربانی کی + **مومن** تھی کہین غارت گر بوس وہن ہنگام خوابٔ + شب کی بیداری سحر کا خواب رہزن ہو گیا +

بدل مبدل مین جو لفظ دوسرا ہو جاے فعل و خبر اوسی کی تابع ہوتی ہی جیسا یہہ قول کہ مٹی پکڑتا ہون تو سونا بن جاتی ہی یا یہہ کہ سونا لیتا ہون تو مٹی ہو جاتا ہی **اسیر** اشک افشان قبر مین یہہ دیدۂ تر ہو گیا + بوریا زیر قدم پانی کی چادر ہو گیا + **ایضاً** زندان خیال زلف گرہ گیر ہو گیا + زنجیر مجھ کو سایہ زنجیر ہو گیا + **ایضاً** نالون سے میرے یہہ تہ و بالا ہوا جہان + گردون زمین بن گئی گردون زمین ہوا + رندروہ چتون میرے حق مین سم ہو گئی + وہ میٹھی نگہ زہر قاتل ہوئی + **ایضاً** کہنے دے شاعرون کو جو سنبل بتاتے ہین + میری نظر مین زلف تری اژدہا لگی + **صبا** ہوئی اس قدر مجھ کو منظور دید + رخ یار کا مردمک تل ہوئی + **وزیر** کب سیہ کاری سے آونگا فرشتون کو نظر + شمع روشن گر نہ میرا استخوان ہو جائیگا -

دو لفظ یا دو جملے اُردو کے یا ایک اُردو کا ایک فارسی یا عربی کا حرف رابطہ فارسی سے نہین ملایا جاتا نہ اون دونون کے درمیان اضافت فارسی آسکتی ہی چنانچہ غلط ہی لکھنا پیار و دلاسا - مفر و بچاو - حرکت و چلنا - ضرورتون و لحاظات - ڈالی بیل - زیور چاندی - نام عورت شاخ کھجور وغیرہ اسی طرح ممنوع ہی جملہ اضافیہ فارسی کو واو و نون سے جمع کرنا مثلاً قوم عیسائیون کو انصاف حاکمون سے - یارون گذشتگی وغیرہ -

اسماے نا معلوم و محذوف حسب محاورہ مذکر یا مونث مستعمل ہین جیسے کس نے کیا تیرا برا ہو وغیرہ **اسیر** شیشہ ہاتھ آیا نہ ہم نے کوئی ساغر پایا + ساقیا تیری محفل سے پہلے بھر پایا + **مومن** اور ہی کچھ پڑھا دیا اوس کو - دشمنون کے پڑھاے لوگون نے + **امانت** ہین اب زندگی ہی تلخ اون کی کڑوی باتون سے

کسی دن زہر کھا لیجیے یہی دل مین سمایا ہی + بعضون نے مونث بھی باندھا ہی یعنے سمائی ہی۔	
جیسے ہمارے اوس کے خوب چھنی + سب پری اوڑائی۔ سنہ کی کھائی۔ کسی کی نہ سنی۔ ہمارے اون کے بگڑی وغیرہ **مومن** نہ دیکھی پیش جائی گھر مین آیا + ٹھکانے ہرزہ گردی سے لگایا + وہی ٹھہری جو ٹھہرائی تھی دل مین + زبان پر آئی جو آئی تھی دل مین + **صبا** بچلا تو رہ کبھی فلک پہر چار روز + غمزے کی لے نہ او شتر بے مہار روز + **آباد** دور گردون مین کوئی قدر نہ ان کی کرتا + نہ اگر دون کی لیتے یہ حسین تھوڑی سی + **وزیر** ہو گئی عیقل بھی ظالم باڑھ بھی رکھی گئی تو جو بگڑا ہم سے بن آئی تری تلوار کی +	مومن ۲۰

ایسا ہی جب جملہ مفعول ہو فعل واحد مذکر ہوتا ہی جیسا کہتے ہین حکیم نے کہا کھچڑی کھایا کر + وغیرہ اور اسی طرح الفاظ تبعیض و استثنا کے بعد جو اسم محذوف رہتے ہین وہ لامحالہ مذکر واحد سمجھے جاتے ہین جیسے ہم نے بجز ایک روٹی کے نہ لیا۔ واضح رہے کہ لفظ آلا واحد و جمع دونون صورتین لیتا ہی جیسے زخم آلا ہوا۔ یا آلے ہوے مگر چونکہ یہ لفظ سواے لفظ زخم کے کسی کے ساتھ مرکب نہین ہوتا اس لئے مونث مستعمل ہوتا نہین دیکھا گیا۔

کلئے

کوئی اسم خالی نہین اس بات سے کہ مذکر ہو یا مونث پس مذکر و مونث ہر ایک کی دو قسمین ہین حقیقی اور غیر حقیقی۔ حقیقی وہ جس کے مقابلہ مین اوس کے خلاف جنس حیوانون سے ہو جیسے مرد عورت۔ مرغ۔ مرغی وغیرہ۔ اور غیر حقیقی اس کے برعکس جیسے گھر مذکر اور کتاب

مونث ۔ پھر غیر حقیقی کو تین تقسیم کرتے ہین اول اصلی جس مین قیاس اور قانون کوئی
پایا نہ جاے بلکہ محاورے مین ویسا ہی مستعمل ہو جیسے پتھر مذکر اور خاک مونث **دوم**
قیاسی جو قیاس یا قانون پر مذکر یا مونث قرار دیا جاتا ہی جیسے کپڑا ۔ اور تکبر مذکر ۔ اور لکڑی اور
تدبیر مونث ۔ چنانچہ تفصیل اس کی آگے آئیگی انشا اللہ تعالے **سوم** خلافی جو خلاف
قیاس اور قانون کے مستعمل ہوتا ہی جیسے موتی اور تعویذ مذکر اور آسیا ۔ اور خبر مونث ۔

فقرہ بالا سے ظاہر ہوا کہ اسماے ذی روح کو مذکر یا مونث حقیقی ہونا
لازم ہی لیکن اسماے جنس ایسے ہو نہین سکتے لہذا اون کی مثال ضرورتاً اس کتاب
مین خاتمہ پر دی گئی ہی مثلاً ہرن بلبل وغیرہ ۔

جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ ایک ہو جائین شق ثانی پر لحاظ و حکم کیا جاتا
ہی یعنے اگر شق ثانی مذکر ہی تو لفظ مرکب مذکر ہوتا ہی اور مونث ہو تو مونث جیسے شبخون
مذکر اور صاحب سلامت سجدہ گاہ ۔ سالگرہ ۔ محل سرا وغیرہ مونث ۔

قواعد مذکر

الفاظ جو ایک جماعت یا قوم کے لئے مستعمل ہون مذکر ہین گو اوس جماعت یا قوم مین
مونث بھی شامل ہون جیسے مسلمان ہندو برہمن وغیرہ **صبا** اک خال سیہ بھی
تری آنکھون کے قرین ہی + اچھے رہے ترکون مین بھی ہندو نظر آیا + **نسیم**
صحبت کو اثر ہی یہہ یقین کیجئے کیون کر + خاصیت بت ایک برہمن نہین رکھتا +

نام خدا کے اور فرشتون کے اور نام مہینون کے خواہ عربی ہون یا ہندی سواے
اون کے جن کے ساتھ لفظ مونث ترکیب پایا ہوا ہو جیسے بقرعید اور تیرہ تیزی وغیرہ ۔
اور نام ملکون اور شہرون اور مقامون کے سواے اون کے جن کے آخر مین یاے

معروف ہو مانند ولی وغیرہ کے مذکر ہین۔

جو لفظ واسطے معشوق کے مستعمل ہو مذکر ہوتا ہی گو بہ ذات خود مونث ہو صبا

مثل دیوانہ بہت شاد آبی کف لاے + وہ پری سیر کو جس دن لب دریا نہ گیا + ایضاً

وہ پری مجھ فقیر کا نہ ہوا + نقش جب نقش بوریا نہ ہوا + ایضاً شاید کہ وہ پری ہی کہین

مسکرا رہا + بجلی چمک رہی ہی بہت آسمان پر + مگر رند کا کلام اس کے خلاف دیکھا گیا رند

کریگا عشق تصرف تو دیکھنا وہ پری + پیادہ گھر سے کھلے سر برہنہ پا آئی + ایضاً

دل بیمار شفا ہوگی ہراسان نہ ہو + بال کھولے ہوے وہ حور دعا کرتی ہی + ایضاً چڑھاونگا

گل گور مجنون پہ اے رند + نظر جب وہ لیلی شمایل پڑیگی + بس یہ شاذ ہی۔

جس لفظ کے اخیر مین ہمزہ یا الف مقصورہ یا ہاے ہوز اگرچہ وہ ہا اصل

مین (یعنے عربی مین اگر وہ لفظ عربی ہی) تا رہی اور وقف سے ہا ہوگئی ہو وہ لفظ مذکر ہی

جیسے کھانا۔ دعوی۔ میوہ۔ عشرہ وغیرہ سواے اسیا کے گویا مین فقیری مین بھی

خوش چشمون سے ہم بستر رہا + بستر امین نے بنایا ہے ہرن کی کھال کا + ایضاً یہ اشارہ

کر رہا ہی ہم کو حلقہ دام کا + ہی کف صیاد مین دانہ تمہارے نام کا +

الفاظ جو مرکب ہین ین۔ ستان۔ زار۔ بان وغیرہ سے یعنے جو حسب قانون

زبان فارسی اسم فاعل و مفعول و ظرف زمان و مکان وغیرہ ترکیبی ہوتے ہین مذکر ہین

وزیر گلی تیغ و سپر باندھے پھرا کرتا تھا وہ ظالم + لڑکپن بھی نہ تھا خالی ستم سے میرے

قاتل کا + ناسخ نخل ماتم کے سوا کچھ بھی نہ ہوتا ہرگز + میرے اشکون سے جو سرسبز

گلستان ہوتا۔ گویا گیا ہوگا گلگشت کو جب کہ وہ گل + تو گلزار پھولا سمایا نہ ہوگا +

وزیر اپنے دروازہ کی زنجیر سے باندھے مرے ہاتھ + اب تو در کار نہ کوئی اسے دربان

ہوگا + رند اوس ترک شہسوار کو ہی جب سے ذوق صید + خالی شکار بند نہ نخچیر سے ہوا +

نسیم جب امنڈتا ہی مرے سینہ سوزان سے دھوان + آسمان اوس کو سمجھتا ہی کہ ہمزاد آیا +

جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل الف ہو وہ مذکر ہی جیسے پیکان جہان نام وغیرہ سوا ے بیاض اور جان کے اور سوا ے اون کے جو دوسرے کلیون کے موافق اس قانون سے جدا کئے جاتے ہین - ایسا ہی ٹھراؤ - دباو - دکھاؤ - وغیرہ **ظفر** انداز سے جدہر وہ قدم پاؤ پڑ گیا + کوسون او دہر دلون ہی کا ٹھراؤ پڑ گیا + **ایضاً** دابو سر کس کا تم اور ہاتھ دباؤ کس کا + اب ذبیل آچکے ہین تم کو دباؤ کس کا + اپنے کوٹھے پہ جو کی آپ نے دیوار بلند + دیکھا اے پردہ نشین تم نے دکھاؤ کس کا +

جمع عربی جو وزن پر افعال کے آتی ہی واحد مذکر ہوتی ہی جیسے احوال - ارباب - اسباب - القاب - آداب وغیرہ سوا ے اوقات کے **اسیر** ہو گریزان کبر سے معلوم کیا تجھ کو نہین + مار نخوت سے ہوا احوال کیا ضحاک کا + **نسیم** زمانہ ممسکون سے اے نسیم آباد ہی اب تو + بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا + **اسیر** راہ بھر کہہ کے یہہ رہزن کو دیا دم ہمنے + تو ہی مالک ہی یہہ اسباب سفر کس کا ہی + **آتش** یار کو تم سی محبت نہین تو لے آتش + خط مین القاب یہہ پھر مشفق من ہے کس کا + الا جب ان کا اطلاق مفہوم کے جدا جدا جزو پر ہو جیسے تمھارے احکام - اون کے اقوال وغیرہ **مومن** نہین کیا تم نے احکام آزمائے + انھین باتون نے تو یہہ دن دکھائے مصادر و اسماے عربی مذکر ہوا کرتے ہین سواے بعض کے مثلاً وزن **افتعال** مین احتیاج و احتیاط - **تفعل** مین توجہ و توقع و تمنا - **فعال** بہ کسرہ

تا مین مثال ۱۱ اور نقاب مشترک ہی فَعْل بہ فتح فا و سکون عین مین ضرب ۔ طرح بحث فَعَل بہ فتح فا و فتح عین مین خبر ۔ نظر ۔ سحر ۔ ظفر ۔ فِعْل بہ کسر فا و سکون عین مین حرص ۔ واضح رہے کہ اس کلیے مین چار باتون کا خیال رکھنا ضرور ہے ایک یہہ کہ اسم فاعل کے صیغے اکثر اپنے مدلول کے تابع ہوا کرتے ہین جیسے مرد عالم تھا ۔ عورت عالم تھی وغیرہ دوم یہہ کہ جب الفاظ عربی کے اخیر پر یاے معروف ہو تو وہ مونث ہوتے ہین جیسے ترقی ۔ تانی وغیرہ ۔ ایسا ہی اخیر مین حاے حطی یا عین مہملہ ہو تو جیسے فتح وضع طرح ۔ جمع ۔ سماع ۔ روح ۔ توقع ۔ نزاع ۔ مزاج ۔ اطلاع ۔ اصلاح ۔ سواے مرقع ۔ قدح اور سطح کے اور لوح ۔ و متاع مشترک ہی ۔ سوم یہہ کہ افعال بہ کسر ہمزہ اور افتعال و انفعال کے اوزان مین جن لفظون کی انتہا پر الف ہو وہ مونث ہوتے ہین جیسے ایذا ۔ ابتدا ۔ التجا انتہا وغیرہ ۔ سواے القا کے یا اگر اوس الف اخیر کے بعد حاے حطی یا ہاے ہوز یا عین مہملہ ہو تو بھی مونث ہوتے ہین جیسے اصلاح ۔ اکراہ ۔ اطلاع وغیرہ چہارم یہہ کہ وزن تفعیل اس کلیہ پر جو قواعد مونث مین بیان ہوگا یعنے جس مین یہہ حکم لگایا گیا ہی کہ جس لفظ مین حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہو وہ مونث ہوتا ہی اس قاعدے سے علیحدہ ہے ۔

قواعد مونث

اگر ایک لفظ مذکر نام کسی مونث کا ہو تو البتہ مونث مستعمل ہوتا ہی جیسے ہیرا ۔ کافور وغیرہ نام لونڈیون کے ۔ ایسا ہی اوس کا عکس جیسا نوازش اور بندگی نام غلامون کے ۔

لفظ مذکر کے اخیر مین یاے معروف بڑھانے سے یا اگر اوس کے اخیر مین الف یا ہا ہی تو اوسے یاے معروف سے بدل کر مونث بناتے ہین جیسے مرغ ۔

مرغی گھوڑا۔ گھوڑی۔ بندہ۔ بندی وغیرہ ایسا ہی جو یا تصغیر کے لئے مستعمل ہو جیسے گڑھا گڑھی (بمعنی قلعہ)۔ پہاڑ پہاڑی۔ پیالہ۔ پیالی وغیرہ۔ یا واسطے اسم بنانے کے صفت کے اخیر مین واقع ہوتی ہی جیسے لال۔ لالی۔ خشک۔ خشکی وغیرہ لفظ مذکر کو مونث بناتی ہی۔

جو اسم یاے معروف مین آخر ہو مونث ہی جیسے کالی۔ انگلی۔ پیشانی وغیرہ۔ مگر شرط یہہ ہی کہ وہ لفظ مذکر حقیقی نہ ہو جیسے مالی وغیرہ۔ یا وہ یا نسبتی یا صفتی نہ ہو مانند کھاری جلالی۔ خیالی وغیرہ کے **آتش** ملاحت ذقن یار کا ہی سر سو شور + عجب لطف کا کھاری ہی یہہ کنوان نکلا +

جس لفظ کے اخیر مین یا ما قبل مفتوح ہو وہ مونث ہی جیسے مئی۔ قی وغیرہ۔

نام نمازون اور اوقات نماز کے مونث ہین جیسے فرض۔ نفل۔ ظہر۔ عصر۔ وغیرہ

نام اوقات شبا روزی کے مونث ہین جیسے۔ صبح۔ دوپہر۔ مغرب وغیرہ

نام ندیون اور دریاؤن کے مونث ہین جیسے گنگا۔ جمنا وغیرہ **اسیر** ہم تو پیاسے رہین ہی غیر کو دے پیر مغان + اولٹی اس شہر مین بہتے ہوے گنگا دیکھی +

نام کتابون کے مونث ہین جیسے گلستان۔ بوستان۔ وغیرہ۔ سواے قرآن کے **آتش** تصویر کھینچی اوس کے رخ سرخ فام کی + اک صفحے مین قلم نے گلستان تمام کی +

حاصل بالمصدر فارسی و ہندی مونث ہین جیسے برداشت۔ نمود۔ چھیڑ۔ سوزش وغیرہ **ناسخ** لطف شراب سے ہے خبر ہین کیا کرون + برداشت ساقیا نہین مجہہ کو خمار کی +

ایضاً گوہر گوش صنم کی آب کا ہی یہہ اثر + سبزۂ خط نے جو گالون پہ نمود آغاز کی +

صبا عرش تک نالے ہمارے جائینگے + چھیڑ چمن کینہ جواتی نہین + **تاسخ** ہوگئی
ہر اگ فرقت مین شراب آتشین + ساقیا ہر خم مین سوزش ہر عیاں تنور کی۔ **ایضاً** چمن دون
گلشن رخسار تھا تیرا بے خار + کون بلبل تھی کہ خواہش جسے گلزار کی تھی۔ **ایضاً** ہین
جو سالک جانتے ہین اپنے دشمن کو بھی دوست + آبلون کو فایدہ کرتی ہر کاوش خار کی۔
باغ مین سے یار فوارے ہوئے آتش فشان + ہر ہزارون مین روش منقار موسیقار کی
اسیر بھوک کا غم بھوک مین کھایا کئے ہم عمر بھر + جب ہوئی ہم کو تلاش رزق بے
سنت ہوئی + ایسا ہی چال - ہار وغیرہ سوا ے - چلن - وخلش کے اور سوا ے ان لفظون
کے جو دوسرے کلیون کے موافق اس قانون سے جدا ہو سکتے ہین۔

حاصل بالمصدر اردو جو اخیر مین وٹ لگانے سے بنتے ہین مونث ہین
جیسے لگاوٹ - سجاوٹ - کھچاوٹ - وغیرہ **اسیر** سر جدا تن سے کسی روز کرے
خنجر یار + یہہ لگاوٹ تری ہر بار نہین اچھی ہر + **رنگین** ہر اجی میرے دوگانا کی سجاوٹ
خاصی + جمپی رنگ غضب اوس پہ کھچاوٹ خاصی +

جو اسم وزن پر جیا کے ہو گو اوس کا اعراب کچھہ ہی ہو مونث ہوتا ہی سوا ے پتا بمعنی سراغ اور
عصا کے اور سوا ے اوس کے جو خاص مذکر کے لئے ہو جیسا گدا یا جو موافق دوسرے
کلیون کے اس سے جدا ہوتا ہو جیسے خدا لیکن لفظ بہا دونون طور پر مستعمل ہر۔

جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یا ے معروف ہو مونث ہر جیسے دلیل
کھیر - کھیل - (بہ یا ے معروف) لکیر - پیپ وغیرہ سوا ے انگبین - بیم - تیر -
خمیر - دین - شیر - (بہ یا ے معروف) اور یقین کے اور سوا ے ان کے جو مذکر
حقیقی کے لئے مستعمل ہین جیسے پیر بہ معنی مرشد - ایسا ہی وہ الفاظ جو تفعیل کے وزن

پر آتے ہین ۔ سواے تعویذ و تمکین کے ۔

اسماے مصغر مونث ہوا کرتے ہین اور یہہ مونث ہی سے بنتے کبھی

ہین **ناسخ** آوارہ یون ہوا و ہوس ہین ہین بیربب + جس طرح اوڑتی پھرتی ہی بڑھیا مدار

کی + **اسیر** روح دولت تھی جو نکلی جسم سے سمجھے یہہ ہم + باہر اپنے ہاتھہ سے

سونے کی چڑیا ہو گئی ۔ **اختر** چاندی سونے کو گلا کیا اے مایہ ناز + تو نے ٹکیا

بھی مرے دل کی کبھی تالی ہی +

جمع عربی جو الف و تا مین آخر ہوتی ہی اور جس کا واحد بھی مونث ہوتا ہی واحد مونث

ہی رند کیا تعجب ہی جو دو جام دئے سب سے سوا + کب مرے حال پہ ساقی کی عنایات نہ تھی

اسیر جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی + خیر خم کی رہے ساقی تری خیرات گئی

ناسخ خط نورستہ نہ قرآن کو کر دے منسوخ + لوح محفوظ سے اوتری ہی تیرے آیات نئی +

آتش سایل دولت دنیا ہون ہین اے آتش کیا + گنج قارون سے بھی اوقات نہین کٹتی ہی

جس لفظ کے اخیر مین تاے قرشت ہو مونث ہوتا ہی جیسے بات گھات وغیرہ ۔

سواے صحبت کے اور سواے اُن کے جن کے حرف آخر کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو

جیسے تخت ۔ دانت ۔ دست وغیرہ **ناسخ** تارے نہین نکال دئے دانت چرخ نے

دہشت ہی اس قدر مری شبہاے تار کی +

جس لفظ کے آخر مین تاے مصدری عربی ہو مونث ہی جیسے قسمت **ناسخ**

کرتے ہو تعمیر اورون کے لئے قصر و رواق + غافلو تم کو ملی قسمت مگر معمار کی + مگر قامت

ہر دو طرح مستعمل ہی ۔

الفاظ جو الف و سین مین ختم ہوتے ہین مونث ہوا کرتے ہین جیسے آس ۔

گھاس - باس - وغیرہ - سوائے لفظ پاس بہ معنی خاطر و ساعت کے اور سوائے الفاظ عربی کے جیسے التماس - راس - قیاس وغیرہ -

الفاظ جو الف و ہا مین آخر ہوتے ہین مونث ہین جیسے آہ - باہ - نِبھاہ - راہ - چاہ - (بہ معنی محبت وغیرہ) سوائے بیاہ - چاہ - بہ معنی کنوان اور ماہ کے اور سوائے اُن کے جو خاص مذکر کے لئے مستعمل ہین مثلاً شاہ یا جو موافق دوسرے کلیون کے اِس سے الگ ہوتے ہین جیسے اللہ -

الفاظ جو رائے ہندی مین آخر ہوتے ہین مونث ہین اور کبھی اوس رائے کے ساتھ ہائے ہوز بھی مخلوط ہو جاتی ہی چنانچہ اڑ - باڑ - بوچھاڑ - بگاڑ - ڈاڑھ - باڑھ وغیرہ

انیس دم بھر مین صفین صاف تھین بیداد گرون کی + تھی مُنہ کی طرح خاک پہ بوچھاڑ سرون کی +

اگر علامت مصدر کے آگے حرف کاف ہو اور اوس علامت مصدر کو حذف کرنے سے حاصل بالمصدر کے صیغے حاصل کرین تو وہ مونث ہوا کرتے ہین جیسے **چمک** - جھپک - جھلک - مہک - جھجک - ہڑک وغیرہ ایسا ہی پکار - چھیڑ وغیرہ

حرف کاف جو واسطے تحقیر و تصغیر کے لفظ کے آخر مین آتا ہی اوسے مونث بناتا ہی **صبا** خیال نوک مژہ نے یہ اشتعالک دی + شب فراق مین کھینچے رہا کنار چراغ + ایسا ہی گنجلک وغیرہ - سوائے اُن الفاظ کے جو ذی روح کے لئے مستعمل ہین جیسے طفلک مردک وغیرہ

مکرر یا قریب المعنی یا ہم مضمون دو لفظ حرف رابطہ کے ساتھ یا بے اوس کے متفقاً ایک معنی کرین اور اون کے جدا جدا حصے کی کوئی جنس مقرر نہ ہو جیسے شست و شو

گفتگو - بکبک - کاین کاین وغیرہ یا دونون حصے مونث ہون تو واحد مونث ہوتے ہین -
چنانچہ آمد آمد - آب وتالاب - آمد وشد - آب وہوا - شست وشو - گفتگو - بکبک - شد بد -
کاین کاین وغیرہ - **مومن** ہو سواری تو سلیمان کی ہو + آمد آمد کسی ذی شان کی ہو + **صبا**
عیان جو یار کی دانتون کی آب وتاب ہوئی + غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی + **اسیر**
آمد وشد نفس چند کی بیکار نہین + حال آیندہ ورفتہ کی خبر دیتی ہی + **ایضاً** نالے کرنے
سے مرے آنسو بہانے سے مرے + اور ہی آب وہوا ہے **گلشن** ایجاد کی + **صبا**
تن کو کیا دھوتا ہی دل کو پاک کر + اے نجس یہہ شست وشو اچھی نہین + **الا** یہہ کہ لفظ
آخر مذکر یعلامت تذکیر یعنی مذکر قیاسی ہو جیسے آب ودانہ - **رند** شکر قید سے صیاد کے ہوتی
ہی رہا + آب ودانہ تر اڑا وبلبل شیدا اوٹھا +

اطلاع

جس کلئے مین یہہ لکھا ہی کہ فلان لفظ اس سے مستثنے یا دونون طرح مستعمل ہی اوس
کی مثال نظایر مین دے دی ہی یعنے صورت اول مین ایک اور شق ثانی مین دو نو مثالین
استعمال لفظ نے - اردو زبان ہندی سے نکلی اور ہندی برج بھاشا یا برج بھاکھا
سے پیدا ہوئی جس کے معنی ہین جنبتی زبان اور بھاکھا زبان سنسکرت زبان سے ماخوذ ہے -
سنسکرت مین لفظ نے مرادف ہی اردو کے لفظ سے کا پس جس لفظ
کے ساتھہ لفظ نے مستعمل ہوتا ہی اوس کا فعل درحقیقت فعل نہین بلکہ اسم مفعول ہوتا ہی
صورت فعل مجہول لئے ہوئے - چنانچہ یہہ کہنا کہ زید نے کپڑا پہنا بہ منزلہ اس کہنے
کے ہی کہ زید سے کپڑا پہنا گیا - اور زید نے روٹی کھائی بجاے اس کے ہی کہ زید
سے روٹی کھائی گئی برخلاف اِس کے اگر یہہ کہو کہ زید نے گرا تو اس جملہ کی صورت متبادلہ

یہہ ہوتی ہی زید سے گر گیا جس کے معنے ہوتے ہین زید گر سکا ۔ اور یہہ مطلوب قایل نہین لیس جب ایسا ہی تو لفظ لے اونھین صورتون مین اور ایسے ہی افعال کے ساتھ مستعمل ہوگا جو اسم مفعول بن جا سکتے یا اوس کی صورت لے سکتے ہین اور یہہ بات سوائے متعدی کے فعل لازمی مین ممکن نہین اور متعدی کے بھی صرف ماضی مطلق مین اور اون افعال مین حاصل ہو سکتی ہی جن کے صیغون مین ماضی مطلق ہوتا ہی جیسے ماضی قریب و بعید و شرطی و تمنی وغیرہ ۔ اور مضارع و حال و استقبال و امر و نہی مین نہین ہو سکتی ۔

اس کے عمل کی نسبت یہہ کہا جاتا ہی کہ جب یہہ لفظ مستعمل ہوتا ہی تو فعل تابع مفعول ہو جاتا ہی یعنے اگر مفعول مذکر ہو تو فعل بھی مذکر رہتا ہی اور مونث ہو تو مونث جیسا کہتے ہین زید نے کپڑا پہنا اور عمرو نے روٹی کھائی وغیرہ ایسا ہی وحدت و جمعیت مین جیسے زید نے کپڑے پہنے اور عمرو نے روٹیان کھائین لیکن در اصل لفظ لے بہ معنی لفظ سے ہی تو فعل فعل نہین رہا اسم مفعول ہو گیا اور وہ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت مین مفعول اول کا تابع ہوا یعنے کپڑا پہنا یا کپڑے پہنے صورت دیگر مین کپڑا پہنا گیا یا کپڑے پہنے گئے ہی اور روٹی کھائی اور روٹیان کھائین فی الحقیقت روٹی کھائی گئی اور روٹیان کھائی گئین ہی ۔ واضح رہے کہ اگرچہ یہہ فعل ظاہر مین فعل مجہول معلوم ہوتا ہی لیکن غایر نظر سے موثق ہو سکیگا کہ فعل مجہول نہین در اصل اسم مفعول ہے کیونکہ اردو مین لازمی اور مجہول کا اسم فاعل اور متعدی کا اسم مفعول بہ حذف جزو اخیر جو در اصل ان کی علامت ہی ایک صورت پر ہوتے ہین جیسے بھیگی بلی پھوٹی آنکھ ۔ اوتر اشحنہ ۔ پھولا چمن ۔ کہا سنا ۔ بھونے چنے ۔ دھویا موتی ۔

چھوڑا دیس ۔سانپ کا کاٹا وغیرہ کہ ان سب مین لفظ ہوا محذوف ہی۔ ایسا ہی دودھ
پیتا بچہ ۔ مرتا جوگی ۔ کھاتا دھن۔ کھاتا پیتا وغیرہ غرض چونکہ لفظ نے اردو مین بالاستقلال
ایک علامت بن گیا اور خاص طور پر مستعمل ہی اور یہہ بات بالکل بھلا دی گئی ہی کہ وہ دراصل
کیا تھا اور جو عمل اس کا کیا جاتا ہی وہ ربط و وتیرہ زبان یا سیاق و محاورہ پر منحصر رکھا گیا ہی
لہذا ان امور کے پورا سمجھ مین آجانے کے لئے اوس کے قواعد بنانا لازم آتا ہی
اس لئے لکھا جاتا ہی کہ ——

لفظ نے علامت فاعل ہی اور صرف فعل متعدی کے ساتھہ ہوتا ہی اور
ماضی مطلق مین اور اون افعال مین استعمال پاتا ہی جن کے صیغون مین صیغہ ماضی مطلق
ہوتا ہی جیسے ماضی قریب و بعید و تمنی و شرطی وغیرہ **صبا** مانگ کر یار سے بوسہ مین پڑا
جھگڑے مین + تھوڑی سی بات نے بھی طول بہت سا کھینچا + **وزیر** ترے سر
کے و نبالے پہ جس نے آنکھ ڈالی ہی + تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اوس نے
نکالی ہی + **ناسخ** دھوئی کیون اشک کے طوفان سے لوح محفوظ + سر نوشت اپنی
جو ناسخ نے مٹائی ہوتی + اور مضارع و حال و استقبال و امر وغیرہ مین نہین ہوتا
کبھی اس علامت کو ضرورت کے سبب محذوف بھی کرتے ہین پس اگر وزن
شعر وغیرہ کے لئے ہو تو علامت مذکور فاعل کے ہمراہ مقدر رہوتی ہی **ناسخ** غیر سے
کرتے ہوا برو کے اشارے ہر دم + کبھی تلوار تو مجھہ پر بھی لگائی ہوتی + یعنے تم نے
لگائی ہوتی + **مومن** دی تسلی تو وہ ایسی کہ تسلی نہ ہوئی + خواب مین تو مرے آئے
وہ مگر آخر شب + یعنے اونھون نے تسلی دی **صبا** خیال خام ہی امید رکھنا فیض دشمن
سے + نہین دیکھی کسی کی پیاس بجھتی آب آہن سے + یعنے کسی نے نہین دیکھی ۔

اور اگر فاعل ردیف واقع ہوا ہی تو یہہ علامت خود بالذات محذوف ہوتی ہی **مومن** مرے کہنے پہ چل مت ہاتھہ سے جا + نکالے پاؤن کیون انداز بیجا + بڑھی جان کا ہی سوز نہانی جتاے زور عجز ناتوانی + یعنے انداز بیجا نے اور عجز ناتوانی نے - لیکن عمل ہر حال مین موجود رہتا ہی - واضح رہے کہ بعض وقت شعراے ہند اگر اون کا جی چاہے یون بھی اس لفظ کو محذوف کیئے دیتے ہین پوچھنے والا ہی کو ن ہی کوئی جرم فوجداری تو ہی نہین **اسیر** کیا جانون بزم عیش کہ ساقی کی چشم دیکھہ + مین صحبت شراب سے آگے سفر کیا +

جس صورت مین لفظ مستعمل ہو اگرچہ مقدر ہی ہو اور مفعول مذکر واحد ہو گو موجود نہ ہو فعل واحد مذکر ہوتا ہی جیسے مین نے کیا اوس نے کھایا وغیرہ **وزیر** عشق خال یار نے ایسا کیا زار و نحیف + بیٹھہ رہنے کو مرے کافی ہی اب تل بھر زمین + خواہ وہ فعل متصل مفعول ہو کہ منفصل جیسا جو چیز مین نے چاہی لی + اور دوسری جمیع صورتون مین مفعول کی متابعت کرتا ہی جنس مین بھی اور عدد مین بھی - یعنے اگر مفعول مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوتا ہی اور موئنث ہو تو موئنث اور اگر مفعول واحد ہو تو فعل بھی واحد ہوتا ہی اور جمع ہو تو جمع **ناسخ** طاق ابروے صنم جس دم نظر آیا مجھے + ایک مسجد بس وہین راہ خدا تعمیر کی + **وزیر** زر دیا زور دیا مال دیا گنج دیئے + اے فلک کون سی راحت کے عوض رنج دیئے + **رند** تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن مین + خدا نے آنکھین دیان دیکھہ بھال لینے کو +

جب علامت مفعول جو لفظ کو یا یاے مجہول یا دونون ہی موجود ہو فعل تابع مفعول نہین ہوتا بلکہ واحد مذکر رہتا ہی **ناسخ** ہند کو آباد اوس نے کر دیا + غم زدون کو شاد اوس نے کر دیا + **ایضاً** گردن ساقی کے آگے بارہا محفل مین رات + گردن میناے مے کو

---

۵۷ زبدۃ النحو جلد سوم صفحہ ۴۸

شرم نے ختم کر دیا + اس کی بھی وجہ وہی ہے جو ابتدا مین مذکور ہوئی یعنے نے کو سے سے بدل دو تو یہہ جملے یون ہو جاتے ہین ہند کو آباد اوس سے کر دیا گیا۔ غمزدون کو شاد اوس سے کر دیا گیا۔ گردن مینا سے مے کو شرم سے ختم کر دیا گیا۔ چنانچہ نثر مین عموماً یون ہی لکھا جاتا بھی ہے۔

جو فعل دو مفعول چاہتا ہے ثانی کا تابع ہوتا ہے جیسے ساقی نے رقیب کو مے دی۔ پادشاہ نے مجھے گھوڑے دیے وغیرہ **غالب** تیرے ورگ کے لیے اسباب نشاط آمادہ + خاکیون کو جو خدا نے دیے جان و دل دو دین + اگرچہ مفعول ثانی مقدم ہو کیونکہ مفعول اول ہمیشہ علامت اپنے ساتھ رکھتا ہے پس اگر فعل اس کا تابع ہو تو اوسے ہمیشہ مذکر واحد ہونا لازم ہوگا اور اس سے قوی تر وجہ وہی ہے جو فقرہ بالا مین گذری یعنے ان جملون مین بھی اگر نے کو سے سے بدل دو تو صورت یہہ ہو جاتی ہے ساقی سے رقیب کو مے دی گئی۔ بادشاہ سے مجھے گھوڑے دیے گئے وغیرہ۔ پس بغیر اوس صورت کے جو نے کے ساتھ ان جملون کی اوپر بتائی گئی ہے دوسری ہو ہی نہین سکتی۔

جس فعل مرکب کا جزو ثانی متعدی ہو لفظ نے اوس کے ساتھ مستعمل ہوا کرتا ہے لیکن فعل واحد مذکر رہتا ہے **مومن** بات کہتے ہین رو دیا مین نے + جو جواب آیا سو دیا مین نے + **ظفر** تیر اوس ناوک فگن نے جب لیا دل سے نکال + زخم دل نے چارہ گر ناچار ہو کر رو دیا + اور جب دونون جزو متعدی ہون عام اس سے کہ ایک ہی مصدر سے ہون یا مغایر سے اُن کا وہی حکم ہے جو مفرد کا **نسیم** جب دیکھے کجی کے سوا راستی نہین + بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف یار کا + ایسا ہی روٹی کھائی وغیرہ اور جب جزو اول متعدی ہو اور جزو ثانی لازمی تو اوس کے ساتھ لفظ نے غیر مستعمل ہے

جیسے بھول گیا۔ کر سکا۔ دے چکا وغیرہ **اسیر** مضمون کہان نزاکت بیان کا اے صبا +
سارے ورق ہین مصحف گل کے اولٹ گیا + **صبا** نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا کوئی یار سے
بندہ۔ زمین وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکے +

ماضی استمراری کے اور اوس فعل مرکب کے ساتھ جو ترکیب کی جہت سے
استمرار اور دوام کے معنے کرتا ہی لفظ **نے** نہین آتا **غالب** بے صرفہ ہی
گذرتی ہی ہو گرچہ عمر خضر + حضرت بھی کل کہینگے کہ ہم کیا کیا کئے + **نسیم** ہمیشہ
خاک و خون مین مجھکو بیتابی تڑپھایا کی + بہ شکل مرغ بسمل کوٹتے پہرتے نہین پہر کا + **صبا**
شب غم مین مرے نالون سے لگی دل پر چوٹ + چھاتی کوٹا کئے گھڑیال بجانے والے
رشک ہو دو کف پائے حنائی کر کے یار + ہجر کی شب ایڑیان رگڑا کیا۔ ایسا ہی کھانے لگا
وغیرہ کہ اسمین بہی اسناد ہی معنے استمراری کے ساتھ **وزیر** ہم سے تا حیات دن کو اوس در سے
اوٹھا یا کئے سے + آسمان تنکے لگا چننے مگر مجنون ہوا +

جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ لازمی کے معنے کرین یا اون کے ساتھ لفظ
نے غیر مستعمل ہی جیسے دکھائی دینا۔ کہنے پانا وغیرہ۔

جو لازمی ترکیب سے متعدی معلوم ہوتا ہی لفظ **نے** اوس کے ساتھ غیر
مستعمل ہی۔ مثلاً لانا کہ اصل مین لے آنا ہی چنانچہ اس شعر مین **مومن** اگر مشہور ہوا افسانہ
اپنی بت پرستی کا + برہمن کیا عجب ایمان لے آوین بنارس مین + **رند** نہ ملا جب کہ
نامہ بر کو جواب + پرزے خط کے مرے اوٹھا لایا + **صبا** ہم وہ مے کش ہین کہ
ساغر جو ہمارا توڑا + محتسب کے لئے قاضی کا پیادہ لائے +

بعضے افعال اگرچہ مفعول نہین چاہتے لیکن اون کے ساتھ **علامت فاعل**

یعنے لفظ نے متعدی کی سی رہتی ہے جیسے کوسنا۔ دھارنا۔ موتنا۔ جھانکنا۔ وغیرہ مگر فعل ان کا واحد مذکر ہمارہتا ہے **جان** دوگانہ جان کی بچی نے موتا مجھ نمازی پر + میانی تر ہوئی ساری پڑا آدھا بدن دھونا + **اسیر** پانی مین عجب عکس نے یک حسن دکھایا + یوسف نظر آیا جو کنوان یار نے جھانکا + اور بعضون کے ساتھ علامت مفعول ہوتی ہے لیکن چونکہ وہ اصل مین متعدی نہین ہین علامت فاعل مستعمل نہین ہوتی جیسے ہم تم کو روتے ہین رند تھا کون آکے لاش پہ ہوتا جو نوحہ گر + ہان بیکسی تو آج تلک مجھ کو روئی ہے + **اسیر** کب گنجفہ بازی مین نہین جنگ کا ایکا + شمشیر سے کس دن وہ مجھے سر نہین آتا +

بعض لازمی متعدی کی صورت اور معنے پر مستعمل ہوتے ہین بلکہ لفظ نے کا عمل بھی اون مین اوسی طرح کیا جاتا ہے جیسا متعدی کے ساتھ چنانچہ ہنسانا۔ جگانا۔ بھلانا ستانا **وزیر** کہا قصہ جو قاتل کے لباس زعفرانی کا + ہنسایا خوب سا ہم نے دہان زخم سوزن کو + **نصیر** طے کر گئے یاران عدم رفتہ تو منزل + سوتے ہی رہے ہم نہ کسی نے بھی جگایا + **سعد** خبر لونگا مین تیری خوب واعظ + جو تو نے بار بار آکر ستایا + مولف فرہنگ آصفیہ کا

ایسا ہی چبانا اور کھپانا۔

بعض الفاظ لازمی و متعدی دونون طور پر مستعمل ہین اور لفظ نے اون کے ساتھ ہر دو صورت مین استعمال ہوتا ہے اور یہہ شاذ ہے جیسے **انشا** تیرے مریض عشق کی تھم الگئی جو آنکھ + اوس کے ہر ایک ہمدم و مونس نے غش کیا + بیٹھے ہین ہم تو دل کو مسوسے ہوئے میان + تو جان او س کو دے کہ تجھے جس نے غش کیا + لیکن اکثر حال مین موافق موقع اور مقام استعمال کے یعنے بصورت متعدی لایا جاتا ہے جیسا۔

اوکھڑنا جڑ سے اکھاڑنا یا اولٹ دینا اور وزیر ... شکر ... جیسے
علی نے ہاتھ سے خیبر اولٹ دیا +

چھٹنا بتی چھٹنی یعنے بٹ دینی اور روئی چھٹنی اور شعر ب تو تاثیر و نظر جییر غزل لکھ +
بٹ جائے نہ جانب سے ترے دھیان کسی کا +

بدلنا میر اوس بدلا اور **آتش** زمین آسمان کی گھٹا ... ہو کیا گیا + بدلتا ہے رنگ
آسمان کیسے کیسے + ایسا ہی بہت کنا زینہ ان سے کر دو ہم پہلی دو۔

بھولنا **ناسخ** تیرے جور و ستم اے عہد شکن بھول گئے + رنج غربت میں یہ
پائے کہ وطن بھول گئے +

پکڑنا پکڑا یعنے آواز بیٹھی اور صبا نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا کہے یار سے بندہ +
زمین وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکے +

پلٹنا **ظفر** خط میں جب آپ نے تحریر سراسر پلٹی + میں نے جانا مری تقدیر
سراسر پلٹی +

پھونکنا دم کرنا اور صبا کیوں کرنہ اے صبا ہو ہر ایک کو سر غرور + پھونکا نہیں ہر
کس کے فرشتے نے کان میں + **اسیر** و گر افسان کیا گلے خوش
ہو کے کٹواتے ہیں ہم + پڑھ کے کس عامل نے پھونکی ہے چھری جلاد کی +

سمجھنا **نسیم** وہ چھوٹ پہ تھی سینہ میں سمجھے + بازی چوسر کی کھیل سمجھے +
آتش بس کہ تھی اوس سے عیان سینہ عارف کی صفا + چہرہ یار کو میں نے
دل روشن سمجھا +

شرمانا بات کہتے شرماتا ہوں اور **آباد** دل جلاتا ہے نہایت سوز ہجر اوس ماہ کا + اخگر

دوزخ کو سرد کرتا ہے شعلہ آہ کا +

کترانا کترانا کا سعدی اور آباد وہ کترا کر چلے ہیں میکدہ سے حضرت زاہد +
بڑے مرشد ہیں ہاتھوں ہاتھ لانا بادہ خوار دن میں +

کسنا **ناسخ** خمیدہ کرتا ہی انسان کو جوہر شرافت کا + اصالت جس میں ہوتی ہے
وہی تلوار کستی ہی + **راحت** چاندی سونے پر پھسلنے والی ہوگی کوئی اور
مین کھری ہوں کس کے کندن مل کسوٹی پر مجھے +

کھجلانا جسم کو کھجلانا اور **ذوق** رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکاے
ہی + مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہی +

گھبرانا ڈرنا اور **مومن** کھو دیا مفت مین دل مین نے کہ دکھ ہی پایا + قلق
ہی نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا +

لتاڑنا **صبا** خاک پاے قیس سمجھین دیکھنے والے ہین + اے جنون اب کے
تو ایسا ہی لتاڑا چاہیے + **ایضاً** ساقیا اب کے بڑے دوروں پہ
ہین ہم می پرست + چل کے واعظ کو سر ممبر لتاڑا چاہیے +

لہرانا **امانت** متلاطم جو ہوا چشمہ حسرت یکسر + داغ دل دہونے کو لہرا کے
چلا دریا پر + **صبا** لہراتا ہی دل کو رخ رنگین کا خط سبز + سرسبز ہمیشہ رہے
گلزار تمھارا +

ایسا ہی

اوگلنا تلوار اوگلی یعنے نکل پڑی اور سانپ نے من اوگلا۔

بھرنا شیشہ بھرا یعنے پُر ہوا اور اوس نے پانی بھرا۔

تھوکنا	دنیا کو تھوکا یعنے التفات بہ حقارت کیا یا لہو تھوکا اور زمین پر تھوکا۔
چلنا	لات چلنی اور راستہ چلنا یا ہوا چلنی۔

بعض شعراے ہند خلاف قانون بعض مصادر کے ہمراہ لفظ نے استعمال نہین کرتے چنانچہ۔

بولنا	اگرچہ یہہ لفظ متعدی ہی چنانچہ منشی احمد علی صاحب اپنی انشاء ہادی النسا کے صفحہ (۱۰) مین لکھتے ہین کہ مین نے کونسا بڑا بول بولا تھا مگر چونکہ گاہ گاہے لازمی کا سا یعنے بہ معنی سخن کردن بھی مستعمل ہو جاتا ہی لہذا متعدی ہونے کے موقع پر بھی اس کے ساتھ لفظ نے نہین لاتے نسیم بول وہ کہ ہم بتائین تعبیر + دلسوزی کریگا کوئی دلگیر +
بھولنا	گو متعدی کے معنے پر مستعمل ہی مگر لفظ نے اس کے ساتھ نہین لاتے آتش تیری جو یاد اے دلخواہ بھولا + باللہ بھولا واللہ بھولا + اسیر وادی عشق ہی یہہ عرصہ شطرنج نہین + نقد جان ہار گیا چال جو انسان بھولا +
جھپٹنا	نسیم اک بل جو جھپٹی چوہے کو بھانپ + نیولے نے بھگا دیا دکھا سانپ +
جیتنا	مومن عدو کی عشق بازی آشکارا + غرض سچ ہی کہ تم جیتے مین ہارا +
قبولنا	نسیم وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی + سرسون آنکھون مین سب کی پھولی + واضح رہے کہ قبولنا جب اکیلا مستعمل ہوتا ہی تو لازمی ہی مگر حالت ترکیبی مین متعدی ہوتا ہے جیسا مین نے شرط قبولی وغیرہ۔

نسیم — حسن کے تیاری کی نہ ٹالی + زنجیر کے پیچ سے نکالی +	نکالنا
نسیم — پانسے کی بدی ہوئی آشکارا + راجہ نل سلطنت ہی ہارا +	ہارنا

جاننا چاہئے کہ جہاں ہم لکھا ہے کہ لفظ نے مستعمل نہیں ہوتا اوس سے یہہ مراد نہیں کہ محذوف رہتا ہے یا بباعث موانع عارضی کے عمل نہیں کرتا بلکہ اون افعال کے ساتھ اوس لفظ کا لانا قطعاً ناجائز جانتے ہیں۔

اب وہ مثالیں جو ان قوانین سے مستثنے ہیں یا مشترک جنس رکھتی یا معنے کی تبدیل سے اُن کی جنس بھی بدل جایا کرتی ہے جیسا ہم وعدہ کر آئے ہیں اگلی ساری تختیوں کے ساتھ لکھی جاتی ہیں۔ اُن نظایر میں بعض ایسی مثالیں بھی ملینگی جو قوانین بالا کے موافق مذکر یا مونث ثابت ہو چکی ہیں اور اونکا مکرر لکھنا تحصیل حاصل تھا مگر اسکا سبب یہہ ہے کہ وہ طبع اول میں درج ہو گئی تھیں تو میں نے نظر ثانی میں وہیں رہنے دیا کہ دلیل اور بھی قوی ہو مثلاً آمد آمد۔ ابتدا۔ احوال۔ اوقات وغیرہ۔ نیز کئی ایک تازہ مثالیں اون شاعروں کی ملینگی جو عرف میں محجوب یا گئے گزرے ہیں۔ یہہ مثالیں میں نے فرہنگ آصفیہ سے دی ہیں اور صاحب فرہنگ چونکہ متوطن خاص دہلی ہیں اون کی تصدیق پر ان کو موثق جانتا ہوں۔

نظائر الفاظ

باب الف

لفظ	اوزان	نام	نظیر	
			شعر	
آب	مذکر	ناسخ	گیا جو اوس کے کوچے میں ہا چشم پر آب آیا	حرم سے لاتے ہیں جس طرح زائر آب زمزم کا

لفظ	تذکیر و تانیث	نام شاعر	نظم / شعر	
آب عنبر [illegible]	مذکر	آتش	تشنگی کرتی ہے [illegible] تجھ سے	آب [illegible] کی حرارت سے گھٹتا
آب و [illegible]	مونث	ناسخ	کیوں نہ [illegible] ہیرے دانتوں کی	[illegible] کے پانی سے [illegible] پتلی
آب	مونث	آتش	[illegible] سے [illegible] گرہن [illegible]	آب [illegible] میں تلوار کی
آب آتشیں (شراب)	مذکر	آتش	مبارک کشتیاں زر کی یہاں ہند کو ہوں	چھوڑ [illegible] فرنگستان آب آتشیں آیا
آبجو [illegible]	مونث	آتش	چمن میں صبح [illegible] کھاتا	[illegible] بجو [illegible]
آب حیوان	مذکر	ناسخ	خط سے دل [illegible] دہن کی آب و تاب	خضر کے [illegible] آب حیوان [illegible]
آبرو	مونث	آتش	زمانے میں کوئی تجھ سا [illegible]	[illegible] آتش آبرو تیری
آب و تاب	مونث	صبا	عیاں جو یار کے دانتوں کی آب و تاب ہوئی	[illegible] موتیوں کی آب [illegible]
آب و دانہ	مذکر (وحید)	رند	تنگ کر قید سے صیاد کے ہوتی ہے ریا	آب و دانہ [illegible] بلبل شیدا اوٹھا
آب و ہوا	مونث	اسیر	تا اثر نے سے [illegible] بہانے سے مرے	[illegible] آب و ہوا [illegible] گلشن ایجاد کی
آتش	مونث	ظفر	تنہا لگے کیوں نہ [illegible]	[illegible] آتش فرقت بھری ہوئی
آدمی	مذکر	داغ	لطف آرام کا نہیں ملتا	آدمی کا [illegible] نہیں ملتا
آرام	مذکر	صبا	بے تابی دل سے [illegible] گو جھکالی	آرام [illegible] پہلو نظر آیا
آرزو	مونث	وزیر	مرغ بے بال و پر ہوں اے صیاد	آرزو [illegible] رہائی کی
آروغ	مذکر	ظفر	کل ایک حریص نے تخفیف [illegible]	[illegible] ظفر [illegible] آروغ کیا
آزار	مذکر	مومن	سم کھا موئے تو درد دل زار کم ہوا	بارے کچھ [illegible] تو آزار کم ہوا
آس	مونث	مومن	کیسی قسمت ہمارا [illegible] چھوٹ گئی	تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی

الفاظ	[illegible]	شعرا	نظیر — شعر	
آسامی	مونث	ظفر	پڑتی ہی ہر سو الفت پہ نہیں اس کی نگاہ	ڈھونڈھتا ہی کوئی آسامی رہزن اونچی
آستان	مذکر	ناسخ	ہر رنگ پہ خورشید نقش پا ہو ترا	بلند بام فلک سے ہی آستان اپنا
آستین	مونث	مومن	یہاں رستم نہیں شوق سے قتل کر	مرے خون سے تر آستین ہو چکی
آسمان	مذکر	رند	زہ ہوں غنچہ ورنہ لگا پھیر لپٹ شعلے	اگر زمین بھی گرے تو آسمان بیگا
آسن	مذکر	آتش	کرتا ہی مجھ سے ابلق ایام شوخیان	پہچانتا نہیں مگر آسن سوار کا
آسن	مونث	ناسخ	کیا گھر اثر دل میں ہو جاتی ہی حدت عشق کا	دیکھ تیری ہیں یہ محتاج آسن آب کی
آسیا	مونث	اسیر	نہ ٹوٹتا کسی دانہ کا دل وہ راحم ہوتا	جو آسیا مرے سنگ مزار کی ہوتی
آشیان	مذکر	ناسخ	چل کے ناسخ گلشن شیراز کو آباد کر	آشیان ویران پڑا ہی بلبل شیراز کا
آغاز	مذکر	آتش	خبر اول و آخر نہیں مطلق آتش	نہ تو انجام ہی معلوم نہ آغاز اپنا
آغوش	مذکر	رند	ہیں وہ محروم محبت ہوں لڑکپن میں کبھی	وا کسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا
آغوش	مونث	ظفر	شاہد مقصود ہی کس کی بغل میں اے ظفر	دیکھ ہی آغوش چرخ پیر بھی خالی پڑی
آفتاب	مذکر	ناسخ	آج ذرے کو آفتاب ملا	کہ مجھے ساغر شراب ملا
آفتاب (در جعفر ۱۲)	مذکر	امانت	اثر ہی گنجفے میں بھی سیاہ بختی کا	ہماری بازی میں کب آفتاب آتا ہی
آگ	مونث	رند	پوچھو نہ جلن کا دل کی احوال	اک آگ بڑی سی دہک رہی ہی
آمد	مونث	ناسخ	آئی برسات اب ہی آمد ساقی گلفام کی	طالب مینا ہی دل مشتاق آنکھیں جام کی
آمد آمد	مونث	مومن	ہو سواری تو سلیمان کی ہو	آمد آمد کسی ذی شان کی ہو
آمد و شد	مونث	اسیر	آمد و شد نفس چند کی بیکار نہیں	حال آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہی

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر	
			مصرعہ	مصرعہ
آن	مونث	مومن	ہیں آیا جو تن میں جان آئی	دیکھا تو نظر میں آن آئی
آن لحظہ ۱۲	مونث	ظفر	آنکھ جو ملا کے ہر آن نکلی ایسی	جو نظر باز میں تھا ان کی ہر نظر میں چھپی
آن ادا ۱۲	مونث	مومن	ہر دم لب جان حسرتیں تھیں	ہر آن آن باز پسین تھی
آنت	مونث	ناسخ	فاقوں سے تباہ میری حالت ہے مگر	آنتیں پڑھتی ہیں قل ہو اللہ احد
آنچ	مونث	رند	شعلۂ رخسار جو شیشہ سے رہے پیش نظر	آنکھیں سینکا کیے ہم آنچ پہ پیمانوں کی
آنسو	مذکر	ناسخ	لہو سارے بدن کا کر دیا ہے خشک فرقت نے	مگر اے آہ تجھ سے خشک آنسو ہو نہیں سکتا
آنکھ	مونث	آتش	کج نگہ تو نے تو کی ہم سے کسے رکھتے ہیں	آنکھ اپنی بھی صنم سوے خدا پھرتی ہے
آواز	مونث	ناسخ	سینہ کوبی میں نے دوری میں جو کی بولا صنم	کیا خوش آیندہ یہ آواز دہل ہے دور کی
آہ	مونث	رند	ہوس ہے بجھے دل سرد میں تاثیر کی جا کر	حق ہے یہ مری آہ رسا کام کر آئی
آہن	مذکر	نسیم	صورت سوزن بنا کر بخیہ گر کے ہاتھ میں	بوسہ چاک جگر لینے کو آہن آ گیا
آہو	مذکر	آتش	سگ کو سے تنگ اس کا تیار خوش نگہ کرتے	نہ شہر ہند تک زندہ کوئی آہوے چین آیا
آیا آیت ۱۲	مذکر	ناسخ	چشم زاہد میں ہوں گو خوار گنہ ہونے سے مگر	مغفرت کا تو مرے شان میں آیا اترا
آیات	مونث و جمع	ناسخ	خط نورستہ قرآن کو کر دے منسوخ	لوح محفوظ سے اتری ہے یہ آیات نئی
ابا انکار ۱۲	مونث	اسیر	دشمنی ابن آدم خاکی سے عین کفر ہے	کی جو سجدے سے ابا ابلیس مرتد ہو گیا
ابتدا	مونث	وزیر	ہوا ہے عشق تازہ ابتدائے آہ ہوتی ہے	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہے
ابجد	مونث	آتش	گذرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے	قرآن کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی
ابر	مذکر	مومن	رو رو کے دعا کر اک ذرا دیکھ	کیا ابر کرم ہجوم سر پہ چھایا

لغت	تذکیر و تانیث	شاعر	نظم	
ابرو	مذکر	[illegible]	[illegible] تو کٹتے تھے [illegible]	تو چڑھا بیٹھے کسی روز تو ابرو اپنا
ابرو	مونث	ظفر	دیکھنا [illegible] سارا جہان	اک ذرہ ابرو کے اوس خستہ کی کرکی بل گئی
ابلق اسپ ۱۲	مذکر	[illegible]	لگا یا [illegible]	اگرچہ ابلق ایام کیا کیا باگ پر چھڑکا
اتار	مذکر	ناسخ	یہی وظیفہ [illegible] کہتی ہین	چڑھاون جام کوئی نشہ کا اوتار آیا
اتو	مذکر	ناسخ	دست نازک سے [illegible] جو آج	کیا ہمارا رخت عریانی پہ اتو ہو گیا
اثر	مذکر	داغ	وہ عرض وصل [illegible]	اثر یہ خوب ہوا میری گفتگو نے کیا
اجاغ چولھا	مذکر	ناسخ	تپ غم کے اثر سے [illegible] ہو جاتا ہوں آتش	جو مفلس ہین تا بین اجاغ اکثر ہمری گل
اجل	مونث	مومن	[illegible]	[illegible]
اچار	مذکر	جان	وہ گانا جان تجھے [illegible]	[illegible] گرم [illegible] اچار ہوتا ہے
اچھو	مذکر	رنگین	یاد کھانے مین جو رنگین مجھے کل تو آیا	[illegible] کے ایسا مجھے اچھو آیا
احتیاج	مونث	اسیر	پھیلی ہے روشنی ترے حسن شباب کی	عالم میں احتیاج نہین آفتاب کی
احتیاط	مونث	اسیر	دامن بچا کے چلتے ہو میرے غبار سے	کیا احتیاط آپ کو اللہ ہو گئی
احسان	مذکر	داغ	حاصل ہو مزے ترے خنجر کے غیر کو	سر پہ ہمارے مفت کا احسان ہو گیا
احسن القصص	مذکر	آتش	حافظ رخ کتابی محبوب کے ہین ہم	یہ احسن القصص ہی ہمین یاد ہو گیا
احکام	مذکر ۱۲	جان	رنڈی نہ کربلا مین کوئی جائے ہوا	حاکم کا لکھنو کے یہ احکام ہو گیا
احوال	مذکر	اسیر	ہو گریزان کبر سے معلوم کیا تھا تو نہین	مار نخوت سے ہوا احوال کیا ضحاک کا
اختر	مذکر	ناسخ	گرچہ ہم بستر ہین ہم تم پر جدا رو ہو گئے	آج کیا جوڑا مین اپنے بخت کا اختر گیا

الفاظ	تذکیر	نام شاعر	نظیر / شعر	
اخگر	مذکر	مومن	داغ دل نکلینگے تربت سے مری جون لالہ	یہ وہ اخگر نہین جو خاک مین پنہان ہونگے
ادا	مونث	مومن	ہو نہ بےتاب ادا تمھاری آج	تیز کرتی ہے بےقراری آج
ادب	مذکر	آتش	ادب تاچند اے دست ہوس قاتل کے دامن کا	سنبھل سکتا نہین دوش ادب بوجھ اپنی گردن کا
اذان	مونث	اسیر	رہا ہی یاد ابروے مجھے شغل فغان برسون	وہ مومن ہون کہ دی ہی مین نے مسجد مین اذان برسون
اذن	مذکر	اسیر	اورون کو اوس نے اذن دیا بار عام کا	ہم ڈھونڈھتے ہی دور سے موقع سلام کا
ارباب	مذکر جمع	نسیم	زمانہ مسکون سے نسیم آباد ہوا اب تو	بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا
ارغنون	مذکر	آتش	مجھ بیکس کے جو نعرہ تھا اوس کو آگیا	مطرب نے فکر سے سر سے ارغنون کیا
ارغوان	مذکر	آتش	تر سے شہید کا دھوکا تھا وہ چکا آ کر	جو گرد بیابان کے مطلع مین ارغوان ہوتا
ارگن	مذکر	اختر	رقص پایا پر پامال مین اہل فرنگ	ٹھوکرون سے اوس بت کے خود تمام کے ارگن بجا
ارمان	مذکر	ناسخ	لی جان خدا نے کسی بت نے نہ کیا قتل	نکلا نہ دم مرگ بھی ارمان ہمارا
اژدحام	مذکر	آتش	وہ کون ہی جو نہین اون کو دیکھنے آتا	نظارہ بازون سے اک اژدحام ہوتا ہے
اژدر	مذکر	اسیر	شام فرقت کی سیاہی جو فلک پر دوڑی	مین یہ سمجھا کہ کسی کوہ سے اژدر اوترا
اسباب	مذکر و واحد	اسیر	راہ بھر کھٹکے یہ رہزن کو دیا دم ہم نے	تو ہی مالک ہے یہ اسباب سفر کس کا ہے
اسپ	مذکر	صبا	کس طرح سے ہو بے حسن کو فروغ	اسپ چوبی چراغ پا نہ ہوا
استخوان	مذکر	آتش	منڈلاتے ہین کیون یہ ہما چیل کی طرح	شاید وہان سگ سے مرا استخوان گرا
اسم اعظم	مذکر	آتش	دہن اس رو کتابی مین ہی پڑنا پیدا	اسم اعظم وہی قرآن مین نہان ہے کہ جو تھا
اشک	مذکر	رند	لہو بہتا ہے چشمون سے نہ اشک آنکھون مین آتا ہے	ہوا ثابت مرا زخم جگر پانی چراتا ہے

الفاظ	تذکیر	شاعر	نظیر — شعر	
اصلاح	مونث	آتش	شاعر ہون کوئی سیب زنخدان ہون سونگھتا	اصلاح رہتی ہی مجھے اپنے دماغ کی
اطلاع	مونث	ناسخ	دیکھتا ہی قاصد نامہ نہ سنتا ہی پیام	کس طرح ہو اطلاع اوس کو ہمارے حال کی
اُف	مذکر	آتش	سوزشِ دل سے زبان کو بھی نہ ہوئی آگاہی	اُف کیا منہ سے نہ ہم نے نہ کھلا راز اپنا
اُف	مونث	مومن	بے گنہ مجھ کو ستایا اوس نے	آف نہ کی تو بھی جلایا اوس نے
افسر (تاج)	مذکر	ناسخ	کشورِ فقر میں میں برہنہ سر شاہ ہوا	سلطنت کا مرے سر پر جو نہ افسر آیا
افسون	مذکر	گویا	دیکھتے ہی زلف کا مضمون ہاتھ آیا مرے	مجھ کو سنبل کا نظارہ سانپ کا افسون ہوا
افغان	مذکر	مومن	گر وہان بھی یہ خموشی اثر افغان ہو	حشر میں کون مرے حال کا پرسان ہوگا
افیون	مونث	وزیر	گلشن میں کیا اشارہ کیا خال یار نے	افیون باغبان کو دی کوکنار نے
اکسیر	مونث	مومن	کرامت ہی رخ زرد آپکے دل تفتہ کا ورنہ	کہین بنتی سنی ہی آج تک اکسیر شیشے کی
اُگال	مذکر	امانت	یار چڑتا ہی لعل مین یاقوت	جب لبون مین اُگال آتا ہی
اُلجھاؤ	مذکر	ظفر	سلجھیگا کیونکر دیکھئے دل زلف یار سے	بے طرح اِس مین اُس مین ہی اُلجھاؤ پڑ گیا
التجا	مونث	آتش	پیش از سوال دو دن مین نکیرین کا جواب	ہی التجا زبان سے مجھے اتنے کام کی
التماس	مذکر	مومن	فلک رس ہی غوغا مناجات کا	کرون التماس اپنی حاجات کا
التیام	مذکر	بحر	کبھی نہ اون سے ملے ہم جدا ہو جب سے	پھٹا دل ایسا کہ پھر التیام ہو نہ سکا
الف	مذکر	آتش	دل نہین چلتے ہین کچھ طعنون سے ہرگز راست باز	چین پیشانی سے باہر ہی الف ابرو کا
القاب	مذکر ج	آتش	یار کو تم سے محبت نہین تو اے آتش	خط مین القاب پھر مشفق من ہی کس کا
الم	مذکر	مومن	اب تلک بھی تو ہی غم ویسا ہی	اب تلک تو ہی الم ویسا ہی

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
امام ورتسبیح ۱۲	مذکر	ناسخ	بجا دانہ ہین ساقی جو دانہ انگور	ہم اپنے سبحہ مین ڈالین امام شیشے کا
امان	مونث	غالب	گرم فریاد کیا شکل نہالی نے مجھے	تب امان ہجر مین دی برد لیالی نے مجھے
امتحان	مذکر	داغ	جب یقین عشق آیا پھر وہ بت کہان اپنا	آگئے غضب مین ہم دیکے امتحان اپنا
امر کام ۱۲	مذکر	نسیم	غیر ممکن ہی کہ آسان ہو سکے	رہ گیا جو امر مشکل رہ گیا
امنگ	مونث	اسیر	کیا ہی مردہ فلک نے گرہی دل زندہ	وہی امنگ ہی پیری مین نوجوانی کی
امید	مونث	مومن	خیال زلف مین خود رفتگی نے قہر کیا	امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی
اناج	مذکر	اختر	کیسے شیطان بن گئے دہقان	کیون نہ بہکین گر اناج ہوا
انار	مذکر	ناسخ	لب او سکے پستہ ذقن سیب آنکھین ہین بادام	کھلے جو دانت ہنسی مین نظر انار آیا
انبار	مذکر	اسیر	آمد سے کس کی ہو پیگال فشان ہوئی گور	پھولون کا میری خاک پر انبار ہوگیا
انتظار	مذکر	داغ	غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا	تمام رات قیامت کا انتظار کیا
انتہا	مونث	آتش	مرے دنیا مجھ کو بے دردی ہی ابتر سا قیامت	ابتدا لیجا ترکی ہی اور انتہا برسات کی
انجام	مذکر	ظفر	آغاز محبت کو تو ہان سمجھے ہم اچھا	اچھا پر اس آغاز کا انجام نہ پایا
انداز	مذکر	گویا	برنگ گل جگر ہوتے ہین ٹکڑے سننے والون کے	نیا انداز ہی بلبل ہمارے شیون دل کا
اندام	مذکر	وزیر	ہی آب و خاک و نار و ہوا مین بھی تفرقہ	اس وجہ اضطراب مین اندام ہوگیا
اندھیر	مذکر	وزیر	زلفون نے دل کو چھین لیا رخ کی دید مین	لوٹا ہی دن دہاڑے یہ اندھیر ہوگیا
انسان	مذکر	ناسخ	شیر سے تا شربت مرگ یک سی تلخی ہو چکیان	غم لگا کھانے وہین انسان جہان پیدا ہوا
انقلاب	مذکر	ناسخ	خاک سر پر ہی مہر و مہ پامال	اے فلک زور انقلاب ہوا

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
انکار	مذکر	داغ	کہو نگا حشر مین یہ کون ہین کون	مزہ دے جائیگا انکار میرا
انگبین	مذکر	ناسخ	میرے مولا کو امیر النحل ملتا تھا خطاب	خانۂ زنبور مین تب انگبین پیدا ہوا
انگشت	مونث	اسیر	دعوی خون ہین درکار ہی کیا حشر کے دن	سرخ مہندی سے ہی انگشت شہادت تیری
انگشتر	مونث	اسیر	جو دہن ہی نقش ہی اوس مین تمھارا نام پاک	کوئی انگشتر جہان مین بے نگین ملتی نہین
انگور	مذکر	ناسخ	برشکال آتے ہی ہم ڈھونڈھنے مے دور چلے	آج ہم دشت مین ہین شہر مین انگور چلے
انگیا	مونث	امانت	یہان گرہ کھل گئی ان کی ادھر انگیا مسکی	لب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی
اوجھڑ	مونث	سحر	ابرو کی یہ جنبش ہی کہ تلوار کی بلچاک	پتلی کی یہ گردش ہی کہ اوجھڑ ہی سپر کی
اوس	مونث	نسیم	لہرا لہرا کے اوس چاٹی	بن مین کالون نے رات کاٹی
اوسان	مذکر	اسیر	آنکھین ہین یا مین نے کھولین نظارے کے لیے	ہنگام قتل یہ مجھے اوسان آگیا
اوقات	مونث	آتش	معشوق بھی کوئی نظر آتا ہی تو ٹھنڈا	اوقات بسر ہوتی ہی کشمیر مین میری
اوقات	مونث وا	آتش	سائل دولت دنیا ہوئین اے آتش کیا	گنج قارون سے بھی اوقات نہین کٹتی ہی
اوہی آہ	مونث	رنگین	جس طرح کی ہم اوس نے مل کے باہم اوہی آہ	ہو نصیب اس طرح کرنی سب کو جم جم اوہی آہ
ایاغ پیالہ	مذکر	ناسخ	مے سے روشن رہی ایاغ اپنا	گل نہ ہو ساقیا چراغ اپنا
ایجاد	مذکر	نسیم	قبر پر آیا ہی دینے کو مبارک باد مرگ	یہ نیا ایجاد ہی میرے ستم ایجاد کا
ایذا	مونث	رند	نالہ کیسا آہ نہین کی	کیا کچھ تجھ بن ایذا گذری
ایمان	مذکر	نسیم	مجھ کو باتین تری تاثیر کرین کیا واعظ	پاس ہی اوس بت بدکیش کے ایمان میرا
اینٹ	مونث	ناسخ	سوا ہی حسرت زرین ہوس کیا مناسب ہو	اگر لگوائین اینٹین قبر مین دو چار سونے کی

لغات	رواج	اسم	نظیر شعر	
			باب بای موحدہ	
باب	مذکر	ظفر	شاہد مقصود تک پونہچینگے کیونکر دیکھیے	بند ہی باب تمنا ہی غضب کھلتا نہین
بات	مونث	آتش	دل لگی اپنی ترے ذکر سے کس رات نہ تھی	صبح تک شام سے یا ہو سوا بات نہ تھی
بات بہ آن ۱۲	مونث	سالک	ہنسو ہو تو کھلے خوبی زبان کی	خموشی بات کھوتی ہی دہان کی
باد	مونث	ناسخ	باغ مین آج جو اس گل کی سواری آئی	شور بلبل نے کیا باد بہاری آئی
باد و اسم	مذکر	رند	بے مغز ہی جو کرتا ہی پھر اوس سے چشم چار	شرمندہ لاکھ مرتبہ بادام ہو گیا
بادبان	مذکر	ظفر	جہاز چشم تباہی مین آگیا جو ہین	مژہ کا باد مخالف سے بادبان ٹوٹا
بادل	مذکر	اسیر	مکان یار دریا بنگیا ہی میرے رونے سے	یہ پردے بادلے کے ہین بادل گھر کے آیا ہی
بادہ	مذکر	ناسخ	چشم حیران جام کو اوس چشم میگون نے کیا	بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا
بار وزن ۱۲	مذکر	ناسخ	سنا نہین کوئی اوس بحر حسن سا نازک	کہ کان سے نہین اوٹھتا ہی بار مچھلی کا
بار دخل ۱۲	مذکر	اسیر	جب قیامت مین اژدحام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا
بار	مذکر	میر	احوال خوش انھون کا ہم بزم ہین جو تیرے	افسوس ہی کہ ہم نے وہان کا نہ بار پایا
باران	مذکر	ناسخ	ہی برنگ ترقی ہنسنا آدمی سے بعید	سالہا باران غم سے بہر گل آدم ہوا
بارتنگ	مونث	اسیر	شہید عشق ہون کس کے دہان تنگ کا مین	بجاے سبزہ لحد مین جو بارتنگ لگی
بارش	مونث	آباد	کوی جانان تک رسائی کیونکر ہو اپنی محال	اشک کی بارش جدا بارش جدا برسات کی
باڑ	مونث	ظفر	پیار سے جھڑکی کبھی دیتے تھے وہ ہمین	اے ظفر یہ گالیون کی باڑ جھڑتی نہ تھی

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر — شعر	
باڑ دم تیغ	مونث	ناسخ	ہجر مین سینہ لگاتے ہی ہوا صدمہ مجھے	ہے لب فنجان مری یا باڑھ ہے تلوار کی
باز	مذکر	اسیر	تری نگہ سے طیور فلک بچین نہ بچین	بلند ہو کے ہوا مین یہ باز ڈوب گیا
بازار	مذکر	مومن	تو کسی کا بھی خریدار نہین پر ظالم	سر فروشون کا ترے کوچے مین بازار لگا
بازو	مذکر	ناسخ	آج سولہ ہے جناب حیدر کرار کا	ہو گیا بازو زبردست احمد مختار کا
باغ	مذکر	ناسخ	گل کہین دیکھا نہ مین نے داغ حسرت کے سوا	میرے اشکون سے اگر باغ جہان شاداب تھا
باگ	مونث	ظفر	دشت مین اب تو ہے اے توسن وحشت کی باگ	اوٹھ گئی ہاتھ از دامنگیر پھر سکتی نہین
بال (ترخ)	مذکر	امانت	دلبر کے رخ کا خیال آتا ہے	دل کے شیشے مین بال آتا ہے
بال (موئے)	مذکر	اسیر	کنگھی کیے جاتا ہون کہ توڑینگے دانت تر	بیکا جو گیسوون کا کوئی بال ہو گیا
بال (پر و بازو)	مذکر	غالب	مین عدم سے بھی پرے ہون ورنہ غافل بارہا	میری آہ آتشین سے بال عنقا جل گیا
بام	مذکر	صبا	منزل جانان مین جا پہنچینگے کمند آہ سے	اے صبا بام حقیقت نردبان رکھتا نہین
بان (رسی)	مذکر	رنگین	باندھ چھو چھو کو ذرا لائیو بی انا جان	چارپائی سے تری کل جو وہ بان تھے بچے
بان (تیر)	مذکر	سودا	ترکش اولیند سینہ عالم کا پٹھان مارا	مژگان نے ترے پیارے ارجن کا بان مارا
باندھنو	مذکر	رشک	ہون وہ سرگشتہ جسے ہوش سر و سامان نہین	باندھنو یارون نے باندھا ہے سر دستار کا
بانگ	مونث	نسیم	شیرین کو گور مین تھا تصور یہی مدام	تا چرخ بانگ ماتم فرہاد جا لگی
بت	مذکر	ناسخ	تو وہ بت ہے کہ اگر دیر مین جاتا اک دم	مثل ناقوس ہر اک بت وہین نالان ہوتا
بٹیر	مذکر	بحر	سحر ہر قلم ہے پھندیت کی آواز	بٹیر اوج معانی کے بے حساب گرے
بحث	مونث	صبا	سخت باتون کا تری کیا دین جواب	بحث ہوتی روبرو اچھی نہین

[illegible]	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
بحر	مذکر	اسیر	خواہان آب پیاس جبین مین حرینا ہوا	موجون سے بحر اور بھی چین بر جبین ہوا
بخار مرض ۱۲	مذکر	ناسخ	یہ نازکی کے ہین صفتے کہ باغ مین وہ گل	تربت آتش گل جب گیا بخار آیا
بخار کدورت ۱۲	مذکر	صبا	بحث نالہ رہی مرغان چمن سے کیا	اے صبا پر نہ بخار دل نالان نکلا
بخار بھاپ ۱۲	مذکر	آتش	ہفت آسمان پھکے جو مرد وہ آہ سے	کیا کیا بخار دل سے بخار زمین جلا
بخت	مذکر	مومن	سب تا بہ فتنہ چونک پڑے ترے عہد مین	اک میرا بخت تھا کہ وہ بیدار کم ہوا
بد دعا	مونث	رند	پڑ جائیگا کہین کسی عاشق کا کوسنا	مر جاوگے جوان اگر بد دعا لگی
بدن جسم ۱۲	مذکر	رند	بتا دے رند ہم کو دل پہ کیا صدمہ گزرتا ہے	کبھی دن سے ہے متا او ترا اٹھارا او ربدن چھٹکا
بدن شرمگاہ ۱۲	مذکر	آتش	زال دنیا تنگ کرتی ہے نہایت ہی مجھے	ہے مگر اس بیسوا کا کیا بدن فولاد کا
بر نسبت وغیرہ ۱۲	مذکر	جان	بن کے بگڑی بات کیا قسمت ہے تاراجان کی	چاند سا بر آ کے دروازے پہ کیسا پھر گیا
بر پہلو ۱۲	مونث	مومن	کہان تک سوز شوق اے ہمکناری	کرے یون گرم جا بر مین ہماری
برات شادی کی ۱۲	مونث	اسیر	کبھی شادی کی نہ شادی ہوا رنج کا رنج	گھر سے نکلے مرے گھر سے نہ براتین آئین
برتن	مذکر	جان	جو چڑھاوے مین جب آیا لکھے زیور تن	یہ دیکھا اسنے کہ سو پکے ایک کچا ہے
برج	مذکر	انشا	برج سے بے اختیار یاد آیا	اور سہمانے درختون کا سایہ
برسات	مونث	آتش	جن دنون عشق لاتا تھا ہمین صورت ابر	کون سی فصل تھی جس مین کہ برسات نہ تھی
برش ۱۲	مونث	ظفر	گگین زخم دل پر نہ کیون ٹھیرے تجھے	ادو تیری برش تیغ کہین ٹیڑھی سیدھی
برق	مونث	رند	چھوڑ کر سب خس و خاشاک چمن وائے نصیب	آشیانے پہ مرے برق گرا کرتی ہے
برقع	مذکر	ممنون	تھما نہ کس چہرۂ تابان پہ خدایا برقع	برق سی کوند گئی جب ہین اٹھایا برقع

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
برگ	مذکر	ناسخ	آزاد ہین قیود سے افتادگان خاک	اوڑتا پھر اشجر سے جو برگ خزان گرا
بزم	مونث	رند	نشہ سے صورت تصویر تھا بےخود ہی مست	تھا مرقع کا ورق بزم خرابات نہ تھی
بس	مذکر	سالک	مجھ جیسے سخت جان کیا بس چلے قضا کا	یہان ٹوٹتا رہا ہی اکثر غضب خدا کا
بستر	مذکر	غالب	در پہ رہنے کو کہا اور کہ کے کیسا پھر گیا	جتنے عرصے مین مرا لپٹا ہوا بستر کھلا
بسم اللہ (تسمیہ)	مونث	ظفر	ترے عارض کا قرآن کیا بناکر کوئی لکھیگا	بھنون کے روبرو پہلے ہی بسم اللہ بگڑ جائیگی
بسم اللہ (شروع)	مونث	وزیر	ہوا ہی عشق تازہ ابتدا آہ ہوتی ہی	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہے
بسم اللہ (آغاز)	مونث	سالک	جو قصے کا ترے انجام ہی قیس	وہ بسم اللہ ہی یہان داستان کی
بشر (آدمی)	مذکر	آتش	آئینے مین پری سے چہرے کو دیکھئے تو	کیونکر بھلا محبت تم سے بشر نہ کرتا
بط	مونث	آتش	موسم گل کی ہوا نے کئے ساقی بے کار	بط مین اوڑ کے لب ست کو چھوآتی ہی
بغل	مونث	اسیر	لحد مین سے حسینون کی لے کے تصویرین	پری وشون سے نہ خالی بغل زمین مین ہی
بقا	مونث	صبا	موسم عیش کو دنیا مین نہین کچھ وقفہ	کم ہی یہان برق کی چشمک سے بقا ساون کی
بکواس	مونث	رنگین	مین تیری واری نصیحت نکر مجھے باجی	تجھے بھی یاد ہی بکواس سب خدائی کی
بل (خم)	مذکر	اسیر	زائل اندوہ کریگا سر انسان سے غرور	تیغ مین بال جو ہوگا تو کمان بل ہوگا
بلا	مونث	صبا	رخ یار پر جب چھٹی زلف یار	بلا اے صبا ہم پہ نازل ہوئی
بلبل	مذکر	انیس	دم تحریر گلریزی ہی یا سطرین ہین کاغذ پر	صریر کلک ہی یا باغ مین بلبل چہکتا ہی
* بلبل	مونث	ناسخ	گل ترے دام محبت مین نہ ہین یون تازہ اسیر	جس طرح دام مین بلبل ہو گرفتار رہی
بلم	مذکر	اختر	آنکھ کے ڈورے نے پلکون مین دکھایا لطف اور	برچھیون مین حسن کا بلم نظر آنے لگا

الفاظ	تذکیر و تانیث	اسمائے شعرا	نظیر شعر	
بنا	مونث	اسیر	ادس سبب کے لٹانے کے لئے جلتے ہیں تا ابھی	مسجد کی بنا پاس شوال کے پڑی ہے
بنت	مونث	رنگین	تو میاں بنت ہی دیکھا خاک میں پھر کے کہون	کس روش سے بنت اسیر ہو گی ملانی
بناوٹ	مونث	رنگین	نہ لہرانی ہوئی تسپہ وہ طوفانی حباب	گو کہ تر اور بنت کی ہے بناوٹ تماشی
بند حلقۂ زنجیر ۱۲	مذکر	نسیم	حلقہ مثل زنجیرون کے ہوئے حاصل ہم کو	ایک ہی جھٹکے میں ہر بند سلاسل ٹوٹا
بند مفصل ۱۲	مذکر	وزیر	جدا ہو ہم تو گرے ٹکڑے استخوان کے وزیر	جنون میں سنگ سے یہ جو ریشہ بند بند ہوا
بند قبا ۱۲	مذکر	ناسخ	جو میں نے کبھی دیکھا سینے کی تیاری تو کیا ہوتا	تیرا آتے ہی ہر بند قبا کیوں مہربان باندھا
بند سحر و جادو ۱۲	مذکر	ظفر	ہو گیا ہے بند جادو اپنا کوئے یار میں	یہ نہیں کھلتا کہ باندھا کس نے ایسا بند ہے
بندش	مونث	نسیم	مومن کا حرز چھٹ نہ سکیگا نسیم سے	شاگرد سے نہ بندش استاد جائیگی
بندوق	مونث	اسیر	روبرو نالۂ سوزان کے جو آئی بندوق	گھٹ کے ہو جائیگی سر کی سلائی بندوق
بنیاد حقیقت ۱۲	مونث	ظفر	اے غافلو مانند حباب ایک نفس میں	مٹ جاؤ گے تم کچھ نہیں بنیاد تمھاری
بنیاد پایہ ۱۲	مونث	ظفر	مضطرب ہو کر جو مارا ہم نے سر دیوار سے	اے ظفر بنیاد تک بھی آگ گھر کی ہل گئی
بنیاد تال ۱۲	مونث	نسیم	بنیاد جو کچھ تھی جب گنوائی	تب خود وہ کھلاڑ مہرے آئی
بو	مونث	آتش	خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزو تیری	خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری
بوتل	مونث	ناسخ	کیا کہیے تیغ ابروئے قاتل کی آب کی	عکس قمر سے کٹتی ہے بوتل شراب کی
بوجھ	مذکر	گویا	جنون تجھ پر پڑے میرے نازک دماغی ہے	رکھا ہے پھول چھاتی پر تو گویا بوجھ ہے سل کا
بوچھاڑ	مونث	اسیر	کشتنی وہ ہون جو مقتل میں کبھی آ نکلا	منہ پر تیرون کا تلوار کی بوچھاڑ ہوئی
بوند	مونث	ناسخ	ممکن نہیں صیام میں اک بوند آب کی	شعبان میں ضرور رہی کثرت شراب کی

لفظ	تذکیر و تانیث	اسما	نظیر شعر	
بہا	مذکر	آتش	قلب ماہیت ارباب صفا کھوتی ہے قدر	عدم آب سے ارزاں ہو بہا گوہر کا
بہا	مونث	یاس	رو رہے تھے چشم پہ اشکوں کی بہا دینی تھی	دے کے یہ گوہر شہوار بہا لینی تھی
بھاپ	مونث	دبیر	پڑتی ہے دھوپ تھر کی لو تیز چلتی ہے	اور گرم گرم بھاپ زمین سے نکلتی ہے
بہار	مونث	رند	جنوں کے پیچ میں پھر جان لے قرار آئی	ہوائیں زور کی چلنے لگیں بہار آئی
بھاگڑ	مونث	اسیر	پیری کی مگر فوج اسیر آئی ہے نزدیک	دل مردہ ہے بھاگڑ ضعف و نقاہت میں پڑی
بھاؤ	مذکر	ظفر	ہوئے ہیں چشم مرے اشک رواں دریا سے	دیکھیے دونوں میں ہے بھاؤ زیادہ کس کا
بہتان	مذکر	آتش	شب فرقت میں کفن تن پہ جو میری آنکھ جھپکی ہے	عبث بہتان غش تم نے لگا کے مجھ پر خواب کا جوڑا
بھرم	مذکر	ظفر	لیتے ہو جو ہم نہیں منہ سے کچھ اس میں بھید ہے	بولنا اچھا نہیں سارا بھرم کھل جائیگا
بھگت	مونث	رشک	اس بت نے اپنے گھر سے نکلوا دیے دوست	بیت الصنم میں برہمنوں کی بھگت ہوئی
بھنور	مذکر	ظفر	آنکھیں ساقی کا دریا میں پڑا	ہم سر خورشید تاباں ہے بھنور پیدا ہوا
بھنوں	مونث	ظفر	جو بھوئیں آشوب سا چشم خشمگیں کی کھچ گئیں	دو کمانیں متصل دو ترک چیں کی کھچ گئیں
بھور	مذکر	صبا	سحر وصل کی مانگوں جو دعا	بھور کر دے شب ہجران میرا
بھید	مذکر	رند	ہو جائے بھی کافر دیندار کی اک راہ	کھل جائے اگر بھید ترے راز نہاں کا
بھیڑ بھیڑ بھڑکا	مونث	آتش	لاش پر لاش نکلتی ہے ترے کوچے سے	کیا تماشا ہے کہ پھر بھیڑ نہیں چھٹتی ہے
بھیس	مذکر	اسیر	سنا ہے غیرت نوشابہ ہے وہ حسن خوبی میں	چلوں شکل سکندر میں بدلکر بھیس قاصد کا
بھیک	مونث	اسیر	زلف کا بوسہ ملے گیا اس بت بے پیر سے	بھیک کب پائی کسی نے خانۂ زنجیر سے
بیابان	مذکر	ناسخ	عمر بھر وحشت میں گر صحرا نوردی کی تو کیا	سیر کے قابل جو تھا دل کا بیابان رہ گیا

لفظ	رواج	اسما	نظیر	
			شعر	
بیاز سودا۱۲	مذکر	جان	جئے بیٹھی مجھے اماوے کے دم کا سہارا ہے	شل ہے سوال بی جان ہوتا بیاز بیار اہے
بیاض	مونث	اسیر	دشت وحشت میں بیاض چشم جاناں یاد کی	شاخ آہو مجھکو بھی ہوگئی اوستاد کی
بیان	مذکر	ناسخ	یقین ہے سنتے سنتے اوس کا سر کھجانے لگے ناسخ	بیان میں نے سنا جس کے گردن اپنے نگاہوں کا
بیت حزن	مذکر	ناسخ	سر پا تنگ اپنے بے شعلے کی طرح تھرا گئی	شمع کو جس شب فراق بیت الحزن یاد آگیا
بیت شعر۱۲	مونث	نسیم	مزہ مطلع کا ہے فکر دو پہلو ہو تو ایسی ہو	زمین جیسے برابر بیت ابرو ہو تو ایسی ہو
بے تے	مونث	جان	بے تے کبھی ہوا کوئی فضیلت کی لاگ سے	دق ہو کے مدرسے سے الف خاں نکل گیا
بیداد	مونث	اختر	بس کہ تجھے اندوہ سے جان تن میں نہیں ہے	بیداد نکر ہم پہ تو بیداد گر ایسی
بید مجنون	مذکر	آتش	رہا ساں ہا سال جنگل میں آتش	مرے سا بید مجنون نہ نکلا
بیخ جڑ۱۲	مونث	ظفر	لی جو زیر خاک کروٹ عاشق بیتاب نے	بیخ خار الے دل تو کہیں ہلجائگی
بیر عداوت۱۲	مذکر	ظفر	گذر رہے ہیں کہ مرا وہاں مجھ سے لوگوں نے	عزیز و بیر کی اس رہگذر پہ باندھ لیا
بیستون	مذکر	آتش	فرہاد سر کو پھوڑ کے تیشے سے مر گیا	شیرین نے ناپسند گر بیستون کیا
بیض	مذکر	اسیر	نامہ کا میرے بے سرو پا لکھدیا جواب	بے مہری نہ بیض مگر یار نے کیا
بیگار	مونث	اسیر	کب تلک بار غم ہجر اوٹھاؤں آ بخت	عشق معشوق نہ ٹھہرا کوئی بیگار ہوئی
بیل	مونث	بحر	ہو کے نہ ہاتھ حمایل کسی کی گردن میں	چڑھی نہ بیل منڈھے گلشن جوانی کی
بیم	مذکر	سالک	ہوں شب وصل اس قدر بے خود	بیم مرگ سحر نہیں آتا

باب بای پارسی

لفظ	رواج	اسما	نظیر	
پایا	مذکر	آتش	رعونت کون سی شی ہے پیران عزلت گزینوں کو	حصیر کہنہ دیکھا دست خشک پیر شل پایا

لغات	تذکیر	اسم شاعر	نظیر شعر	
پاتراب	مذکر	ناسخ	جب کہ میں نے وطن سے کوچ کیا	گور میں میسر پاتراب ہوا
پاٹ	مذکر	آتش	ڈراتا ہے کسے اے شیخ تو نار جہنم سے	سمندر موج ہا کر گنہ نچوڑوں پاٹ دامن کا
پاس پہر	مذکر	سالک	کٹتا تھا روز بھی تو ہزار آفتوں کے ساتھ	ہر پاس اس کا ہمسر روز شمار تھا
پاس لحاظ	مذکر	نسیم	ماتم بہت رہا مجھے اشک چکیدہ کا	آخر کو پاس آہی گیا نور دیدہ کا
پاسخ	مذکر	مومن	کاش آپ وہ آئیں جو سنوں ناز کی باتیں	قاصد سے ادا پاسخ پیغام نہ ہوگا
پاسنگ	مذکر	ظفر	پلہ میں حسن کے تم رکھتے ہو خال ابرو	ہیرا ان حسن میں یہ پاسنگ ہے دھڑے کا
پان	مذکر	امانت	شفق پھولی ہے دیکھو شام کو شہر بدخشاں میں	لب رنگیں پہ مسی مل کے اوسنے پان کھایا ہے
پانی عصمت	مذکر	آتش	ز روز کے بیچ میں نے دل نہیں خالی کیا ہے	پانی ایسے کہاں ناصحا کہ بھرا
پانی آبرو	مذکر	ظفر	چمن میں تخم جو نرم دہ ہوا دیکھ کر اوس کو	گل کا ہر تخم پانی لے گل و آب مرتا ہے
پانی شمشیر	مذکر	آباد	تشنہ شوق شہادت سے ہوں سیراب کر	مجھ کو پانی پلا قاتل تری شمشیر کا
پانی برسات	مذکر	اسیر	جا سکا کچھ نہ مر گھر جو وہ جانی آیا	رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا
پانی ملمع	مذکر	اسیر	یاد اس رنگ طلائی کی ہے صحرا میں صرف	چڑھ گیا گنبد آہو کو سنہرا پانی
پاؤں	مذکر	مومن	کیا صعب گزار ہے رہ حمد	جبریل کا پاؤں لڑکھڑایا
پایاں	مذکر	آباد	انتہا یونہی نہیں ہے کچھ طول صبر کو	جس طرح پایا نہیں قاتل تری بیداد کا
پپیہا	مذکر	وزیر	پس مردن میں ہوں نالا و نکہت سے بھی رستا ہوں	تجھے بجا ہیں پپیہے جنوں کے مری گل کے
پتا نشان	مذکر	آتش	پوچھا ہے عارفوں سے جو ہم نے مکان یار	آنکھوں کو بند کر کے ہے دل کا پتا دیا
پتنگ کاغذ یا تکل	مذکر	اسیر	چھپتی ہیں کتنی دیکھ کے انسان کا غرور	لوچ پر پتنگ اوڑا ایک تار کا

نظیر شعر		اسم	[illegible]	لغات
میری لوح قبر کو زیبا ہی پتھر طور کا	مرگیا ہون دیکھ کر جلوہ رخ پرنور کا	ناسخ	مذکر	پتھر
ہی ترے دل کی طرح پٹ ترے در کا مضبوط	وہ نہ ٹوٹا گو ترے مجنون نے بہت سر پھوڑا	ظفر	مذکر	پٹ
ہر پر ہی شہپر ملک الموت تیر کا	جس کو کیا نشانہ ہوا دم مین بے نشان	ناسخ	مذکر	پر
پرتو تھا ایک خسرو روشن ضمیر کا	آیا نظر کلیم کو جلوہ جو طور پر	اسیر	مذکر	پرتو
اونچا مرا پرچم رہا	سب کے نشان نیچے پڑے	اختر	مذکر	پرچم
پڑا جو سر پر پرچھاوان ترے قد موزون کا	چمن آئینہ ہی گل عکس ہی جسا گلگون کا	آتش	مذکر	پرچھاوان
بھاگتے پھرتے ہین پرچھائین سے سودائی کی	ازبسکہ ہی ترے دیوانے سے عالم کو گریز	رند	مونث	پرچھائین
تیری خدمت مین ہر اک	کبھی لیلی کبھی شیرین کبھی عذرا سلمی	ناسخ	مونث	پرستار
پروا نہین جہان مین کنیز و غلام کی	غلمان و حور مین مری خدمت کو خلد مین	آتش	مونث	پروا
سینہ سے ہم پرواز بام یار پر سینہ کرین	دے خدا گر بال و پر تو شکل مرغ تیز بال	ظفر	مونث	پرواز
کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا	یون شربت دیدار سے ہم کو پرہیز نہین تھا	مومن	مذکر	پرہیز
شب کی پوشاک سے پہنی ساری	پشواز کمر سے جو طلس اوتاری	نسیم	مونث	پشواز
گرتی ہین بجلیان یہی ہر دم پیکار رکھی	یکتا جو جوانان جہان سے دوچار تھی	انیس	مونث	پیکار
کیفیت اتفاق نے دی	اوس نے جب پکھاوج اوس کو دے دی	نسیم	مونث	پکھاوج
پل جس کے ساق پا بنا رود نیل کا	پیدا کیا وہ اوس لیے تیشہ عوج بنا عشق	ظفر	مذکر	پل
اب پلک سے بھی پلک دو پہر ملتی نہین	حسن حیرت ہی ترا تیری پتلیان پتھرا گئین	رند	مونث	پلک
کیا کرو گے تم پلنگ سونے کا	ہی مکان گور تنگ سونے کا	ناسخ	مذکر	پلنگ چھپر پلنگ

لفظ	تذکیر	اسامی	نظیر شعر	
پلنگ جانور معروف	مذکر	اسیر	روز بخشا ہی کیا جنون نے اسیر	پنجے ہم سے پلنگ کرتا ہے
پناہ	مونث	امانت	ماتھے پہ ہاتھ رکھکے کہین دل سے آہ کی	مانگی کہین پناہ رسالت پناہ کی
پند	مونث	ناسخ	غرض پند ماموں نے ہر چند کی	ہوئی پر نہ تاثیر کچھ پند کی
پندار	مذکر	ظفر	سرکشی کرتا ہی کیا اپنی ہستی پر حباب	دیکھنا اک دم مین یہ پندار کیا تھا کیا ہوا
پور بند انگشت	مونث	اختر	گنے سے آنکھ وہ لگاتی ہے	پور اک ایک اوس کو بھاتی ہے
پوست	مذکر	آتش	لالہ رو کہکر لگاتے ہین گل اندامونکو داغ	روز محشر شاعرونکا پوست کھینچا جائیگا
پوشاک	مونث	ناسخ	موافق ہے جنون غم نہین عریانی کا	ہوگی پوشاک تمرے واسطے تیار نئی
پھاگ	مذکر	نسیم	بے وقت وہ راگ خوش نہ آیا	بے فصل وہ پھاگ خوش نہ آیا
پھانس	مونث	رند	اب اوس مژہ کا دل سے خلش دور ہو گیا	وہ پھانس جو جگر مین چبھی تھی نکل گئی
پھل میوہ	مذکر	اسیر	ہین تماشائی جو گلزار محبت کے اسیر	پھل سر منصور کو کہتے ہین نخل دار کا
پھل ہتھیار	مذکر	اسیر	ہماری بعد ہوگا زخم کھانے کا مزہ کسکو	بکیگا کوڑیون کے مول قاتل پھل کٹاری کا
پہلو آغوش	مذکر	ناسخ	ہوگیا تھا سرد مین تیرے لپٹ جانے کے ساتھ	داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہو گیا
پہلو تکیہ	مذکر	آتش	دور سے کوچۂ دلبر کو کھڑا تکتا ہون	نہ تو دیوار کا تکیہ نہ تو در کا پہلو
پہلو معنی	مذکر	آتش	بڑھ چلا لاکھ قد یار کی موزونی سے	مصرع سرو مین نکلا نہ کمر کا پہلو
پہلو قرب	مذکر	آتش	کھائیگا خنجر جلاد کا جر کا پہلو	زخم پہلو کو مبارک ہو جگر کا پہلو
پہلو بازو	مذکر	اسیر	اگر نقش نام جانان نگین دل پر بٹھا دین سلیمان گردون	تمام عالم ہو زیر فرمان دبا رہن پہلو سے نگین کا
پھول گل	مذکر	نسیم	صدا دی سینے بلبل مین دل نے ٹوٹ جانے کی	سحر کو دست گلچین نے جو توڑا پھول گلشن کا

لغت	زبان	[illegible]	نظیر شعر	
پھول انگور ۱۲	مذکر	رشک	اہل جنت کو ہو جنت پر جہنم کا خیال	پھول اگر پڑ جائے میری آتش بار کا
پھولام	مذکر	جان	مالن پہن کے آئی ہے تو دیکھ نو بہار	ستا گزی کے مول سے پھولام ہو گیا
پھیر	مذکر	وزیر	بہ کر جو آستین سے پونچا ہے کوس تک	اے اشک کوس بھر کا تجھے پھیر ہو گیا
پیار	مذکر	مومن	معشوق سے بھی ہم نے نبا ہی برابری	وہاں لطف کم ہوا تو یہاں پیار کم ہوا
پیاس	مونث	ظفر	نہ بجھی پیاس ہے سوختہ جان کی ہرگز	اوس نے جس دم کہ پیا خون جگر اور لگی
پیام	مذکر	اسیر	قاصد ایسا ہو تو جیسے تھے جناب مصطفےٰ	مُن عن بندوں کو پہونچایا پیام اللہ کا
پیپ	مونث	رند	ڈال دی پیپ کلیجوں میں غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگاروں کی
پیٹ شکم ۱۲	مذکر	ناسخ	جو یا بدل ما تحلل کا پیٹ	پیٹ گر گئی اشتہا تمام اپنا پیٹ
پیٹ حمل ۱۲	مذکر	جان	دل کھو لکے جب تک نہیں کرینگی رنڈی	ہے پیٹ کہیں منہ کا نوالہ نہیں رہتا
پیٹھ پشت ۱۲	مونث	ناسخ	منہ آپ کو دکھا نہیں سکتا ہے شرم سے	اس واسطے ہے پیٹھ ادھر آفتاب کی
پیچ [illegible]	مذکر	گویا	بھول جا اپنا بل کرنا ابھی شاخ غزال	پیچ دکھلائے جو گر گیسوی عنبر فام کا
پیچ و تاب	مذکر	مومن	دیکھا نہ ہے یہ رشک و حسد وہ بلا کہ آج	سنبل کو تیری لف کا سا پیچ و تاب تھا
پیر پاؤں ۱۲	مذکر	مومن	درد نہاں نے پیر نکالا	عمر ابد نے مار ہی ڈالا
پیرہن	مذکر	ناسخ	آئے یا بزم جانان میں تو یہ بالیدہ ہو	پیرہن ہے تنگ جسم شمع پر فانوس کا
پیڑ درخت ۱۲	مذکر	آتش	بعد فنا بھی رنگ طبیعت نہ جائیگا	تربت سے میرے پیڑ اوگیگا پتنگ کا
پیش خیمہ	مذکر	وزیر	باغ کو جائیگا ابر سیہ مست اوٹھا	پیش خیمہ تو روانہ ہوا سرکار کا آج
پیغام	مذکر	مومن	میں وہم سے مرتا ہوں وہاں رعب سے اونکے	قاصد کی زبان سے نہیں پیغام نکلتا

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
پیکان	مذکر	مومن	ایسی لذت خلش دل مین کہان ہوتی ہے	رہگیا سینے مین اُسکا کوئی پیکان ہوگا
پیل ہاتھی ۱۲	مذکر	ظفر	ملا بادل سے بادل کیا گرج دیکھکر اے ساقی	یہ پیل مست پیل مست سے چنگھاڑ کر چھٹا
پیمان	مذکر	آتش	صادق القول نہین دوسرا مجھ سا میکش	شیشے سے عہد و پیمانہ سے پیمان نہ گیا
پیوند	مذکر	آتش	ہوتا اوس لیلی وحشی کا دل دیوانہ محو	سید مجنون سے کہان پیوند نخل الوہ کا
باب تای فوقانی				
تاب برداشت ۱۲	مونث	ناسخ	لے لفظو مین صبا سے جو جھوا گردہ گل	برگ گل کو تاب ہے بلبل تری منقار کی
تاب جلا ۱۲	مونث	ظفر	ہے سوا الماس سے بھی تیرے دانتون کی چمک	تاب یہ کب ہے در شہوار میں کا سنے کو
تاب طاقت ۱۲	مونث	ناسخ	خط جو اُس محبوب کا بنتا نہین ہے یہ سبب	ہاتھ گالون کو لگانے کی تاب کیا حجام کو
تابدان	مذکر	ظفر	ہمارے دل مین ہے یون اوسکے تیر کا روزن	اندھیر گھر مین ہے جس طرح تابدان ہوتا
تابوت	مذکر	اسیر	اوٹھ گئی لاش مگر آپنے اتنا نہ کہا	کہ یہ تابوت سر راہگزر کس کا ہے
تاب و توان	مذکر	ظفر	نہین دل چھوڑتا آہ و فغان بلبل بے تری بہت	اگرچہ دل مین غم نے کچھ نہین تاب و توان چھوڑا
تاب طاقت	مونث	داغ	تیری جلوہ سے نہ رہ جا کلیجا تھام کر	حشر تک انسان کی تاب و طاقت ہو چکی
تاج	مذکر	اسیر	مرا خط لے گیا اُس غیرت بلقیس تک جب سے	ملا ہے طایر دو مین تاج ہدہد کو تفاخر کا
تار سلسلہ ۱۲	مذکر	اسیر	کھل گئین نوح کی آنکھین وہ اُٹھایا طوفان	تار ردیکا جو ہم نے لب جیحون باندھا
تار	مذکر	ناسخ	ساقی مین کی محبت مین ہمارے دم کے ساتھ	اے پری تار نفس بھی تار سیمین ہوگیا
تاک درخت انگور ۱۲	مذکر	آتش	ایسے تاک تھا میرے مستون کی طرح سے باغ مین	صبا کیفیت اپنے سلسلے مین تاک تھا
تاک کمین ۱۲	مونث	ظفر	یون ہی طبیعت اپنی ہوس پیچ لگی ہوئی	لکڑی کی جیسے تاک کس پر لگی ہوئی

الفاظ	اوزان	اسماء	نظیر شعر	
تال	مذکر	اختر	راحت کے لئے ریخ خدا نے کیا پیدا	یہ تال بنایا ہی میان ایک ہی سر کا
تالاب	مذکر	ظفر	ظفر یہ دیدۂ پر آب اپنا کوی جانان مین	رہا یون جس طرح سے باغ مین تالاب پانی کا
تان	مونث	رند	کان مین دیس کی آواز چلی آتی ہی	تانین لیتی ہی کوئی حور لقا ساون کی
تبر	مذکر	ناسخ	غیر کا کچھ نہ چلے گر نہ ہو دشمن اپنا	چوب دینے کو شجر ہی سے تبر لیتا ہی
تپ	مونث	آتش	جو گنہ وصل مین زنہ ہوئے تھے عفو ہوئے	فارغ البال ہوا مین تپ ہجران آئی
تپاک	مذکر	ناسخ	تر جلانے کو اسے سنگ دل صنم ہم نے	اک او رصاعقہ طور سے تپاک کیا
تتبع	مذکر	رند	ابر اکثر برس برس برسا کیا	کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا
تتق	مذکر	اسیر	جسے صحرا مین رو گرد باد دشت کہتے ہین	تتق باندھا ہی میری آہ نے گرد تفکر کا
تخت	مذکر	ناسخ	جس طرح خورشید سے بڑھ جا لگا ابر کا	تجھ سے آگے لیلیٰ مین تخت سلیمان بڑھ گیا
تخت روان	مذکر	ناسخ	بس سلیمان کا جنازہ بنا	کچھ جو تخت روان بلند ہوا
تخم	مذکر	ظفر	دیکھئے کھلتا ہی کیا گل آخر شرار ی رشک گل	ہم نے دل مین تخم الفت کا ترے بویا تو ہی
ترازو	مونث	نسیم	نکلتے ہین ابر اشک میری دونون آنکھون سے	متاع درد تلنے کی ترازو ہو تو ایسی ہو
تربت	مونث	ناسخ	کیا برستی ہی بجا ابر رحمت سے بےکسی	ہی یہی تربت مقرر ناسخ مغفور کی
تردد	مذکر	نسیم	کم حقیقت کے لئے پرسش کبھی ہوتی نہین	کون استفسار کرتا ہی تردد سور کا
ترک چھوڑنا	مذکر	آتش	عاشقون سے طلب بوسہ کہان جاتی ہی	موز ہو نہ سکے ترک کبھی شکر کا
ترک نشان کتاب کا	مونث	اسیر	پھر تسکین یکھتا ہون ہجر مین جب کتاب	ترک اک اک جزو کی دو دو پہر ملتی نہین
تڑپ	مونث	آباد	تو جو آئی تو مجھے ہجر مین آیا آرام	ورنہ اس موت سے تڑپ کیا دل بیمار کی تھی

لغات	جنس	نام شاعر	نظیر شعر	
تعویذ نقش ۱۲	مذکر	اسیر	فلک پر ہر سحر مہر اس تمنا مین نکلتا ہے	بنے تعویذ زرین اُس کے دروازہ بازو کا
تعویذ قبر کا ۱۲	مذکر	آتش	دشمن و دوست پس از مرگ ملینگے انکھین	نقش حب کا ہے مرے سنگ لحد کا تعویذ
تکان	مونث	صوفی	تکلیف جانے سے اوٹھائی	نے راہ کی کچھ تکان پائی
تکرار	مونث	آتش	منہ دکھاؤ بہت رہی تکرار	ارنی اور لن ترانی کی
تکل	مونث	ظفر	اوڑا پھرے ہے تن زار یون ظفر میرا	ہوا یہ جون کی تکل خراب اوڑتی ہے
تل کنجد ۱۲	مذکر	صبا	کولھو مین گردش نگہ یار کے پسا	تل تیل ہو کے بہ گیا چشم غزال کا
تل خال ۱۲	مذکر	ناسخ	مردم چشم ملایک ہین ترے خال سیاہ	روے خورشید پہ ایسا نہ کوئی تل ہوگا
تلاطم	مذکر	اسیر	قیامت ہے بندھی ہے ذبح کے دم آنکھ پتلی	رہا دل مین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا
تلچھٹ	مذکر	اختر	کس کی مٹی خراب ہو ساقی	اِس کا تلچھٹ خمار کرتا ہے
تلوار	مونث	آتش	نہ موا مین تو ہے قسمت کا قصور اے قاتل	ہاتھ کم ورنہ تلوار تری بھاری تھی
تمکین	مذکر	آتش	تول دیکھا ہے تم نے میزان خرد مین بارہا	کوہ سے گرانا زمین بھاری ترا تمکین ہوا
تُمن	مذکر	آتش	صف مژگان کی جنبش کا کیا اقبال کشتے	شہیدون کے ہوے سالار جب ہم سے تمن بگڑا
تمنا	مونث	اسیر	کیا کہون حسرت دل وصل مین کیا کیا نکلی	حرص کی حرص تمنا کی تمنا نکلی
تن	مذکر	مومن	لے اوڑی لاغری خستہ ہوا لاغر زبس تن ہو گیا	ذرہ ریگ بیابان اپنا مدفن ہو گیا
تنخواہ	مونث	وزیر	ملا جب ہم دردِ داغ جنون گھبرا کے دل بولا	یہی کیا عشق کی سرکار مین تنخواہ ہوتی ہے
توان	مونث	نسیم	زمان ذبح نکلی روح لفظ مرحبا کہہ کر	مرے قاتل توان دست و بازو ہو تو ایسی ہو
توبہ	مونث	اسیر	آئی بہار جنس ورع رایگان ہوئی	توبہ مرید حضرت پیر مغان ہوئی

الفاظ	اجناس	اسما	نظیر — شعر	
توپ	مونث	رند	ہجر کی رات کسی طور نہین ٹلنے کی	توپ تا صبح قیامت بھی نہین چلنے کی
توڑ	مذکر	ناسخ	کم بضاعت جتنے ہین کرتے ہین وہ جوش و خروش	توڑ ہوتا ہی کسی دریا مین کب سیلاب کا
توسن	مذکر	ناسخ	وادی ہستی مین آتے ہی عدم کی راہ لی	ساتھ اپنے توسن عمر روان پیدا ہوا
توقع	مونث	مومن	مر گئے پر ہی بے خبر صیاد	اب توقع نہین رہائی کی
تہ	مونث	مومن	رنگ رفتہ نے جھلک دکھلائی	منہ پہ اک سرخی کی تہ سی آئی
تھان طاقہ	مذکر	اسیر	ہوا کے جامہ باریک ہی کیا گل عذارون کو	بنا کرتے ہین آنکھین آنسوؤن سے تھان شبنم کا
تھاہ	مونث	صبا	عقدے کھلوائی ہین تیری رمز مین اے بحر حسن	تھاہ اک بات کی دو دو پہر ملتی نہین
تہمت	مونث	داغ	ہین کشتہ نہین بت نا آشنا سے داغ	تہمت یہ مفت کی ہی مرے سر لگی ہوئی
تیر	مذکر	ناسخ	مایل ابرو کی طرف مژگان برگشتہ نہین	تیر بھی پیش کمان بہر تواضع خم ہوا
تیغ	مونث	صبا	ہلال ابروی قاتل نے معرکہ مارا	نیام شب مین نہان تیغ آفتاب ہوئی
تیل	مذکر	اسیر	آنکھون مین ان بتون کی مروت نہین رہی	کیا ان تلون سے تیل الٰہی ٹپک گیا

باب تای ہندی

الفاظ	اجناس	اسما	نظیر — شعر	
ٹاپو	مذکر	جان	ہوتی تھی مجھ کو عید سمندر مین اس گھڑی	ٹھہرا جہاز جب کوئی ٹاپو نظر پڑا
ٹاٹ	مذکر	رشک	خط نے نکلکے جو ترے حسن کی دولت کھوئی	واقعی ٹاٹ مہاجن نے جو الٹا الٹا
ٹبر	مذکر	جان	پنجتن پاک کی ہی آس مجھے اے باجی	جن کے صدقے مین مرا سارا ہی ٹبر جیتا
ٹکر	مونث	رنگین	میری سوکن کی کبھی نکسیر بھی پھوٹی نہین	ٹکرین لاکھون ہی درگاہ مین مین نے ماریان
ٹھاٹھ	مذکر	اسیر	غم و اندوہ و حرمان ہین حسب بوریا مسند	فقیری مین میسر ٹھاٹھ ہی ہم کو امیری کا

لفظ	اوزان	اسما	نظیر شعر	
ٹیس	مونث	رند	ٹیسین گئین نہ دل کی وہ بار ہا لگی	کوسا تھا کس نے کس کی آہ بددعا لگی
باب ثای مثلثہ				
ثبات	مذکر	وزیر	ابر کیا گھر گھر کے آیا کھل گیا	بس ثبات بحر دنیا کھل گیا
ثمر	مذکر	وزیر	یار کا نخل عداوت بار ور ہونے لگا	بڑھ چلی دل مین گرہ پیدا ثمر ہونے لگا
ثنا	مونث	ظفر	منہ کیا ہے ظفر جو کہون نعت مصطفے	اوس کی ثنا خدا نے ہی قرآن مین کہی
باب جیم عربی				
جا	مونث	صبا	سیر کرتے اقلیم سکندر یہ ثابت ہوا	بیٹھے رہنے کو کہین جا ہاتھ بیٹھتی نہین
جادو	مذکر	صبا	افعی بلا یار کا گیسو نظر آیا	آنکھون مین جو کیا یا ہوا جادو نظر آیا
جاروب	مونث	اسیر	خط رخسار بتان سے کدورت لگی اہل کی	شعاع مہر تھی جاروب صحن خانہ دل کی
جاگیر	مونث	جان	اے جان بسر ہووے گی کس طرح سے اوقات	میر کہین منصب ہے نہ جاگیر تمہاری
جال (پھندا)	مذکر	ناسخ	اوڑ کے اب جا لگی کہان لطف ہو	ابر باران کا جال آ پہونچا
جال (مکر)	مذکر	جان	کوٹھے پہ چڑھ کے زندی کرتی ہے تو جو کنگھی	مین خوب سمجھی یہ بھی ہے جال تیرا
جام	مذکر	مومن	گر گردش یہی ہے غنچون کی چشم نرگون کی	کف ساقی مین جام بادہ گلگون نہ ٹھہریگا
جان	مونث	مومن	اگر امید بر نہین آتی	جان رہتی نظر نہین آتی
جان	مذکر	میر	کل جس کی جان کنی پہ سارا جہان ٹوٹا	آج اوس مریض غم کا ہچکی مین جان ٹوٹا
جانماز	مونث	اسیر	تھی جو زاہد کی جانماز اسیر	سنتے ہین وہ بھی رہن جام ہوئی
جانور	مذکر	آتش	بلبل کا عشق حسن گل سے نہین خوش آتا	تقلید آدمی کی یہ جانور نہ کرتا

لغت	جنس	شاعر	نظیر شعر	
بجاے	مونث	مومن	عشرت و عیش سے فرصت اور دم بھر نہ ہوئی	اپنے ملنے کو کوئی جا مقرر نہ ہوئی
جبین	مونث	ناسخ	سنگ اسود کی طرح سب رخ زاہد ہو سیاہ	کیا جو سجدہ بتوں سے ہوئی تیرہ جبین سی ہی
جدول	مونث	ناسخ	جا بجا تعریف لکھی ہے خط دلدار کی	جا بجا کھنچی ہے جدول مرے دیوان کو زنگار کی
جرس	مذکر	ناسخ	پس جنازہ لیلی یہ کہتا ہی جرس دل کا	ہمارا پردۂ غفلت ہی نقش پاے محمل کا
جرم	مذکر	نسیم	کیوں نہ شرمندہ ہوں میں اپنے جرم بے تقصیر کا	قتل کے بعد ایک تیغ ناز سے شرما گیا
جریب	مونث	ظفر	جریب کہکشان نے تو ضعف پیری میں	کبھی اے فلک کے ہاتھ سے پھینکی
جڑ	مونث	ظفر	کیا قیامت ہے ہماری صرصر آہ و فغاں	جس سے باغ دہر میں ہر شجر کی جڑ کٹ گئی
جز	مذکر	ذوق	بارش سنگ ہے جیسے ٹھکرا کے تو چلے	اکسیر جز ہے تیرے قدم کے غبار کا
جزو	مذکر	ناسخ	نکہت کا گل سے پہچان جو دیتے تشبیہ	عطر مجموعہ کا ہر جزو پریشان ہوتا
جستجو	مونث	آتش	شب فراق میں ہے روز وصل تا دم صبح	چراغ ہاتھ میں ہے اور جستجو تیری
جسم	مذکر	ناسخ	گھل گیا ہے پیرہن میں جسم مجھ مایوس کا	ایک عالم کو گمان ہے شمع اور فانوس کا
جشن	مذکر	سالک	خلعت مسند نشینی کا یہ جشن	جشن جمشید سے بھی کچھ بڑھ گیا
جفا	مونث	آباد	ابر رلواتا ہے تڑپاتی ہے بجلی دل مرا	ہجر میں دیکھیے دشمن ہی جفا برسات کی
جگت	مذکر	نسیم	اک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا	پو پھٹتے ہی جگت ان کا ٹوٹا
جگر	مذکر	غالب	ہر ایک تیر سے جس یار دونوں چھید ہوئے ہیں	وہ دن گئے کہ اپنا دل سے جگر جدا تھا
جگنو زیور کا	مذکر	رند	سر کا دوپٹہ شب کو جو گردن کے پاس ہے	جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا
جگنو کرمک شب تاب	مذکر	اسیر	دل سوزاں ہمارا پھنس گیا جب زلف جاناں میں	کہا سب نے شب تاریک میں جگنو چمکتا ہے

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
جگھ	مونث	ناسخ	وسعت آباد جہان تنگ ہوا زیر فلک	چاہیے مجھکو جگھ زیر زمین تھوڑی سی
جلوہ	مذکر	نسیم	چشم عاشق ننگیا ہوا اِس لئے ہین اے نسیم	شاید آجائے نظر جلوہ جمال یار کا
جل تھل	مذکر	ناسخ	ایسے مرے مژہ کے ہین بادل بھرے ہوے	پل مارتے ہین دیکھیے ہین جل تھل بھرے ہوے
جلد حصہ کتاب ۱۲	مونث	اسیر	مضمون غم ہین قابل رقت ہزار ہا	دیوان ہمارا جلد نوین ہی بجار کی
جلد کتاب کی ۱۲	مونث	اسیر	لایق ہین دیکھنے کے مرے اعمال تن	چھپے عجیب رکھتی ہی جلد اُس کتاب کی
جلد چرم ۱۲	مونث	اختر	ہمین چھو چھو کے تو پارس کا ملا ہی رتبہ	ہم سے یہ جلد بدن آپ کی چمکائی ہی
جلن حسد غصہ ۱۲	مونث	مومن	یون داغ عدو کا شکر اے دل	بے شرم تجھے جلن نہ آئی
جم فرشتہ مرگ ۱۲	مذکر	ظفر	اوٹھایا غیر کو محفل سے تو بچ گیا عاشق	بغیر از جان لئے ہرگز یہ چھاتی کا نہ جم جاتا
جمع و خرچ	مذکر	غالب	نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدار حسرت دل ہی	مری نگاہ مین ہی جمع و خرچ دریا کا
جن	مذکر	ناسخ	حسن وحشت خیز ایسا ہی تو کیسے آدمی	اے پری ہر جن بھی کتنا باولا ہو جائیگا
جنجال	مذکر	صبا	اِس بکھیڑے کی آئی کہین چھٹکارا ہو	عشق گیسو نہ ہوا جان کا جنجال ہوا
جنس	مونث	آتش	سایہ سا حسن کے ہمراہ ہی عشق بے باک	ساتھ یہ جنس خریدار لئے پھرتی ہی
جنگ	مونث	ناسخ	صلح نامہ جو لکھا تیرے خط مشکین سے نے	نہ رہی جنگ جو کچھ میرے اور اغیار کے تھی
جنگل	مذکر	ظفر	ہون وہ سرگشتہ جنون مین کہ بگولے کی طرح	اے ظفر دیکھ کے چکر مجھے جنگل کھاتا
جنون	مذکر	حالی	نئے سر سے سودا ہوا چاہتا ہی	جنون کار فرما ہوا چاہتا ہی
جو ندی ۱۲	مونث	آتش	کرم حق سے ہی گلزار توکل سرسبز	کٹ کے دریا مرے باغ مین جو آتی ہی
جواب	مذکر	امانت	کہا جو شہر خموشان کسی نے تکئے کو	وہان گور سے نکلی صدا سے جواب آیا

لغت	زبان	شاعر	نظیر شعر	
جواب جوڑ ۱۲	مذکر	اسیر	کیا جو خالق عالم نے خلق دل میرا	خلیل سنے یہ کہا کعبے کا جواب بنا
جواہر	مذکر	امانت	ملبوس زرنگار ہی اوپر دھرا ہوا	نیچے ہر کشتیون مین جواہر بھرا ہوا
جوبن عالم ۱۲	مذکر	آتش	جا بجا ہی آغاز خط ہو گل سی رخ پر یار کے	دل کو لہراتا ہی جوبن سبزہ نوخیز کا
جوبن	مذکر	ظفر	خون عاشق کا ہی گلگونہ ترے عارض کو	قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا
جود	مذکر	ظفر	بخل جتنا ہی زیادہ جود اتنا کم ہوا	آج تک پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم ہوا
جور ظلم ۱۲	مذکر	مومن	واقعی سجدہ در ایسی ہی تقصیر ہی اب	جور جو بندہ پہ ہوتا ہی بجا ہوتا ہی
جوڑ بہتان ۱۲	مذکر	رند	عدو غیر نے تجھ کو دلبر بنایا	کوئی جوڑ مجھ پر مقرر بنایا
جوش وفور ۱۲	مذکر	اسیر	ہمارے رونے سے چمکیگا حسن چہرۂ یار	جو مینہ برستا ہی جوش بہار ہوتا ہی
جوش	مذکر	صبا	جب اوس مہر کو اے جذب دل کچھ جوش آتا ہی	نے کی طرح کھولے ہوے آغوش آتا ہی
جوکھون	مونث	رند	نہ کر عادت وصل گھبرائیگا پھر	جدائی کی جوکھون جو اے دلبر پڑ گئی
جون	مونث	ذوق	دور کر بالون کو سر سے کہے ہے لیلی	پر نہین کان پہ مجنون کے ذرا جون چلتی
جوہر آب تیغ ۱۲	مذکر	گویا	قتل عشاق سے اب نفرت ہی	تیغ ابرو سے یہ جوہر ہی گیا
جوہر ہنر ۱۲	مذکر	ناسخ	کھول دیتا ہی اگر گوہر شمشیر کسیں	چھپ گیا تیرگی بخت سے جوہر اپنا
جوہر صفت ۱۲	مذکر	ظفر	میرا دم اور تری تیغ کا دم ایک سا ہی	جوہر اخلاص کا دونون مین ہم ایک سا ہی
جھاڑ	مذکر	آتش	دین ارباب صفا ہرگز کسی کے دل کو رنج	گوشۂ دامن سے اولجھا جھاڑ کب بلور کا
جھاڑو	مونث	صبا	آتے ہی باد خزان نے ایسی جھاڑو پھیری	جا گل بتا چمن مین باغبان رکھتا نہین
جھاز	مذکر	اسیر	بھر گیا ایسا ہمارے نالۂ دل کا دھوان	یہ جہاز گنبد گردان دخانی ہو گیا

لفظ	جنس	اسم	نظیر شعر	
جہان خلقت	مذکر	رند	اک جہاں دیوانہ اُس زلف دوتا کا ہو گیا	ابتدا ہی میں یہ سودا انتہا کا ہو گیا
جہان عالم	مذکر	میر	سیر کی تم جہان سے گذرے	ورنہ ہر جا جہان دیگر تھا
جھجک	مونث	رند	ہو جائیگا رام رفتہ رفتہ	وحشت تو گئی جھجک رہی ہے
جھرٹ	مونث	منتظر	ہائے کو ہلا دیتی جنبش ترے ہالے کی	اک ندسا چمکے ہے جھرٹ میں دوشالے کی
جھڑ	مذکر	نظیر	جھڑیوں نے اِس طرح کا دیا آکے جھڑ لگا	سنئے جدہر ادہر کو دھڑاکے کی ہے صدا
جھک	مونث	رند	باقی ہے ابھی اثر جنون کا	سودا تو گیا ہے جھک رہی ہے
جھلک	مونث	ظفر	اسکے میں کیوں گھورہ تمکو گرد ہے صراحی دار غبغب	اور دستین سرخی پان کی جھلک ہے پھر ویسی ہی
جھنک	مونث	ظفر	وہ گاتا ہے تو تانیں لاتی ہے ہر تال میں لیتو جان نکال	ناچ اسکا او تھا ہے سو فتنے گھنگرو کی جھنک بھی ویسی ہی
جھنکار	مونث	اسیر	خلقت زیر زمین خواب سے بیدار ہوئی	شور محشر مری زنجیر کی جھنکار ہوئی
جہنم	مذکر	رند	ضرور حشر کے دن عاصیوں کی ہوگی تلاش	نہونگے ہم تو جہنم جلائے گا پھر کیا
جھوٹے موٹ	مذکر	ظفر	سچ کو بھی جھوٹ ہے سمجھتا ہے وہ کیا جھوٹے موٹ	جانا سچ مچ اگر اوروں نے کہا جھوٹے موٹ
جھومر زیور	مذکر	ظفر	چرخ پر ٹھہری ترے عقد ثریا کی چمک	جب کہ ماتھے پہ ترے رات کو جھومر چمکا
جھونک	مذکر	بحر	بڑھی جاتی ہے نزاکت یار کی بالوں کے ساتھ	جھونک زلفوں کا ابھی بار کمر ہونے لگا
جی	مذکر	نسیم	تھا خوف اس قدر زمین روزگار سے	جب کوئی گل ہنسا تو مرا جی دہل گیا
جیون	مذکر	آتش	پھرتے پھیر جستجو کو ہے گوہر مقصود میں	بیٹھ کر رو دیا گھڑی میں جہاں جیون ہارا

باب جیم فارسی

لفظ	جنس	اسم	نظیر شعر	
چاٹ مزہ	مونث	ظفر	سناتے ہیں ساقی کو مری خوار ڈھب کی	کہو چاٹ کوئی ہے مزے دار ڈھب کی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
چادر	مونث	وزیر	خوب ہے آپا گلگون سے ہماری قبر کو	چادر گل نقش پا سے یار نے تیار کیا
چار باغ	مذکر	صبا	چار عنصر کے سب تماشے ہیں	واہ یہ چار باغ کس کا ہے
چارہ	مذکر	ناسخ	لگ گئے کانٹے میں ٹکڑا کوئی میرے دل کا	جو چارہ چاہئے گا عندلیب مچھلی کا
چاک چرخ ۱۲	مذکر	ناسخ	خبر کلاں کو گستاخی کی تھی ناسخ	جو مری خاک سے تیار ہوا اوس نے چاک کیا
چاک	مذکر	ناسخ	زخم دل ایسا نہیں جو ہو نہ ہرگز التیام	ایک دن بند آستین کی چاک وہ ہو جائیگا
چال مکر ۱۲	مونث	صبا	اون کی رفتار ناز او ڑا لیتا	کبک نے کچھ تو چال کی ہوتی
چال رفتار ۱۲	مونث	ناسخ	آستر اچھے سے گویا پر ہی دو دو خط	چال اوس کمبخت نے سیکھی ہے کیا ہموار کر
چاند گل سپر ۱۲	مذکر	امانت	تیغ اوس کی معرکے میں جو چمکی ہلال وار	شہ سند نہ چھوٹ کے چاند سپر سے نکل گیا
چاند مینا ۱۲	مذکر	امانت	ہلال دیکھ کے اوس رشک ماہ کا منہ دیکھ	خوشی سے تجھکو امانت کہیگا سارا جہاں چاند
چاند مہتاب ۱۲	مذکر	آتش	ساقی ہو اپنا تیس روز سے مشتاق دید کا	دکھلا دے جام مے میں مجھے چاند عید کا
چاند تالو ۱۲	مونث	راحت	کرنے جاتا ہی حجاموں سے تو جو تی بیزار	چاند خان آج تری چاند پہ کھجلائی کیا
چاند گھن	مذکر	امانت	تیرے منہ پر جو رکھا غیر سیہ فام نے منہ	مجھ کو اے رشک قمر چاند گہن یاد آیا
چاہ کنواں ۱۲	مذکر	آتش	جان شیریں دیکے بھرے دل کو تمنا ہی سہی	آب شیریں لیے عوض چاہ زنخدان تیرا
چاہ محبت ۱۲	مونث	اسیر	اتنا تو جذب عشق یار نے اثر کیا	میری طرح سے اون کو مری چاہ ہوگئی
چپ	مونث	مومن	پردے سے اک آواز خروش آئی	جس نے یہ چپ ہی مجھ کو لگائی
چتر	مذکر	اسیر	واہ اے دور فلک خانہ احسان آباد	چتر بخشا سر مخمور کو انگڑائی کا
چتون	مونث	رند	ہمیں یہ نہ تھی تم سے چشم امید	کہ دو دن میں چتون بدل جائیگی

لغت	جنس	مصنف	نظیر — شعر	
چراغ	مذکر	مومن	ہوتا ہے زاہد صبح سے داغ اور شعلہ زن	کیسا چراغ تھا کہ کبھی گل نہ ہو سکا
چراغان	مذکر، بہار ۱۲	ناسخ	شمعیں لگن میں نور کی جلاتے تھے ستوان کی گور پر	دیدۂ خوبیان سے چراغان ہو گیا
چرچا	مذکر	داغ	خوبیان لاکھ کسی میں ہیں تو ظاہر نہ کریں	لوگ کرتے ہیں برائی کا چرچا کیسا
چرچا	مذکر	جرأت	کیا اوس گھر میں چرچا ہے جس نے میری زاری کا	اٹھی عیسیٰ ترس کی جان پر ابتر بیقراری کا
چرخ	مذکر	مومن	گل رنگ ہوا گریۂ خون سے مرے دامن	کیا اب بھی نخل چرخ سے پیدا ثمر نہ ہو گا
چڑیا	مونث	ناسخ	شکر ہے یار کی آنکھ گیا یہ تھا خواب میں ہما	بخت بیدار ہے سوتے میں چڑیا پائی
چشم آنکھ ۱۲	مونث	صبا	فراق یار میں چشم اس قدر پر آب ہوئی	شتاب عمر ہماری رگ سحاب ہوئی
چیک لچک ۱۲	مونث	اسیر	کبھی اوتار کے رکھا جو بار غم میں نے	اسیر چیک کمر کو بہار میں آئی
چکر غش ۱۲	مذکر	اسیر	آنکھ اوس کی پھری ہے یہ باور نہیں آتا	کیا ضعف ہے بیمار کو چکر نہیں آتا
چکور جانور ۱۲	مذکر	صبا	ہوا یار میں کیا دل کو اضطراب رہا	چکور چاند کی خاطر بہت خراب رہا
چل	مونث	طپش	چل بسے صبر و قرار و طاقت و تاب و توان	چلتے ہی تجھ سے ان پکھیروں میں چل پڑ گئی
چلم	مونث	اسیر	سوز دل کس طرح سے خالی ہو اپنا کوئی دم	محتسبین کہین مدتون چلمین بھرین استاد کی
چلمن	مونث	اسیر	آنکھوں میں ہے کس پردہ نشین کا یہ تصور	چلمن جو در چشم پہ مژگان کی پڑی ہے
چلن طور ۱۲	مذکر	نسیم	ساقی وہ چلا ہی کہ دو عالم ہون فراموش	ہو جائے خدائی سے نرالا چلن اپنا
چلن رواج ۱۲	مذکر	آتش	سکۂ داغ وفا اک دن ترے کام آئینگے	عشق کے بازار میں انکا چلن ہو جائیگا
چلو	مذکر	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہے تردد ساقی	حاجت جام نہین جام ہے چلو اپنا
چمک روشنائی ۱۲	مونث	ناسخ	تک چلے گلشن میں گر اوس سرو سیم اندام سے	ہو چمک موج ہوا میں نقرئی زنجیر کی

لغات	تذکیر و تانیث	نام شاعر	نظیر شعر	
چمن	مذکر	نسیم	[illegible]	پامال خزان آپ کیا ہم نے چمن اپنا
چنار	مذکر	ناسخ	[illegible]	بلبلوں میں سخن شگفتہ سے ہر چنار آیا
چنیان اور چنیت	مونث	ظفر	[illegible] آنچ پہ پانی کی	پر بات اک چنیت سے ہوئی ابتک نہ من کی
چنبر — ریشم سا گچھم	مذکر	اسیر	[illegible]	گرداب کی تہ ہے تو چنبر حباب کا
چنبر گردن کی ہنسلی	مذکر	اسیر	[illegible]	قرص کا نہ چاند کا ہی چنبر مہر کی دن کا
چندر گہن	مذکر	نظیر	[illegible]	سورج گہن بچا رہا چندر گہن نکالا
چنگ	مونث	ظفر	[illegible] شب آہ	ہوا پہ چنگ نہیں ہیں یہ چراغ اڑ رہی
چنگل	مذکر	آتش	پھنس [illegible] ہے تن خاکی سے سنگ تیر	آیا ہے مرغ روح کو چنگل ہی باز کا
چنور، سر چھپڑی	مذکر	[illegible]	[illegible] پاسے حرص جب توڑا دبیر	ہاتھ اٹھایا جاہ سر پر چنور ہلنے لگا
چوب	مونث	ظفر	[illegible] اک سر کا سر پھوڑا اتا تو نہیں	تمنے لو ہے یہ کیونکر چوب منی ہی بھری
چوٹ — وار	مونث	نسیم	جو چوٹ لگی دل تری خالی نہیں جاتی	آخر کوہی کی جو سنبھالی نہیں جاتی
چوٹ — جوڑا	مونث	ظفر	[illegible] شوہ و صور اسرافیل	ہی چوٹ آول اندو گین برابر کی
چوٹ — ضرب	مونث	ظفر	پڑ چوٹ [illegible] عشق میں اور	شام کو اور لگی وقت سحر اور لگی
چورنگ — قتلی شمشیر	مذکر	آتش	کشتہ [illegible] تیغ ابرو بھی چلی	آشکار انداز ہو چورنگ اس نخچیر کا
چورنگ — شانہ [illegible] الضرب شمشیر	مذکر	ناسخ	[illegible]	مگر تیغ لگا دیا رنے چورنگ ٹھہرایا
چور	مذکر	رنگین	کوٹھے پہ چور دو اٹھ لگائی سندی	تو ہتیلی میں مرے دیکھ لے یہ چور پڑا
چھالیا	مونث	اسیر	تعریف اس کی کیا ہے زبانی کیا کرو	کھالی جو چھالیا تھی تو چکنی ڈلی ہوئی

لغات	حالت	اسم	نظیر	
			شعر	
چھاؤں سایہ۱۲	مونث	ناسخ	جنون پسند مجھے چھاؤں ہے ببولوں کی	عجب بہار ہے ان زرد زرد پھولوں کی
چھپ	مونث	رنگین	تختی تری اگر بھلی ہے	تو سانچے میں چھپ مری ڈھلی ہے
چھپرکھٹ	مذکر	ظفر	جو تیرے کوچے میں سویا خاک پر آرام سے	ترک اس نے اپنی سونے کا چھپرکھٹ کر دیا
چھت	مونث	آتش	طلب آرام کی بیجا ہے گرفتاری میں	کب بھلا خانۂ زنجیر میں چھت پٹتی ہے
چھڑکاؤ	مذکر	آتش	مشق خرام میں عرق افشان ہو دو یار	چھڑکاؤ ہو رہا ہے زمین پر گلاب کا
چہل چراغ	مذکر واحد۱۲	ظفر	جو سوز عشق سے سینے میں ہو داغ داغ جلا	تو میں نے دیکھا یہ جانا چہل چراغ جلا
چھیڑ	مونث	آتش	ساز کی طرح رہا کرتے ہیں عاشق نالان	چھیڑ طرفہ تجھے اے عربدہ جو آتی ہے
چھینٹ قطرہ۱۲	مونث	ظفر	پڑے نہ دامن قاتل پہ دیکھ اے بسمل	لہو کی چھینٹ دم اضطراب اوڑتی ہے
چھینک	مونث	جرات	لوگ کیا اُن کا چھینکنا چھینکیں	بات کب کرنے دیتی ہیں چھینکیں
چیخ	مونث	رنگین	تسپہ کراتی ہے مزار ہی شاباش رہی	تیرے بھی منہ سے ابھی نکلی ہے نہیں ساری چیخ
چیر زخم۱۲	مونث	جان	بو دار جلا کر نہ اگر اس میں بھرو گے	دکھ دیگی زنا خی یہ بہت چیر تمہاری
چیز راگ کی۱۲	مونث	جان	نہ بھولونگی کبھی داد اوس کی بل بل بٹھا رہی سے	سنی ہے دائرے میں نے تیرے جو چیز وہ کیداری کی
چیل	مونث	نکہت	کہے ہے العطش آتش میں قفس	زمین پر چیل انڈا چھوڑتی ہے
چین آرام۱۲	مذکر	مومن	گستاخ نالے فتنۂ محشر جگا چکے	خواب عدم میں چین ہے گر خواب ناز کا
چین شکن۱۲	مونث	آتش	خود بہ خود کچھ دل شیدا کو ہے اندوہ و ملال	کس جبیں کے لیے درکار ہے چین تھوڑی سی
چین	مونث	مومن	ہے شرم سے میل پانی پانی	موج عمان سے نے چین مانی
چیند	مونث	معروف	بازی عشق میں دل بد کے لگے لینے جان	خیر لے جائے ہر چند یہ سرکار نے کی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
			باب حای حطی	
حال	مذکر	مومن	کہہ سکے یہ بات جو مین رونے لگا	اور ہی حال مرا ہونے لگا
حباب بلبلہ	مذکر	ناسخ	بے ثبات اپنی بزم عیش جو ہے	شیشہ مے کی جا حباب ملا
حبل المتین	مونث	اسیر	ہر گنہ سے پاک وہی ہے جب اہل بیت	اس سے بہتر خلق کو حبل المتین ملتی نہین
حجت	مونث	داغ	عہد سے عقد قسم سے قول سے انکار ہے	دل دیا اون کو مگر خوب حجت ہو چکی
حجر الاسود	مذکر	مومن	بوسہ صنم کی آنکھ کا لیتے ہی جان دی	مومن کو یاد کیا حجر الاسود آگیا
حد انتہا	مونث	مومن	نالہ فلک نہم سے گزرا	کچھ حد نہ رہی مرے الم کی
حدیث	مونث	مومن	روکے حدیث شوق ادا کی	آگ پہ روغن تھی تمنا کی
حرز	مذکر	مومن	نامہ تھا کا ہیکو حرز جان تھا	یا دہان بند دم افغان تھا
حرص	مونث	مومن	عشق مین کام کچھ نہین آتا	گر نہ کی حرص مال و جاہ نہ کی
حرف الف با تا	مذکر	ناسخ	آدمی مین آدمی تم کو ملا ہو باہم ملاپ	حرف کو دیکھو کہ کیا ہم جنس سے مدغم ہوا
حرف کلام	مذکر	وزیر	زبان کٹ گئی دانتون سے ٹل گئی تقریر	کبھی جو لب پہ مگر حرف آرزو آیا
حسن	مذکر	مومن	مہ نو بن گئے ہم طول شب ہا جدائی سے	کہان تک دیکھیے حسن روز افزون نہ ٹھہریگا
حشر	مذکر	مومن	حشر تھی منقار مرغ صبح سے پہلو مرے	وہ قیامت قد جو اٹھا حشر برپا ہو گیا
حشر	مونث	سیہ	خلق یکجا ہوئی کنارے پر	حشر برپا ہوئی کنارے پر
حصار	مذکر	اسیر	شاد ہے دل قید غم الف بت بے پیر کا	ہاتھ آیا ہے حصار عافیت زنجیر کا
حصن حصین نام کتاب	مونث	ظفر	گرد رخ اوس حسین کی جو لکھی حسن کی	کیا خوب خط خوب سے حصن حصین لکھی

لغات	تذکیر و تانیث	اسم	مصرعہ	تشخیص
حصیر	مذکر	صبا	بلند و پست عالم ایک ہے چشم حقیقت میں	حصیر فقر ہم پایہ ہے تخت فریدون کا
حظ مزہ	مذکر	مومن	حظ اوٹھاؤ ذرا جوانی کے	کچھ مزے دیکھو زندگانی کے
حق	مذکر	مومن	دار میں حشر تلک پھر رہا گر بیت حرم	پر ترا حق نگہ کوئی ادا ہوتا ہے
حل کشادگی عقدہ	مذکر	وزیر	اگر عقدہ دل مرا پا ہی رنگ شگفتہ غنچہ	مرے عقدہ کی گرہ کا حل ہوا مشکل
حلق گلو	مذکر	ناسخ	ہیں اگر زینت قمر اک کے تمائل ہیں	حلق میں ابھی ہے خنجر قاتل
حمام	مذکر	جان	بیگم یہ ٹھنڈی سی نشین میں کس کے	[illegible]
حمائل	مونث	رند	خدا حافظ و ناصر اوس کی کمر کا	[illegible] حمائل [illegible]
حنا مہندی	مونث	مومن	گئے تھے کاٹ کر لہو خون	[illegible]
حواس	مذکر	مومن	شغل طفلی دل کے [illegible]	[illegible] حواس
حور	مونث	آتش	[illegible]	[illegible] حور وہ آئینہ رو آئی ہے
حوض	مذکر	آتش	ضیائے تسلی بلبل کے واسطے	گلچیں قفس میں حوض بھرا ہے گلاب کا
حیا شرم	مونث	مومن	کیوں کہ حسرت سے فلک کو دیکھوں	شرم آتی ہے حیا سے تیری

باب خاے معجمہ

لغات	تذکیر و تانیث	اسم	مصرعہ	تشخیص
خاتم	مونث	اسیر	آرزو تھی کہ سر خاتم کا چھلا ملتا	خاتم دست سلیمان [illegible] نہ تھی
خار حسد	مذکر	صبا	چمن میں جب کہ ہمراہ وہ نگار آیا	گلوں کو داغ ہوا بلبلوں کو خار ہوا
خار کانٹا	مذکر	مومن	کانٹا سا کھٹکتا ہے کلیجے میں غم ہجر	یہ خار نہیں دل سے گل تا دم نکلتا
خار خار	مذکر	مومن	خار خار غم آشکارا ہوا	مثل دل جامہ پارہ پارہ ہوا

الفاظ	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
خاطر بمعنی مزاج	مونث	آسیر	کیونکر نہ ہو بزلف پریشاں خیال	جی پریشان اپنی خاطر ہو گئی
خاطر بمعنی لحاظ	مونث	اسیر	بچپن عشق میں جس شہر گیا ہوں	چاردن اون کی بھی خاطر ہو گئی
خاک	مونث	آتش	تمام ہو گیا یہ ... سرو سے	کرتی ہے کام خاک بھی ...
خاکستر	مونث	ناظم	...	پھر ہوئی ... خاکستر سحر ... ہوئی
خاک شفا	مونث	ایضاً	آسکتے ہیں جن میں فرشتے عذاب کے	وہ کھینچینگے ... خاک شفا
خال بمعنی تل	مذکر	وزیر	آتا نہیں نظر مسی آلودہ وہ دہن	گویا کہ ہے یہ خال رخ آفتاب کا
خاندان	مذکر	ایضاً	... رتبا بلند ہے	سید ہیں خاندان ہمارا بلند ہے
خانقاه	مونث	سالک	آیا نہ لطف نشہ می کچھ مگر کہیں	ہم رات جس میں تھے وہ کوئی خانقاہ تھی
خانہ باغ	مذکر	صبا	داغ پر داغ کی یہی ہے بہار	دیکھیے خانہ باغ کس کا ہے
خبر اطلاع	مونث	ناسخ	... کچھ ڈوبا نہیں دریا میں ساتھ تیا	کشتی کی بھی خبر نہ لینے کی ہے تھاہ کی
ختن	مذکر	ناسخ	لب میں رخ عنب نہیں زلفین	آپ نے کیا کیا ختن اپنا
خدنگ	مونث	اسیر	میں نہ سمجھا تھا کہ دل ٹوٹیگا نگاہ کی نظر	پار سینہ خدنگ سے کمان ہو جائیگی
خرابات	مونث واحد	ناظم	نکلیں گے خانقاہ سے جس وقت پھر وہی	ہم ہو گئے رند ہونگی خرابات ہو گی
خرام	مذکر	اسیر	ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن	نہ کبک سے نہ یہ طاؤس کو خرام آیا
خرچ	مذکر	آتش	مرد درویش ہوں تکیہ ہے توکل میرا	خرچ ہر روز ہے یاں آمد بالائی کا
خرمن	مذکر	مومن	فروغ جلوہ توحید کو وہ برق جولاں کر	کہ خرمن یہ ہو نکہ سے تو ہستی اہل ضلالت کا
خزان	مونث	آتش	وقت کہاں جوانی رفتہ کا کیجیے	وہ کونسی بہار تھی جسکو خزاں نہ تھی

لفظ	تذکیر	مصنف	نظیر شعر	
خسرو خاور	مذکر	ناسخ	تو وہ شیرین ہی کہ تجھکو ہم سے فرہاد سا	بیستون آسمان پر خسرو خاور گیا
خضاب	مذکر	صبا	وہ بادہ نوش تھے پیری میں بھی نہ توبہ کی	شراب خم میں رہی شیشے میں خضاب رہا
خط لکیر ۱۲	مذکر	غالب	بے مے کسے ہی طاقت آشوب آگہی	کھینچا ہی عجز حوصلہ نے خط ایاغ کا
خط ریش	مذکر	ناسخ	کم ہوا خط شعاعی سے فروغ آفتاب	کچھ نہیں غم گر خط رخسار جانان بڑھ گیا
خط نامہ ۱۲	مذکر	مومن	آکے اک نامہ دلدار دیا	خط مشکین رقم یار دیا
خط نوشت ۱۲	مذکر	ناسخ	استرا منہ پہ جو پھرنے نہیں دیتا ہی بجا	محو دیندار سے کیونکر خط قرآن ہوتا
خطا	مونث	رند	تری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا	خطا مجھسے اتنی تو قاتل ہوئی
خفقان	مذکر	صبا	گھر کے دروازے میں زنجیر لگی رہتی ہی	میری وحشت سے تو ہمیں بھی خفقان رہتا ہی
خلا	مذکر	ناسخ	ہو گیا میں ترک ہمکو اگر اے فلسفی	ثابت اپنے عالم دل میں خلا ہو جائیگا
خلخال	مونث	اسیر	اس قدر رویا میں آنکھیں ملکے اسکے پاؤں پر	یار کی خلخال پا گرداب دریا ہو گئی
خلش	مذکر	آتش	بھولتی آنکھیں نہیں یاں کہ تم تجھے اے شہسوار	یاد تیری دل سے رکھتی ہی خلش مہمیز کا
خلعت	مذکر	آتش	کس کے داغ دل سے محشر میں اجالا جائیگا	روز اک خورشید کو ملتا ہی خلعت نور کا
خلق لوگ ۱۲	مونث	رند	اک نظر بام پہ اپنے نظر آجا یاکر	دیکھنے کو ترے اک خلق خدا آتی ہی
خم جیسے تلوار کا	مذکر	ناسخ	ہر کسی کا حال ہی وضع صفا سے عیاں	دال حیدر کی تو انصح پر ہی خم تلوار کا
خم پیچ ۱۲	مذکر	مومن	شاید کہ دست غیر پہ راحت شانہ کش	اور بل زلف تابدار میں کچھ آج خم تھا
خم شراب کا مٹکا ۱۲	مذکر	ناسخ	رند ملکھڑا اونکا عروج نشہ میں تو دیکھنا	ایک گردن کی تکرے خم گردون ہوا
خمار نشہ ۱۲	مذکر	ناسخ	شکست پالی ہی توبہ کی طرح اس کو بھی	ہمارے پاس جو آ کے کشو خمار آیا

لغت	تذکیر و تانیث	نام شاعر	نظم شعر	
خمیر	مذکر	جان	ممالک میں کیا نوالہ نہیں ہے بند ذلت	خمیر جینے کا بارہ برس میں اوٹھتا ہے
خنجر	مذکر	مومن	دست رقیب سے زار خنجر فولاد رہا	یار اکدم اثر نالہ و فریاد رہا
خندق	مونث	اسیر	روز بازار ہجو کہ میرے لیے وقت قطع عرض	ہر نقش پا مور ہے خندق حصار کی
خو خصلت ۱۲	مونث	آتش	زرشتہ بھی تجھے کہتے ہیں مبشر شاعر	یقین ہے ملک الموت میں ہے خو تیری
خواب واقعہ ۱۲	مذکر	اسیر	نوجوانی کا نہ پیری میں کبھی ہوش آیا	خواب دیکھا تھا جو شب صبح فراموش ہوا
خواب نیند ۱۲	مذکر	آباد	تسم مجھے انہیں آنکھوں کی جھپکی پلک ہو جو	شب فراق میں کس کو نصیب خواب ہوا
خواص	مذکر واحد ۱۲	غضنفر	ٹھہرتی ہی نہیں ہے آنچ پر سوز محبت کی	رکھی ہیں اثر نا سنے میں خواص حباب یار کا
خواص سہیلی ۱۲	مونث	حسن	خواصیں جو تھیں اور بڑھ ہٹ گئیں	بہانے سے ہر کام کے ہٹ گئیں
خوان	مذکر	آتش	تل ہے فراق یار میں کس کس کا دیکھیے	تاروں کی نقل سے ہے یہ خوان فلک بھرا
خورشید	مذکر	مومن	کرتے جو مجھے یاد شب وصل عدو تم	کیا صبح کو خورشید نہ تا شام نکلتا
خوشبو	مونث	رند	ہم سوختہ دلوں کے معطر ہوے دماغ	خوشبو جو بھیجی آپکے حقے کے دود کی
خوف	مذکر	گویا	تعلق ہووے دامنگیر سالک کا یہ ممکن ہے	نہیں آب رواں کو خوف موجوں کی سلاسل کا
خون لہو ۱۲	مذکر	رند	یاد کر کے لب پان خوردہ کی تیرے سرخی	خون دل آج پیا ہے کئی چلو اپنا
خون قتل ۱۲	مذکر	اسیر	حنا وہ ملتے ہیں آشنا کوئی نہیں کہتا	کہ خون عاشق شیدا حضور ہوتا ہے
خوناب	مذکر	مومن	یہ رنگ آمیز پان کیسی ہیں کسکا دل دیکھو تو	مجھے تو کچھ نظر آتا ہے یہ خون ناب بنا سا
خیال	مذکر	غالب	گرچہ معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن	دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے
خیال	مذکر	صبا	پڑے ہیں عشق کی گھر آگ میں ہم آ کے	کسے خیال ہے دھر پہ ترانے ترٹ کا

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
خیر جیسے خیر مانگنی ۱۲	مونث	آتش	اللہ رے پھڑکنا اسیران تازہ کا	صیاد خیر مانگتا ہی اپنے دام کی

باب دال مہملہ

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
داد انصاف ۱۲	مونث	مومن	ہی روز حشر اسکے آنے مین دیر	اب کون دے داد اس ستم کی
دار سولی ۱۲	مونث	ناسخ	دل کو اس زلف چلیپا مین جو لٹکا دیکھا	نظر آیا مجھے منصور نیا دار کشی
دارو دوا ۱۲	مونث	رند	خاک پا اوس غیرت منصور کی چھڑکی دل پہ	تجھکو دارو سے تکلف کیا وقمر کچھ نہین
داستان قصہ ۱۲	مونث	اسیر	لازم ہی اجتناب معاصی سے غافلو	کیا داستان سنی نہین قوم ثمود کی
داغ	مذکر	رند	پھر دل مین گھر کیا ہی کسی شک ماہ نے	دو چار دن سے داغ جگر پھر چمک گیا
دال اناج ۱۲	مونث	اسیر	واہ خال کا بوسہ دہ کبھی دیتے نہین	کچھ کیمین دال ہماری کبھی گلنے کی نہین
دالان	مذکر	سحر	ہم بھی سہنے کو ڈھونڈھینگے کوئی قبر کہین	آپ بھی بیٹھے مین مبارک دالان نیا
دام جال ۱۲	مذکر	مومن	ہان جوش طپش چھیڑ چلی جاے کہ پرتو	جھڑ جائینگے فرسودہ اگر دام نہ ہوگا
دام قیمت ۱۲	مذکر	ہاشم	گردش چشم ہی تیری تو وہ آشوب جہان	جس نے نظرون مین گئے گردش ایام کے دام
دامن	مذکر	آتش	آتش گل سے کیا ہی مری طینت کو خمیر	دامن باد بہاری مجھے بھڑکاتا ہے
دانت	مذکر	ناسخ	ہے گیسو کا بہت ہار نے چھوڑا سانپ کا	تیری کنگھی نے صنم ہر دانت توڑا سانپ کا
در دروازہ ۱۲	مذکر	آتش	وحشت دل کا تقاضا ہے نکل چلنے کا	تنگ ہو گنبد گردون کا نہین در ملتا
دُر موتی ۱۲	مذکر	اسیر	وہ شعر تر مین وصف در گوش مین ٹپہ ہون	پہنچنا ہی مجھے در اپنے گوش کا
دراج	مذکر	اختر	ہوا پامال تیری چال پر صیاد مین ہیں پر	عبث دام بلا مین لا کے تو دراج کھینچا ہی
دربار	مذکر	آتش	عشق کا قصہ کہینگے ہم حضور شاہ حسن	وقت شب دربار اگر اپنا مقرر ہو گیا

لغات	تذکیر و تانیث	اسماء شعرا	نظیر شعر	
درخت	مذکر	اسیر	وہ کون ہے جسے نعم البدل نہیں ملتا	درخت میں ثمر رہے گل تو میوہ دار ہوں
درد	مذکر	گویا	اوس نے صندل لگایا ماتھے پر	درد جو ہونا تھا ہوا سر کا
درد مرض ۱۲	مذکر	غالب	عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا	درد کی دوا پائی درد لادوا پایا
درد تلچھٹ ۱۲	مذکر	آتش	کہتے ہیں جسکو عطر یہ ہے درد گلاب کا	ای ترک درد ہے تری جھوٹی شراب کا
درس سبق ۱۲	مذکر	ناسخ	محبوب اللہ نے اوسکو دیا ہے علم باطن کا درس	لیا ہے چند تا ہم نے درس حرف ابجد کا
درم فلوس ۱۲	مذکر	آتش	نشاۂ تیر ہمت کا ہے میر اختر طالع	اوٹھاؤں داغ تجھ پہ ... سے درم پایا
درمان علاج ۱۲	مذکر	مومن	درد ہے جان کے عوض ہر رگ و پے میں ساری	چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درمان ہوگا
درماہہ	مذکر	جان	برابر کبھی نہیں نسبت کے درماہہ ہمارا ہے	غنیمت ہے نمک کی نوکری کا تو سہارا ہے
درنگ	مونث	اسیر	میں مر گیا وہ خط لایا ہے جواب خط اب تک	خدا ہی جانے قاصد کو کیا درنگ لگی
دروازہ	مذکر	غالب	صبح دم دروازۂ خاور کھلا	مہر عالمتاب کا منظر کھلا
دریا	مذکر	مومن	دم قتل یہ کس کے خوف سے ہم پی گئے آنسو	کہ ہر زخم بدن سے خون کا دریا نکل آیا
دست ہاتھ ۱۲	مذکر	مومن	دامن اوس کا جو ہے دراز تو ہو	دست عاشق رسا نہیں ہوتا
دستار	مونث	ناسخ	سر پہ پہنتے جو ہیں یہ رند نہ بھر تار ان سے	کسے پھاڑ گئی زاہد تری دستار نئی
دستک	مونث	ظفر	ستم کرکے ظفر کو تو ہے غیروں سے مجھے وہ	کس نے میری در پہ دی دستک تو کون ہے
دستورالعمل	مذکر	اسیر	کیوں کسی شاہ کی دیوان کو دیکھیں وقت فکر	حاکم مردہ کا دستورالعمل پایا تو کیا
دشت	مذکر	مومن	جنون تنگ ہے ہجوم وحشت غرض کس دم پہ پری آئی	کہاں میں جا نہ جی گھبرا ...
دشنام گالی ۱۲	مونث	ناسخ	کسی نے جو حیدر کو دشنام دی	تو گویا پیمبر کو دشنام دی

لفظ	جنس	اساتذہ	نظیر (شعر)	
دعا مناجات ۱۲	مونث	[illegible]	کسی طرح سے [illegible]	[illegible] اسکے سر دعا [illegible]
دغا فریب ۱۲	مونث	مومن	[illegible] کو	فلک نے مجھ سے یہ کیسی دغا کی
دفتر طومار ۱۲	مذکر	مومن	پڑا ہی مرنا بس اب یہ کہ جو اس نے خط پڑھ کے تباہ کیا	کہا گر [illegible] یہ جا ہوتا تو دفتر اشعار ہم نہ ہوتا
دفتر حساب وغیرہ ۱۲	مذکر	صبا	اب لطف کس حساب میں خط کا [illegible]	سرکار حسن یار کا دفتر بدل گیا
دکان	مونث	ناسخ	بند ہو جا در توبہ تو زاہد غم نہیں	ہو قیامت بند کر دیکھو دکانیں خمار کی
دکھ	مذکر	مومن	کھویا مفت میں دل ہم نے کہ دکھ ہی پایا	تلخی ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا
دل	مذکر	رند	گنجائش نہیں ملتی جو کلیجے میں پڑی ہے	دل تجھ سے کسی طور سے دل بر نہیں ملتا
دلدل کیچڑ ۱۲	مونث	امانت	سینہ میں کس قدر ہے مضمون صفائی تیغ قاتل کے	شعر دار زمین میں دلدل ہو گئی ہے آب آہن کی
دلیل	مونث	ناسخ	شمشیر کا جو لہو بنا ہے یہ شفق	ادنیٰ سی ہے دلیل مرتبہ اعلیٰ کی
دم جان ۱۲	مذکر	ناسخ	دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا	جھونکا نسیم کا جو چمن میں سے نکل گیا
دم نفس ۱۲	مذکر	اسیر	سارباں ناقہ لیلیٰ کو نہ دوڑا اتنا	تھک کے دم قیس حزیں لینے لگا محمل توڑا
دم حقہ کی کش ۱۲	مذکر	نگہت	دم میں افلاک پر قدم مارا	حقہ کا کر کے اسکے دم مارا
دماغ برداشت ۱۲	مذکر	غالب	غم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو	مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا
دماغ غرور ۱۲	مذکر	رند	کیا پست فطرتوں کی رسائی ہو تم تلک	واقف ہوئیں دماغ تمہارا بلند ہے
دن	مذکر	آتش	روز سیاہ ہجر میں میرے جلے چراغ	پروانوں کو نصیب ہو دن وصال کا
دنیا	مونث	رند	گزرے جس دم ہم دنیا سے	ہم سے جانا دنیا گزری
دوا دارو ۱۲	مونث	رند	نصیب شربت عناب لب نہیں ہوتا	یہ وہ مریض ہوں جس کی دوا نہیں ہوتی

لغت	تذکیر و تانیث	نام شاعر	تشریح / شعر	
دوات	مونث	اسیر	میں صفت لفظ ہوں گر یہ لکھے نہیں سکتا	شمول اشک سے پھیکی دوات اتنی ہے
دوان آنکھوں کا ۱۲	مونث	رنگین	پس سر یار دوان طرف کی ہیں لیت پڑی	ٹھوڑی یا تو ہے ٹھوڑی پہ یک تک کی [illegible]
دوپہر	مونث و مذکر	رند	یار سے دوپہر ملاقات کا ہے بعد زوال	دوپہر آج کسی طرح نہیں ڈھلنے کی
دو جہان	مذکر واحد	آتش	نقاب اٹھا کے وہ دیدار عام کرتے ہیں	قیامت آئی کہ شاہد دو جہاں ہوتا
دود دھواں ۱۲	مذکر	اسیر	دیکھو نہ کسی سے گر تا گذر وہ باد برس	چھپتا قاتل پہ دود تا دل [illegible]
دودھ	مذکر	اسیر	جانب میکدہ کیا وہ ستم ایجاد آیا	میکشو دودھ چھٹی کا تمہیں یاد آیا
دور گردش ساغر ۱۲	مذکر	ناسخ	بحر میں بھی ہے بجا نشہ ہوتا ہے خمار	باعث دوران سر ہے دور پیہم جام کا
دور حکومت ۱۲	مذکر	اسیر	اٹھ قیس نکل وادی وحشت سے اب اٹھ	[illegible] دور ترا اب [illegible]
دور دور انگار ۱۲	مذکر	صبا	خوب یہ عاشق کا پاس کرتے ہو	ہر گھڑی دور دور ہوتا ہے
دوران	مذکر	رند	یارب گلشن میں جنوں کا اثر ہو جائیگا	دور گھوم یار سے دوران سر ہو جائیگا
دوربین	مونث	اسیر	اس طرح محروم نظارہ رہے ہیں ہم	بام پر آتے ہیں تو دوربین ملتی نہیں
دولت مصدر	مونث	ناسخ	بچئے اے غافلو سیل حوادث سے نہیں ممکن	گرہ بالفرض اگر دولت سرا تعمیر لوہے کی
دھار	مونث	رند	تیغ ابرو سے معشوق بھی کرتے ہیں تلاش	راہ چلتی ہے مجھے دھار پہ تلواروں کی
دھڑ جسم ۱۲	مذکر	آتش	پیچھے ہٹا نہ کوچۂ قاتل سے اپنا پاؤں	سر کٹ کے چار قدم آگے دھڑ گیا
دہلیز	مونث	رند	توبہ کیجئے بھول کے بھی سجدہ کیجئے	دہلیز ہے جو قبلۂ حاجات آپ کی
دہن منہ ۱۲	مذکر	مومن	نسبت عیش سے ہوں نزع میں گریاں یعنی	ہے یہ رونا کہ دہن گور کا خندان ہوگا
دھن راگ ۱۲	مونث	امانت	شرارت سے جلایا کی صفت جب میں نے گانے کی	او ناری رضا دیپک دھن میں ترانے کی

لغات	تذکیر	اساتذہ	نظیر — شعر	
دھنک [illegible]	مونث	ظفر	محرم ہے حباب آب رواں سورج کی کرن سے اوس پہ بنت	جالی کی کرتی ہے وہ بلا گوٹے کی [illegible]
دھواں	مذکر	اسیر	تیرے فروغ حسن نے کھویا غبار خط	روشن ہوئی چراغ تو غائب دھواں ہوا
دھوپ	مونث	اسیر	ہمکو بھی ہوتی ہے امید زوال تپ غم	دھوپ دیوار سے جب چڑھ کے اتر جاتی ہے
دھوم	مونث	اسیر	روح نے میری ابھی تن مرے چھوڑا نہیں	دھوم ہے گلزار جنت میں مبارکباد کی
دھوون	مذکر	آتش	عمر خضر سے اوس کی زیادہ ہو زندگی	دھوون پئے جو یار کی زلف دراز کا
دھیان	مذکر	آتش	دھیان رہنا شرط ہے اوس دلبر مغرور کا	خاک سے [illegible]
[illegible] چراغ	مذکر	ظفر	دوا اوس نے بھڑکی زباں اپنی بیٹھے ہیں	چراغ گور ہمارا دیا ہی جگمگتا [illegible]
[illegible]	مونث	ناسخ	دید قاتل [illegible] کو ہوئی ایذا مجھے	[illegible]
دیدار	مذکر	رند	عمر بھر کی جو تمنا تھی سو وہ بر آئی	مرتے دم شکر ہے دیدار تمہارا دیکھا
[illegible]	مونث	مومن	مرے جنازہ پہ آنے کا ہے ارادہ تو آ	کہ دیر اوٹھا میں کیا [illegible] آنے کی
دیکھ بھال	مونث	صبا	حیف ہیں اون کا آئینہ نہ ہوا	خوب ہی دیکھ بھال کی ہوتی
[illegible]	مونث	اسیر	سوزش دل میں لگی ہیں مرے [illegible]	[illegible] جلنے کی نہیں
دین	مذکر	مومن	ساتھ دل کے کھو دیا کیا دین بھی	نذر اوس بت کے کیا کیا دین بھی
دیو	مذکر	آتش	ہیں لیا بغل میں پری وصال کو	دیو فراق کشتی میں مجھ سے پچھڑ گیا
دیوار	مونث	ناسخ	زیب [illegible] ہیں یار کی	روز [illegible] کی اٹھتی ہے دیوار کی
دیوار	مونث	اسیر	عالم فقر میں جمعیت سامانہ ہوئی	در اگر تھا سر ویرانے میں دیوار نہ تھی
دیوان کتاب	مذکر	ناسخ	ہر بیت میں اک شاہد معنی کی ہے تصویر	ناسخ ہے مرقع نہیں دیوان ہمارا

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
وانو	مذکر	اختر	آپ نے سیدھا وانو ڈالا ہے	یہ تشنبا نیا نکالا ہے

باب دال ہندی

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
ڈاک	مونث	مخفر	خبر اشک کی ڈاک ہی چشم تر سے بتیری آتی ہے	تسلی ہو نہ ہو دل کو خبر بتیری آتی ہے
ڈانڈ	مونث	اختر	اٹھو چھوٹا نہ پہر سے بن پہ آشنا سوار	ڈانڈ تیر سے کی عجب ناز سے اٹھائی ہے
ڈانک	مذکر	آتش	اوڑا یا پان کی تحریر نے اور دس کے ڈانک کو	نگین رنگ چمکا دو مقرر ڈانک کندن کا
ڈر	مذکر	مومن	نہ چھوڑو ہاں پھر چلو تو ڈر کس کا	ہوش رکھتے ہیں بے خبر کس کا
ڈکار	مونث	اسیر	ہماری بڑی بولیت نکل سے گئی وحشت	ہرن کان کے چھو شیر کو ڈکار آئی
ڈنک نیش ۱۲	مذکر	اسیر	تمیز اسفل و اعلیٰ نہیں آتی ہے موذی کو	برابر نیک و بد کے واسطے ہے ڈنک بچھو کا
ڈورا رشتہ ۱۲	مذکر	ناسخ	صوفی جو ہیں نماز کرینگے بجائے رقص	ڈالینگے ڈورا سبحہ میں تار رباب کا
ڈول	مذکر	اختر	ہم بیکسی کے پاؤں ٹوٹے جگر کے دشت کربلا	کچھ ڈول ڈالا آج تو ہم نے رضا کا
ڈھال	مونث	اسیر	سیاہ بخت کو ہوتا نہیں فرزنج نصیب	وہ نیا چاند نہیں ہے تو ڈھال کی
ڈھب	مذکر	ظفر	ڈھب ترے ڈھنگ کا تری بزم میں آن بنا	مجھ پہ یاروں نے لیا پہلے ہی طوفان بنا
ڈھنگ	مذکر	ناسخ	تم چھپے گلشن میں ہم حنا کے پر	کیا نکالا ہے ڈھنگ سونے کا
ڈھئی	مونث	آتش	سائے نے ڈھئی جو تیرے آستانے پر	در سے اوٹھا کے ہم دیوار لے چلے
ڈھیر قبر ۱۲	مذکر	وزیر	بلبل چمن میں گل کی یاد میں بس ہوش رہ	مجھ بے نوا فقیر کا یہاں ڈھیر ہو گیا
ڈھیر تودہ ۱۲	مذکر	اسیر	بعد مرنے کے بھی نہ جائیگی کبھی سرگشتگی	چاک کی صورت پھر لگا ڈھیر میری خاک کا

باب ذال معجمہ

لغت	جنس	اسم شاعر	نظیر شعر	
ذات قوم ۱۲	مونث	رند	چار دن زیست کے جو جیا سو کہوا رند	پیش از ین خاک کی پتلے کی کوئی ذات نہ تھی
ذات منصب ۱۲	مونث	رند	کیا تکلف تھا بھلا تیس برس مجھ مین نہین جنون	عاشقی حصے مین اس کے نہ تھی کچھ ذات تھی
ذقن زنخدان ۱۲	مذکر	وزیر	صفائی کے سبب عکس مسلسل کا اس پر	خط سے یہ سبز نہین ہے ذقن سرخ ترا
ذکر تذکرہ ۱۲	مذکر	مومن	کس کو دیتے تھے گالیان لاکھون	کس کا شب ذکر خیر تھا صاحب
ذوالفقار	مونث	اسیر	ذقن کے بدلے پڑا ہاتھ اوس کے ابرو پر	بجا سیب کے کر ہاتھ ذوالفقار آئی

باب راے مہملہ

لغت	جنس	اسم شاعر	نظیر شعر	
رات	مونث	ناسخ	نور مہتاب ہے وہ صفوین کے مثال	ہاے کیا آج رات کالی ہے
رازو	مذکر	آباد	باتین کرنے مین تجھے نیند چلی آتی ہے	راز آنکھون سے کھلا رات کی بیداری کا
راس	مونث	نسیم	کنیا تھی غرض کہ راس اس کی	پوری ہوئی [illegible]
راغ جنگل ۱۲	مذکر	صبا	اے جنون تیری واسطے سب ہین	باغ کس کا ہے راغ کس کا ہے
راگ	مذکر	اختر	بت کا ہین غیر دمین نہ زمزمہ پرداز ہوتے ہین	ستا ہے تجھے لیے وقت کیو نہ راگ
رال لعاب دہن ۱۲	مونث	رند	کس قدر تجھ کو حسین پیدا کیا اللہ نے	اور پری تجھ پہ نہ کیونکر رال ٹپکے حور کی
ران	مونث	اختر	بھر گیا دل تو زیادہ کہین شرما ہین آپ	آپ نے ران عیش تا نو سی سرکائی ہے
راہ راستہ ۱۲	مونث	رند	زندگی کے کس لیے صدمے اوٹھاتی ہے عشق	راہ کیا جا کی بتا تو جسے ملتی نہین
راہ سلسلہ ۱۲	مونث	رند	پھر ملاقات کبھی کی تو ٹھہریگا طریق	راہ تو نکلے کہین اس سے شناسائی کی
راہ انتظار ۱۲	مونث	امانت	لو قدم شرم کے کوچے سے نکالو	بازار مین ہم دیکھتے ہین راہ تمھاری
رایت علم ۱۲	مذکر	ناسخ	ہو مبارک تا صد سی سال چتر سلطنت	سایہ افگن ہو صد رایت علم بردار کا

لفظ	حالت	اسماے شعرا	نظیر	
			شعر	
رُت بُسکانا	مونث	صبا	جھولا جھلو مینگے لیجا کے چمن مین تجھ کو	رت کبھین آئے تو اے حور لقا ساون کی
رحم	مذکر	مومن	غصے کے بدلے رحم نہ کھایا	کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا
رُخ جیسے مکان ۱۲	مذکر	ظفر	جدھر سے ہوتے تھے نظارہ تے آیا ظفر	وہ رخ بھی یار نے اپنے مکان کا بدلا
رُخ چہرہ ۱۲	مذکر	ظفر	جام مے مین رخ ساقی جو نظر آہی گیا	گھر مین خورشید کے گویا کہ قمر آہی گیا
رخت لباس ۱۲	مذکر	ناسخ	پہنا دیا ہے خلعت زر اوس کے نور نے	رخت سیاہ دور شب تار نے کیا
رخسار	مذکر	غالب	پوچھ مت رسوائی انداز استغنا ے حسن	دست مرہون حنا رخسار رہن غازہ تھا
رخش	مذکر	رند	پیدا ہو جس سے رخش کسی شہسوار کا	آنکھون کو انتظار رہا اوس غبار کا
ردا چادر ۱۲	مونث	آتش	شب فراق مین سینے پہ جو تنہ لپٹا ہے	خیال وصل مین پہرون نہین ردا اوٹھی
ردیف	مونث	ظفر	بدل کے قافیہ لکھو غزل اک اور ظفر	مگر ردیف ہو ساری یونہی برابر کی
رسم طریق ۱۲	مونث	اسیر	قاتل کو وقت ذبح تماشا دکھائین کیا	ہم کو تو رسم یاد نہین اضطراب کی
رسم عادت ۱۲	مونث	ناسخ	ہے معطل اب زبان خامہ اور اپنی زبان	رسم کی موقوف اوس نے نامہ و پیغام کی
رسم و راہ	مونث	ظفر	ہم اون سے مانگتے بوسہ بھی نقد دل دے کر	جو لین دین کی کچھ رسم و راہ پڑ جاتی
رسن	مونث	اسیر	گیسو ہوے سپید مگر ناز رہ گیا	بل اب تلک وہی ہے رسن گو کہ جل گئی
رسید	مونث	اسیر	برسون گلی مین یار کی قاصد پڑا رہا	نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کی
رشک حسد ۱۲	مذکر	سالک	کیا رشک عرشیون کو مجھے پایگاہ کا	زایر ہون آستان حبیب اله کا
رضا	مونث	اسیر	جنان مین تو ہمین لیجاے یا جہنم مین	وہی رضا ہے ہماری جو ہے رضا تیری
رطل	مذکر	ظفر	ساقی ہے نشہ آنکھون مین معمول سے ملکا	نظرون مین ہے اب رطل گران بھو سے ملکا

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
رعیت	مونث واحد ۱۲	اسیر	شریک حال عالم ہی جو انسان نیک سیرت ہو	رعیت کم نہین ہی تروج سلطان عادل کی
رفتار	مونث	ناسخ	بول چال ایسی کسی کی بھی نہین دنیا مین	تیری گفتار نئی ہی تری رفتار نئی
رفو	مذکر	ظفر	خدا نہ دوے تجھے ناخن جنون کے ہاتھون	ہمیشہ چاک جگر کا رفو بگڑتا ہے
رفع	مذکر	داغ	صلح دشمن سے کبھی لینگے تری خاطر سے	جس طرح سے ہو غرض رفع ملال اچھا ہے
رقص	مذکر	آتش	موسم گل کی ہوا پلوا کے مے کرتی ہے مست	رقص دکھلا دیتا ہے ابر کرم طاوس کا
رکن	مذکر	اسیر	طاعت مین ہمیشہ ہے کسی قدر راز کا	اعظم یہی ہی رکن ہماری نماز کا
رگ	مونث	ناسخ	کہاں آئے نزہت گل ہی تری نازک سی تیلی	رگ گل بھی نہین باغ جہان مین اس قدر پتلی
رم	مذکر	مومن	جوش قلق نے اوس کو بھی دیوانہ کر دیا	پہلے تو ورنہ طبع تحمل مین رم نہ تھا
رن میدان جنگ ۱۲	مذکر	اسیر	کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے	رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے
رن جنگ ۱۲	مذکر	اسیر	گلستان مین ترا ظل بدن پڑتا ہے	بلبل آ یاسمین پہ لڑتے ہین کہ رن پڑتا ہے
رنج	مذکر	اسیر	الٰہی مجھ کو آئے میرے دل کو موت آئے	کہ بیماری سے بدتر رنج ہی بیمارداری کا
رنج و محن	مذکر	امانت	پیچھے بھول گئے رنج و محن یاد آیا	رو دیا مین نے قفس مین جو چمن یاد آیا
رنگ طور ۱۲	مذکر	صبا	باغ عالم مین جو آئی ہو ان کا یہی عالم ہے	اے صبا اور ہی کچھ رنگ کا ہوگا
رنگ لون ۱۲	مذکر	ناسخ	جو سرخی آتی ہے عکس شفق سی ہی ترے منہ پر	حسد رنگ تو آتا ہی سبل چرخ گردان کا
رنگت	مونث	داغ	تشنم سی شب ہجر کی ظلمت نہین جاتی	سو شوب بہ یرین بھی رنگت نہین جاتی
رنگ ڈھنگ	مذکر	ظفر	گر نہ پہلے رنگ ڈھنگ اس کا رہا غنچہ لب دیکھ لین	کیونکر دل زمین تلک اپنے نہ ڈھب کا دیکھ لین
رو	مونث	ظفر	لاکھ تم منع کرو جب کہ بھر آئیگا یہ دل	ناصحو آنسو کی چشم مین ہے روہی کی

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
رو رخ ۱۲	مذکر	آتش	حسن سے قدرت خدا کی رو نظر آیا مجھے	ریش پیغمبر ترا گیسو نظر آیا مجھے
رواج	مذکر	اختر	حکم رانی ہی حسن کی اے عشق	سکۂ داغ کا رواج ہوا
روپ طور ۱۲	مذکر	ناسخ	صبح فرقت نے دکھایا روپ سیارا شام کا	آفتاب صبح کو سمجھا مین تارا شام کا
روح جان ۱۲	مونث	وزیر	بعد از فنا جو قبر پہ آئے وہ اے وزیر	پہونچا نے اون کو روح میری دور تک گئی
روح ست ۱۲	مونث	داغ	ہمارا درد دیکھا جائے کس سے	ہمیشہ روح کھنچتی ہے دوا کی
رود ندی ۱۲	مذکر	میر	کیا رود کہین ہم اپنی گریہ زار محبت مین	رونا سا کوئی رود ہے آنکھون سے رود یک بہا
روداد	مونث	ظفر	منہ دیکھو ہے جو آئینہ حیرت سے تمہارا	ہم حسن سے ظفر کہتے ہین روداد تمہاری
روز روزینہ ۱۲	مذکر	ظفر	بوسہ روز آپ نے ٹھہرایا تو دو روز کا روز	کیون خفا ہوتے ہو تم اس تپش دل سوز کا روز
روز دن ۱۲	مذکر	آتش	حسن جمال سے ہے زمانے مین روشنی	شب ماہتاب کی ہے تو روز آفتاب کا
روزن	مذکر	مومن	زخم تو بھی مر ہم زخم کہن ہے چارہ گر	بند تیر یار سے سینے کا روزن ہو گیا
روغن تصویر کا ۱۲	مذکر	اسیر	ہو چکا تھا گل چراغ زندگانی ہجر مین	کام روغن آگیا لیکن تری تصویر کا
روغن ڈھال کا ۱۲	مذکر	گویا	تیرے عکس رخ سے ہے خوشبو سپر کے پھول مین	روغن گل بن گیا ہے صاف روغن ڈھال کا
روغن تیل ۱۲	مذکر	وزیر	نظر سے گر بیمار اون کے ہو گئین آنکھین	تصدق کے لئے کھچوا دون روغن آنکھ کے تل کا
روگ مرض ۱۲	مذکر	آتش	وعدہ خلاف یار سے کیسو پیامبر	آنکھون کو روگ کر گیا ہے ہوا انتظار کا
رومال	مذکر	صبا	دولت فقر ہوا سے منعم اور کمی ہو	فخر کیا ہے جو دوشالہ ہوا رومال ہوا
رونق	مونث	مومن	وہ کوچہ ہے اشک خون سے گلزار	رونق ہے یہ ساری اپنے دم کی
رویان رونگٹا ۱۲	مذکر	اسیر	بدلے پانی کے اگر خاک چھنے بدلی سے	ایک رویان نہ ہو میلا مری بارانی کا

الفاظ	رواج	اسم	نظیر شعر	
ریاض	مذکر	اسیر	جبتک ہی راست قامت شمشاد آخدا	پھولے ریاض حسن مرے سرو ناز کا
ریش ڈاڑہی ۱۲	مونث	ظفر	یہ عمر ہم نے بسر سب شراب مین کی ہی	سفید ریش نہین آفتاب مین کی ہی
ریگ	مونث	اسیر	جگہ کشتی پہ ہی پارہ کس شیرین شمایل کی	جو شربت آب بیا ہی تو شکر ریگ ساحل کی
باب زای معجمہ				
زاغ کوا ۱۲	مذکر	ظفر	گر نہ خال صنم سے ہو رہے ہم چشم	تو بنی ہی جا مقرر وہ زاغ پتھر کا
زاغ کمان کا ۱۲	مذکر	صبا	خال ابروی یار کا کتنا شرہ کے پاس ہے	خوف زخم تیر کا زاغ کمان رکھتا نہین
زانو	مذکر	رند	مشغلہ تھا یہ شب ہجر مین سر روا پنا	سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا
زبان جیبہ ۱۲	مونث	مومن	نہ انتظار مین یہان آنکھ ایک آن لگی	نہ ہائے ہائے مین تالو سے شب زبان لگی
زخم	مذکر	وزیر	ہین وہ بیکس مرے لاشے پہ نہ روئیگا کوئی	زخم تن بھی مرے حال پہ گریان ہوگا
زر مبلغ ۱۲	مذکر	صبا	خاک حاصل ہی اس سے مردون کو	زر جو صرف قبور ہوتا ہے
زر سونا ۱۲	مذکر	مصحفی	کندن رنگ کو تیرے پہونچا ہی کب میان	جاوے گر چہ ہی زر خورشید ڈہ چڑھا
زرہ	مونث	اسیر	ڈر گیا اس جہد تیغ ابروی خمدار سے	آینہ پہنے ہی جوہر سے زرہ فولاد کی
زعفران	مونث	آتش	زردی نے میری رنگ کی مجھکو رلا دیا	ہنسوائے جو کسی کو یہ وہ زعفران نہ تھی
زک	مونث	نصیر	چمن مین اوس کی کمر نے یہ کل لچک کھائی	کہ شاخ گل نے سر ہی ہم سے زک پائی
زکام	مذکر	اختر	جو درد سر ترا صندل سے کم ہوا جانان	تو سر دمہری سے افزون مرا زکام ہوا
زگال کوئلہ ۱۲	مذکر	ناسخ	ہوا ہون خال رخ یار دیکھ کر حیران	سیاہ آگ مین کیون کر زگال رہتا ہے
زلف	مونث	آتش	آینے نے رخ انور پہ اجارہ باندھا	شانے کے حصے مین زلف پریشان آئی

الفاظ	اوزان	اسماء	نظیر شعر	
			شعر	
زمرد	مذکر	آتش	رشک سے کیا زمرد خاک تو [illegible]	[illegible] گوش کے [illegible]
زمین زمین شعر	مونث	اسیر	گلشن کسی نے مول لیا ہے کسی نے گھر	ہم نے زمین شعر جہان میں خرید کی
زمین	مونث	مومن	جنون میں [illegible] گرا خاک اڑا کے	[illegible] ایک [illegible] زمین [illegible]
زنار	مذکر	[illegible]	کافر ہوا ہون [illegible] عشق بت [illegible]	[illegible] کو جا [illegible]
زنار	مونث	وزیر	اوس بت بے دین پہ ہم [illegible]	برہمن زنار پہنا کفن کے تار کی
زنجیر	مونث	ناسخ	ناسخ ضعیف بھاری ہے زنجیر آہنی	کافی ہے اس کی قید کو زنجیر [illegible]
زندان	مذکر	ناسخ	ایسے لاغر جو نہ ہوتے تو ستاتے کیون کر	تنگ ہے خانۂ زنجیر سے زندان [illegible]
زنگ جرم	مذکر	ناسخ	کدورتیں تیری چہرے زنگی نظر آتی ہے [illegible]	تماشا ہے کہ الٹے آئینے میں [illegible]
زنگ جرس	مذکر	ناسخ	مری لیلی کو یہان اگر لائے	باندھون تا مین زنگ [illegible] کا
زور قوت	مذکر	آتش	زندہ آن آنکھوں کے کشتے کو نہ دو لب کرکے	اوس مسیحا پر زور چل سکتا نہیں [illegible]
زہر	مذکر	داغ	مین مرگیا جو وہ لب جان بخش ہل گیا	یارب قلم مسیح مین کیا زہر مل گیا
زہراب	مذکر	ظفر	ترے [illegible]	وہان مار زہراب جان من ٹپکتا ہے
زہرہ ستارہ	مونث	صبا	دم رقص اوس نے جو کی زلف وا	تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی
زیان	مذکر	مومن	دیت میں روز جزا لے رہینگے قاتل کو	ہمارا جان کے جانے میں بھی زیان نہ ہوا
زیب	مونث	اسیر	تجھ سے اے رشک چمن زیب چمن بڑھتی ہے	سرو کی طرح ہر اک شاخ سمن بڑھتی ہے
زیست	مونث	مومن	تیرے بن زیست کس کو بھاتی ہے	نام مرنے سے لذت آتی ہے
زین کاٹھی	مذکر	آتش	دم بھی اس جان ہمارے سر او سر میں لینے نہ پایا	آتے ہی بیٹھا توسن عمر رواں پر زین ہوا

لفظ	رواج	استاد	نظیر شعر	
زیور	مذکر	اسیر	زرگر کا تیرے ہاتھ جو پہونچے سپہر تک	زیور بنا کے لاے زر آفتاب کا
			باب سین مہملہ	
ساتھ رفاقت ۱۲	مذکر	اسیر	ید اللہ کس لڑائی مین نہ آئے کام احمد کے	حقیقت مین نبھا ساتھ دیتا ہی بہادر کا
ساتھ رفیق ۱۲	مذکر	ناسخ	تو بھی غضب ہے تفرقہ انداز اے اجل	دم بھر مین چھٹ جاتے ہین سو برس کے ساتھ
ساتھ کبوتروں کا جھلڑ ۱۲	مذکر	برق	اسی رُت سے ہے ہم بروم جو خط شوق بھیجینگے	اوڑیگا ساتھ دروازہ پر اوس گل کے کبوتر کا
ساز سامان ۱۲	مذکر	نسیم	مرہم سے تھے جس طرح کے انداز	شادی کا خوشی خوشی کیا ساز
ساز باجہ ۱۲	مذکر	سحر	فرقت مین مغنی نے چھیڑا دل نالان کو	تا ساز ہوا ہم کو محفل مین جو ساز آیا
ساعد	مذکر	سالک	صبح واعظ نے بیان کی روشنی شمع طور	خواب مین دیکھا تھا شب کو مین نے ساعد یار کا
ساغر پیالہ ۱۲	مذکر	ناسخ	نشۂ عرفان نہین جب تک ولا ہی قیل و قال	تا نہ ہو لبریز ساغر بے صدا ہوتا نہین
ساغر	مذکر	ناسخ	لبریز اوس کے ہاتھ مین ساغر شراب کا	بنتا ہی عکس رخ سے کٹورا گلاب کا
سال برس ۱۲	مذکر	ناسخ	دشت سے کب وطن کو پہونچونگا	کہ چھٹا اب تو سال آ پہونچا
سالگرہ	مونث	دبیر	تیر سے زخمی یہ ہوگا تری مان روئیگی	اس کی دنیا مین یہی سالگرہ ہوئیگی
سامان	مذکر	مومن	کس کام کے رہے جو کسی سے رہا نہ کام	سر ہو مگر غرور کا سامان نہین رہا
سان سنگ صیقل ۱۲	مونث	ناسخ	اوس بت کو آفتاب پرستی بہانہ ہے	تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی
سانپ	مذکر	ناسخ	عشق گیسو مین یہ عالم ہی دل بے تاب کا	نالۂ پیچان جو ہی اک سانپ ہی سیماب کا
سانس دم ۱۲	مونث	ذوق	کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد	سینے مین ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد
سانس	مونث	ظفر	ہمیشہ چپ ہی رہے ہم کبھی جو ٹھنڈی سانس	بھری بھی ہم نے تو ہو کر نہایت جان سے بھری

لفظ	تذکیر	سند	نظیر شعر	
سانگ	مذکر	مصحفی	بہروپ ہے یہ جہان کہ جس مین	ہر روز بنے ہی یک نیا سانگ
ساون	مذکر	ظفر	کیا ہی باندہی ہے تری چشم نے اشکون کی جھڑی	کبھی ایسا نہ برستے ہوئے ساون دیکھا
سبب باعث ۱۲	مذکر	مومن	مجھ کے سایہ نہین کیا سبب	کہا اوس نے مت پوچھ اوس کا سبب
سبحہ تسبیح ۱۲	مونث	ناسخ	فصل گل مین اشقیا ہے میکشون کا دور دور	سبحہ زاہد نے بنائی دانہ انگور کی
سبق	مذکر	مومن	کچھ نہ سیکھو سکہا دیا دل نے	سبق اولٹا پڑھا دیا دل نے
سبو کلیہ ۱۲	مذکر	وزیر	دل کو کیا گداز محبت کی آگ نے	پختہ ہوا سبو جو مرا خام ہو گیا
سپر ڈھال ۱۲	مونث	صبا	تیغ حسن یار کی کیا تاب لائے آفتاب	منہ پہ لینے کے لیے کس دن سپر ملتی نہین
سپہ لشکر ۱۲	مونث	ظفر	ہر اسان ہے دل عاشق کبھی سے خوب مژگان کی	کچھ ایسی یہ برگشتہ سپہ اولٹی سیدھی ہے
سپہر	مذکر	اسیر	سپہر کمینہ جو دیکھا ہے ہم نے نالون کا	یہ فیل بے جگر کب سامنا کرتا ہے بھالون کا
ستار	مذکر	رند	چھیڑ و ور پردہ جان عاشق سے	اوس پری کا ستار کرتا ہے
ستم ظلم ۱۲	مذکر	سحر	جب اکبر مغموم کا دم ٹوٹتا ہے	سب کہتے تھے سرور پہ ستم ٹوٹتا ہے
ستم	مذکر	اسیر	سامنا کیا دل شکستہ سے ہو چرخ پیر کا	ٹوٹ جاتا ہے لڑائی مین ستم شمشیر کا
ستون	مذکر	ظفر	گر نہ ستم گیا یہ فلک میری آہ سے	دیکھو تو کیا ستون ہے سقف کہن لگا
ستھراو	مذکر	ظفر	انداز سے جدہر وہ قدم پاؤن پڑ گیا	کوسون اودھر دلون ہی کا ستھراو پڑ گیا
سجاوٹ	مونث	رنگین	سب سے گفتار جدا سب سے نرالی نک سک	دانت تصویر ہین مسی کی سجاوٹ خاصی
سج	مونث	جرات	ابر دہنیا چڑہی کہہر ہین بال اوسکے بکھرے ہوئی گات	سج دیکھو کیا ہے اودھوان دھار نکالی
سج دہج	مونث	ظفر	کٹ جائے ابھی ارہ غیرت سے چمن مین	سج دہج یہ اگر دیکھ لے شمشاد تمہاری

لفظ	[illegible]	شعرا	نظیر — شعر	
سجدہ گاہ	مونث	وزیر	نہین اوٹھتا ہی سر سجدے سے میرا	مگر ہی سجدہ گاہ اوس خاک پا کی
سحاب ابر۱۲	مذکر	صبا	نہ برشکال مین جب تک شراب پلوائی	بلا کی طرح سے سر پر پھر سحاب رہا
سحر جادو۱۲	مذکر	نسیم	بولا ہما گوشۂ زر ایک ہی افسون مین وا	سامری نے سحر سیکھا ہی تری تقریر کا
سحر صبح۱۲	مونث	صبا	امید زیست کسی ہی فراق جانان مین	نہوا گر شب غم کی سحر نہین ہوتی
سخن	مذکر	نسیم	جس کس نے تتبع سو نازکی مین ہو کامل نسیم	شہرۂ آفاق تیرا بھی سخن ہو جائیگا
سدھ	مونث	ناسخ	تھا تری نرگس سیہ کون سے زمانہ بدمست	سدھ کسی مذکو کوکب خانہ خمار کی نہتی
سر	مذکر	گویا	صندلی رنگ پہ مین مر ہی گیا	درد سر کس کا یہان سر ہی گیا
سرا	مونث	اسیر	دل سوزان مین ہمارے نہ قدم رکھا اے غم	کوچ کر جلد مسافر یہ سرا جلتی ہے
سراغ	مذکر	ناسخ	کس کی ہم جستجو مین نکلے تھے	نہین پاتے کہین سراغ اپنا
سرانجام	مذکر	مومن	کیا کیا سرانجام اسباب سور	کہ صرف چراغان ہوئی چشم حور
شہرت [illegible]	مونث	رنگین	گاتا تو نہین آتا سبلاتی ہون جی اپنا	ہو لیے سے نہین واقف ہے سرعت نہ کچھ سر کی
سرعت [illegible]	مونث	جلال	جسے کی لگائی کمین مین نیزہ اوسے مارا	سر وہی لنگی جب ہاتھ مین تھا تل ذرے سرعت پل
[illegible]	مونث	اسیر	عبرت نے کہا بنی جو تربت	حسرت ہی یہ ملک آرزو کی
سرنوشت	مونث	ناظم	رگ جان رہتی ہی مشتاق اسی خنجر کی	شیشۂ دل کو ہی سر جوٹ اسی پتھر کی
سرتاب	مذکر	آختہ	گجر جو سنتے ہین صلت مین دل دھڑکتا ہے	جب آئی شام کی نوبت وہین اوٹھا سرتاب
سرسام [illegible]۱۲	مذکر	وزیر	[illegible] سے بکنے لگا رقیب	نکلا [illegible] سے سرسام ہو گیا
سرسون اناج۱۲	مونث	ذوق	کیا ساغر زرین کو کیا جلد مہیا	ساقی نے تو سرسون ہی ہتیلی پہ جمائی

الفاظ	تذکیر و تانیث	اسماء شعرا	نظم — شعر	
سرشک	مذکر	نسیم دہلوی	اوٹھے شعلے درد سینہ سے تعظیم فرشتا ہیں	سرشک دیدہ استقبال کو تا آستین آیا
سرکار	مونث	ناسخ	خوش ہو ہم کو اگر قدر پرانوں کی نہیں	ڈھونڈھتے پھرینگے ابھی ہم بھی نئی سرکار نئی
سرکنگبین	مونث	ظفر	میری دوا تو شربت دیدار یار ہے	نسخے میں کیوں طبیب نے سرکنگبین لکھی
سرگزشت	مونث	مومن	کہا جو میں نے کہ مت پوچھو سرگزشت مری	جب آپ جا کے وہ ہوتی کہیں اون کی لگی
سرنگ	مونث	اسیر	نہیں ہے غم جو گھر ہا تہ قبر تنگ لگی	کہ باغ خلد میں اس جا سے ہی سرنگ لگی
سرو	مذکر	مومن	دل میں اتنا تو سمایا ہے کہ جی جاتا ہے	سرو نوخیز جو انگشت نما ہوتا ہے
سروچراغان	مذکر	آتش	کیا بیاں عالم زوال حسن خوباں کا کروں	روشنی جاتی رہی سروچراغان رہ گیا
سرور خوشی۱۲	مذکر	مومن	ذرا ہو گرمی صحبت تو خاک کر دے چرخ	مرا سرور ہے گل خندۂ شرر کا سا
سرور نشا۱۲	مذکر	داغ	عدو کو دیکھ کے آنکھوں میں اپنے خون اترا	وہ سمجھے بادہ گلرنگ کا سرور آیا
سروسامان	مذکر	خبر	ہم نے رونے کا بھلا کب سروساماں باندھا	تم نے بھی دیدہ و دانستہ یہ طوفان باندھا
سڑک راستہ۱۲	مونث	ظفر	زلف کے کوچے سے بہتر ہے دلا مانگ کی راہ	اوس میں خم ہیں اک سیدھی سڑک جاتی ہے
سزا	مونث	مومن	قتل دشمن کا ہے ارادہ اوسے	یہ سزا اپنی جان نثاری کی
سطح	مذکر	وزیر	پرتو رخ کے چاندنی ہے سطح آب کا	ہر رشک ماہتاب ستارہ حباب کا
سفر	مذکر	آتش	جو ساتھ چلنا ہے آتش تو باندھئے کمر اپنی	سفر زیارت کعبے کو ہے ضرور ہمارا
سقف چھت۱۲	مونث	ناسخ	اثر درکار ہے تو جا پہنچ عرش معلی تک	نہیں سقف فلک آئے نالۂ شبگیر تو جھکی
سگ کتا۱۲	مذکر	آتش	اے ہما منہ نہ لگانا تو مری ہڈی کو	سگ دیوانہ مجھے کاٹ کے مرجاتا ہے
سل پتھر۱۲	مونث	اسیر	گئے یہ وار جھکے دست و بازوی قاتل	تھی نہ سل مرے سینے سے سخت جانی کی

لغت	تذکیر و تانیث	نام شاعر	نظیر — شعر	
سل مرض ۱۲	مونث	رند	یہ تپ ہجر میں تیغون بیماریان یکسان گسل	محبت بیدلی دق ہوئی سل ہوئی
سلاخ	مونث	ظفر	بھری ہے آہ کی آتش دل جگر میں فراخ	کہ لال کی ہو گئی آتش سقر میں سلاخ
سلاسل	مونث	اسیر	بڑھ گئے آپ ہی اپنے حسن کا قل لیلیٰ شاید	پاے مجنون میں سلاسل کبھی تھی نہ کبھی
سلام	مذکر	مومن	زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن	تو سب سے پہلے تو کہیو سلام حضرت کا
سلک لڑی ۱۲	مذکر	ناسخ	تجھ بن ہوئی جدا ان آنکھوں سے گوہر اشک [illegible]	سلک گوہر اپنے مژگان کی طرح تر ہو گیا
سلک لڑی ۱۲	مونث	صبا	اشک کی تیری جدائی میں تو گنتے ہیں ہم	کیا ہوا اب سے وہ سلک گہر ٹوٹی نہیں
سم زہر ۱۲	مذکر	آتش	دنیا میں نیک سے ہی فزون بد کا احتیاط	کیا کیا گران نہ شہد سے قیمت میں سم ہوا
سم جانور کا ۱۲	مذکر	اختر	آسمان پہ چین جو اٹھوں سے تیری سوا	چوکڑی وحشت میں بھولیں گر سم توسن بجا
سمان عالم ۱۲	مذکر	ناسخ	صفدر ان سینہ کوبی میں ہے سیاہ زنجیر گردن کی	سمان ہو وحشت میں جیسے آواز جلاجل کا
سمجھ	مونث	ظفر	وہ اوس کا ہے کہ سمجھے ہماری بھی بات	جو اونکی کی سمجھ تو ہمارے بھی اٹھی
سمرن	مونث	رند	نہ دلایا یاد وہ تسلسل اشک	سمرن میں یار کی کلائی کی
سمند اسپ ۱۲	مذکر	وزیر	زبان شمع سے نکلے صدا بسم اللہ	چراغ پا جو کسی شب ترا سمند ہوا
سمندر بحر ۱۲	مذکر	ظفر	جو دو چشم تر گریہ دیدۂ تر جوش کیا آہ	تو لیا ہے جوش گریا کہ سمندر جوش کھا گیا
سمندر کرم آتش ۱۲	مذکر	ناسخ	کب ہے سینہ سوزان محبت دل	آتش کدے میں بیٹھ سمندر ہو گئے
سن عمر ۱۲	مذکر	اسیر	اوٹھ کر جب تمھارے کون جیا [illegible]	آپ چل بارہ برس سن زیادہ ہو کا
سنان	مونث	رند	کون دیتا و نہ تھی اگر ہمسر مژگان	سینے میں بھری جا بہ سنان یار تھی
سنبل	مذکر	وزیر	سنبل گلشن میں کب ہوا ہے	بلتا ہی وہ زلف کو دوتا ہے

لفظ	تذکیر و تانیث	اساتذہ	نظیر شعر	
سنگ پتھر ۱۲	مذکر	رند	لرزاں ہے اضطراب سے پتھر مرا مزار	جو سنگ لوح اپنی جگہ سے سرک گیا
سنگار	مذکر	بحر	سنگ سے آنکھوں میں سنگار لب اوسکا ہوا رنگ و بو ...	دیکھو لگا مسی ... سنگار اوس آیا
سنگر	مذکر	بحر	خشا جو نگاہ تو تھی آئینہ رخ سے نقاب	زلف نے حبشی فوج کا سنگر توڑا
سن گن	مونث	میر	نہ جانا ابروں پر سے گوش آئی	کر اوس کی کچھ سن گن کچھ اب بیان پایا
سنیچر	مذکر	معروف	غیر ہنسنے کے دن آیا جو سفر سے معروف	میں نے جانا کہ بس اب مجھ پہ سنیچر آیا
سواد	مذکر	آتش	پہونچا دیا عدم شب تار فراق نے	دکھلا دیا سواد ہو رہے دیار نے
سوال	مذکر	گویا	مانگوں خدا سے عشق شبیر و شبیر کا	رد کب کرے کریم سوال اک فقیر کا
سوانگ	مذکر	صبا	جاتے ہیں میں وہ اور وں کے ساتھ	سوانگ دیکھ گردش افلاک کے
سوت	مونث	ناسخ	رہتے ہیں عشق فرقت میں اشک آنکھوں سے رواں	دیکھنا ... سوت اگر کہا اس چاہ کی
سود فائدہ ۱۲	مذکر	غالب	تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ	جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا
سورج گہن	مذکر	اسیر	رخصت ہوا وہ مہر تو تا شام صبح سے	اپنے سیاہ خانے میں سورج گہن رہا
سورہ	مذکر	آتش	مر گیا سنتے ہی اس کے نالۂ مرغ سحر	وصل کی شب تیر خواں میں سورہ یسین ہوا
سوز	مذکر	آتش	فغان و آہ سے ہی سوز دل عیاں ہوتا	دلیل آگ کے لگنے کی ہے دھواں ہوتا
سوزن	مونث	آتش	فصل گل باقی ہے کرو لو نگاہ گریبان پھر چاک	آنے دو سوزن اگر بہر رفو آتی ہے
سوغات	مونث	آتش	اے نسیم سحری بھیجا اسیران قفس	تحفہ تر نکہت گل کی کوئی سوغات نہ تھی
سوفار	مذکر	ظفر	جب استخوان سے یہ سوفار تیر کا ٹھہرا	تو مرغ تیر ترا طائر ہما ٹھہرا
سوگ	مذکر	مومن	کچھ غم نہ کریں یہ لوگ اوس کا	دو دن بھی رکھیں نہ سوگ اس کا

الفاظ	اجناس	اسماء	نظیر شعر	
سوگند	مونث	اسیر	احسان نہ اوٹھیگا تا کسو ن کا	سوگند ہجوم بے کسی کی
سوم تیجا ۱۲	مذکر	اسیر	عاشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجیے	چہلم تو کیا سوم بھی ابھی تو نہین ہوا
سوھان	مذکر	ظفر	ٹوٹتی دست جنون سے گر نہین زنجیر پا	تو مری قسمت سے کیا سوہان بھی جاتا رہا
سہاگ	مذکر	نگہت	غش دوانی پہ کیون دسہرا ہے	ان مین کیسا سہاگ گہرا ہے
سہو خطا ۱۲	مذکر	رند	لکھ دیا وصل ہجر کی جا سرنوشت مین	اتنا نہ سہو کاتب تقدیر سے ہوا
سیب میوہ ۱۲	مذکر	ناسخ	نہ کبھی گرگ سی یوسف کو پہنچتا آسیب	پاس اوس کے جو ترا سیب زنخدان ہوتا
سیر گلگشت ۱۲	مونث	مومن	مومن آؤ تمھین بھی دکھلا دون	سیر بتخانے مین خدائی کی
سیر	مذکر	میر	ملا خاک مین کس کس طرح کے عالم یہان	نکل کے شہر سے ٹک سیر کر مزارون کی
سیل سیلاب ۱۲	مذکر	ناسخ	مے خواری کرے جس دم وہ محبوب خدا	سیل مے ہو کیون نہ پامال خمار کا
سیل سیلاب ۱۲	مونث	سالک	کہتے تو کہتا مین و نہین حاتم پر کیا کہون	ایک سیل بہ گئی عرق انفعال کی
سیلاب	مذکر	ناسخ	سر سے اشکون کا فلک تک موج زن سیلاب تھا	ہالہ مہ کی جگہ شب حلقہ گرداب تھا
سیماب	مذکر	ناسخ	رات ایسا انتظار یار مین بے تاب تھا	بستر گل پر نہ تھا مین آگ پر سیماب تھا
سیمرغ	مذکر	اسیر	ڈرتے ہین تیر ناوک مژگان سے یہ طائر	سیمرغ تک قاف سے باہر نہین آتا
سیندور	مذکر	ذوق	کیون نہین بولتے سحر کے طیور	کیا شفق نے کھلا دیا سیندور
سیک	مونث	اسیر	ساقی کی عطا مین کوئی کیا شاخ نکالے	گاڑھی چھنی بھنگ کی سیک اوس مین کہین ہے

باب شین معجمہ

الفاظ	اجناس	اسماء	نظیر شعر	
شاخ غلطی ۱۲	مونث	وزیر	تیرے رخ کے نہ بنا پہ چمن ناز کہ ڈالی ہر	تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اوس نے نکالی ہے

لغات	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
شاخ ڈالی	مونث	رند	سبز قبا کی گلشن مستی میں چلتی ہے ہوا	اس چمن میں جھک گئی شاخ بارور لچتی نہیں
شاخ سینگ	مونث	صبا	آنکھوں نے تیری قتل عشوہ سے کیا مجھے	خنجر سے بھی ہے تیز سوا اون کی شاخ
شاخ امر زائد	مونث	داغ	عمر یاں اپنی فن کرنا تھا زیر زمین مجھے	یہ اور دو ستونوں نے لگا دی کفن کی شاخ
شام شب	مونث	آتش	خط کا آغاز ہوا اس رخ نورانی پر	چل بسی صبح وطن شام غریباں آئی
شان عظمت	مونث	مومن	ہنسو نہ تم تو مرے حال پر میں ہوں وہ ذلیل	کہ جس کی ذلت و خواری سے تم کو شان لگی
شان آن	مونث	شیفتہ	ستم صفا چہرہ غضب شان پائی	تجھے پائے آینہ کیا جان پائی
شاہ باز	مذکر	آتش	تو نے زلفوں کو الجھ کر پر سے منڈوایا جو پائے	شاہ باز حسن بے بازو نظر آیا مجھے
شاہین باشہ	مذکر	صبا	وہ رد خلائق تھے ہم اعمال جو تولے	اوڑتا ہوا شاہین ترازو نظر آیا
شب	مونث	مومن	پیلا اوس سیہ روز کو بزم میں	شب عیش اے مہ جبین ہو چکی
شباہت	مونث	مصحفی	آنے سے خط کے اور ہی کچھ رنگ ہو گیا	وہ شکل اس کی اور وہ شباہت کہاں رہی
شبخون	مذکر	مومن	جان و دل پر لشکر آرائی تھی جوش یاس کی	مفت اس پہلو میں شبخون تمنا ہو گیا
شب دیز	مذکر	ناسخ	گھوڑے نالوں کی لگاتا ہوں قدم اوٹھتا نہیں	کیا ہی شب دیز شب وقت بھی اڑیل ہو گیا
شبیم پارچہ	مونث	امانت	ٹھنڈی سی یاں نسیم تھیں جو اطلس تنگ جاتی تھی	اوس پڑ جاتی تھی شبنم جو نظر آتی تھی
شبنم اوس	مونث	رند	روئے رنگین عرق فشاں ہے	شبنم گل سے ٹپک رہی ہے
شبہ شک	مذکر	ناسخ	تجکل اوس کی ایسی دلچسپ ہے گر پڑ جا عکس	تا قیامت آئینے میں شبہ ہو تصویر کا
شبیہ شباہت	مونث	رند	چاند سورج کو تمھاری شکل سے نسبت ہو کیا	کچھ شبیہ او غیرت شمس و قمر ملتی نہیں
شجر	مذکر	امانت	دل ہوا سرو گلستاں کے نظارے سے نہال	شجر قامت دلدار مجھے یاد آیا

لغات	تذکیر و تانیث	اسم شاعر	نظیر شعر	
شر	مذکر	گویا	مین سوا کون کرے گا وہان شور	آپکے کوچے سے اب شر ہی گیا
شر	مونث	صابر دہلوی	نہ تھا اون سے صابر لڑائی کا دھیان	فقط باتون باتون مین شر ہو گئی
شراب	مونث	رند	نہ چھٹیگی مجھسے کیونکر وہ ہے میرا خمیر	مجھکو گھٹی مین ملی ہے شراب انگور کی
شرار (چنگاری)	مذکر	ناسخ	کبھی نہ قطرہ دیا تو نے ساقیا مجھکو	ادھر نہ آتش مے کا کوئی شرار آیا
شربت	مذکر	آتش	بوسۂ لب کا مزہ لے کے پیا ہے مین نے	حلق سے اترے جب شربت عناب اوترا
شرح	مونث	آتش	لب جان بخش کے قریب وہ خط	شرح ہے متن زندگانی کی
شرر	مذکر	وزیر	سخت جانی تو چھری سنگ نکلا ہنگام ذبح	سنگ وآہن مل گئے پیدا شرر ہونے لگا
شرط	مونث	اسیر	کسب سے فن مین لگی ہے شرط استعداد کی	کب کھلین ہین سر سے آنکھین مادر زاد کی
شرم (حیا)	مونث	غالب	کعبے کس منہ سے جاؤگے غالب	شرم تم کو مگر نہین آتی
شست (نشانہ)	مونث	مصحفی	دل کو اپنے ہدف تیر بلا پاتا ہون	اوس کماندار نے کیا شست ادھر باندھی ہے
شست و شو	مونث	صبا	تن کو کیا دھوتا ہے دل کو پاک کر	اے نجس یہ شست و شو اچھی نہین
شش و پنج	مذکر	عاشق	حسن معشوقون کا عاشق کے لئے اندوہ درد	پھر شش و پنج اس مین دل آپنے کیا کیا
شطرنج	مونث	اسیر	جہان کی وضع جہان پامال رکھتی ہے	نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکھتی ہے
شعر	مذکر	آباد	سراپا کھنچ گیا نقشہ قلم سے روئے جانان کا	تماشا ہو گیا تصویر ہے ہر شعر دیوان کا
شعور	مذکر	آتش	سما یا دیدۂ مشتاق مین وہ غیرت یوسف	پسند کس کو کیا واہ رے شعور ہمارا
شغل	مذکر	دل	شغل بہتر ہے عشق بازی کا	کیا حقیقی وکیا مجازی کا
شفا (صحت)	مونث	صبا	اثر آتش سودا سے دوا جلتی ہے	تیرے بیمار کی صورت سے شفا جلتی ہے

لغت	جنس	اساتذہ	نظیر	
			شعر	
شفتالو	مذکر	آتش	طفل کے مانند اوس پہ رال ٹپکنی مری	باغ عالم میں مجھے شفتالو لب بھا گیا
شفق	مونث	داغ	بھر دعا وہ دست وحنائی جو اوٹھ گئے	طرفہ شفق زمین پہ یہ روز جزا کھلی
شک شبہا	مذکر	وزیر	گلے سے سر تجی یا صورت سی جو نظر آئی	ہوا شک مجھکو شیشون کو گردن ساقی پہ مینا کا
شکار	مذکر	آتش	چھپا جو گیسوے عنبرین کو توشا کیا افسون گرنے	لیا جو چشم سیہ کا بوسہ شکار مین کیا ہرن کا
شکار صید	مذکر	ناسخ	لگا جو تیر ترا سینہ مشبک مین	خوش ہوا کہ مرے دام مین شکار آیا
شکر	مذکر	مومن	اوس در پہ جو مین غبار ہوتا	شکر دم شعلہ بار ہوتا
شکر	مونث	ناسخ	کیا الباب ہیر ترے تنگ دہن مین شکر	دیجیو مجھکو بھی اے طفل حسین تھوڑی سی
شکل	مونث	اسیر	منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی	قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی
شکل و شمائل	مونث	اسیر	واہ کیا خوب جوانی مین نکالا جوبن	آپ کی شکل و شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی
شکم	مذکر	آتش	ساقی شراب سے رہے قصر فلک بھرا	شیشے کی طرح ہو مرے شکم حلق تک بھرا
شکن	مونث	اسیر	یہ شانہ دل صد چاک نے کیا سیدھا	شکن ذرا بھی آئی نہ لف عنبرین مین ہی
شگون	مذکر	ظفر	وہ آتے کب ہین مگر ہم نے اونکے آنے کا	شگون یہین کچھ آواز زاغ سے تو لیا
شلک	مونث	اسیر	مے خانے مین جو قلقل مینا کی ہے صدا	گویا یہ عید گاہ مین شلک ہے عید کی
شمار	مذکر	اسیر	بتاؤن کیا کہ سینے مین داغ کتنے ہین	نجوم چرخ کا کس سے شمار ہوتا ہے
شمس	مذکر	آتش	یار نکلا تو تھا صورت دکھاتا مین کیسے	چھٹ گیا دیکھنے کا وقت تھا شمس و قمر کوئی بھلا
شمشاد	مذکر	رشد	سرو قد مرے کاٹا جو اوسنے خوب کیا	تاڑ سا قد لئے کیون سامنے شمشاد آیا
شمشیر	مونث	ناسخ	برش کی تیغ ابرو کی لی تیغ ۔ نو کو	کمان شمشیر چاندی کی کمان شمشیر لوہے کی

الفاظ	تذکیر	اسما	نظیر — شعر	
شمع	مونث	اسیر	داغ اپنے دل صد چاک میں یوں جلتا ہے	جس طرح شمع مزار شہدا جلتی ہے
شمیم	مونث	رند	شمیم گیسوے مشکین یار آہی گئی	تن عروس کی بو ایک بار آہی گئی
شور	مذکر	آباد	کیا اسکا عجب گر لب سوفار ہو نالان	ہے شور کمان دار کی بیداد گری کا
شور خفیف ۱۲	مذکر	رنگین	دن ڈھلے جو چلی آئی تو گھر میں میرے	تو وہ گانا رے آئی سے مجھے شور پڑا
شوق	مذکر	رند	اے رند شوق جامہ دری پھر چک گیا	پھر ہاتھ رفتہ رفتہ گریبان تلک گیا
شہ	مونث	درد	یہ نہ سمجھے اور ہی نے شہ دی تھی شاطر اونھون	زعم میں یہ سلاطین اپنے آپ کو شہ کر گئے
شہاب	مذکر	امانت	چمن میں ذبح کیا بلبلون کو بے تقصیر	قبائے گل میں نہیں شنج نے شہاب دیا
شہپر	مذکر	ناسخ	ذکر پرواز تو کیا تنگ ہے ایسا یہ چمن	جھاڑ بھی سکتے نہیں ہم کبھی شہپر اپنا
شہد	مذکر	ناسخ	تیرہ بختی موروں پر کرتی ہے نازل بلا	شہد لٹتا ہے شب تاریک میں زنبور کا
شہرت	مونث	داغ	پھر کہیں چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی	ہم بھی رسوا ہو چکے لگی ہی شہرت ہو چکی
شہرگ	مونث	مصحفی	ظالم خدا کو واسطے اب مجھ سے ہاتھ اوٹھا	شہرگ رہی ہے ایک کٹاری میں کٹ گئی
شی	مونث	اسیر	گل تھے بلبل کے لئے سرو تھے قمری کے لئے	کوئی شے گلشن ایجاد میں بے کار نہ تھی
شیر بگدہ ۱۲	مذکر	رند	روبہ بستہ بھی اب کھل نہیں سکتی ہے ہم	باندھ لاتے تھے کبھی شیر نیستان جیتا
شبر	مذکر	اسیر	سنگ دیوانے جو بچھائے ہوئے ہیں اس کوچے میں	شبر کرتے سے ادھر آتا ہے پرنالے کا
شیطان	مذکر	ظفر	تو خیال زلف کو اور دل نہ بس اتنا چڑھا	وہ بلا ہوگی گو شیطان اس کو چڑھا
شین حرف ۱۲	مذکر	اسیر	کس طرح توام لڑائی میں ہو فتح و شکست	شین ہے مفتوح بھی مکسور بھی شبر کا
شیون	مذکر	مومن	ہو گیا سن کر تو وصل شادی مرگ میں	لب تلک یہ زمزمہ آیا کہ شیون ہو گیا

لفظ	جنس	اسماء	نظیر شعر	
			باب صاد مہملہ	
صاحب سلامت	مونث	ظفر	پاس گر رکھئے کسی کا پاس داری کیجئے	ورنہ رہنے دیجئے صاحب سلامت دور کی
صاد	مذکر	اختر	رشک ہے ہجر مین ہمین اتنا	وصل کا صاد با وصال رہا
صاد	مونث	نسیم	صاد آنکھون کی دیکھ کر پسر کی	بینائی کے چہرہ پر نظر کی
صبا	مونث	غالب	فشار تنگی خلوت سے بنتی ہے شبنم	صبا جو غنچے کے پردہ مین جا نکلتی ہے
صبح	مونث	آتش	شب برات جو زلف سیاہ یار ہوئی	جبین سے صبح مہ عید آشکار ہوئی
صبر	مذکر	جرات	مرگ شکستہ پا نہ بغیر اوس کے آئی اور	صبر گریز پا تو کبھی کا سٹک گیا
صحبت	مونث	داغ	اوسکی محفل مین رسائی ہوگئی تو کیا ہوا	ہم گئے اوسوقت جب برخاست صحبت ہو چکی
صحن	مذکر	نسیم	بیٹھنے دیگی نہ کونے مین بھی وحشت مجھکو	صبح کو زیر قدم صحن بیابان ہوگا
صدا	مونث	رند	گداز آتش غم نے کیا یہ جسم کا حال	جو استخوان کو بھی توڑون صدا نہین آتی
صراط	مونث	اسیر	رکھنا سمجھ سمجھ کے قدم چاہیے یہان	دنیا نہین صراط ہے یوم الورود کی
صریر آواز قلم ۱۲	مونث	اسیر	اسیر کس کے خرام ناز کے مضمون کو لکھتا ہو	صریر کلک [illegible] سے ہوتے فتنے جگاتی ہے
صف	مونث	وزیر	جنبش نگاہ کی اوسنے بار ہی رکھی	جنبش جو دی مژہ کو تو اک صف الٹ گئی
صفا	مونث	اسیر	[illegible] دل سے نظر کی رخ جانان پہ اسیر	چشم سے صفا یہ بصفا دیکھی
صلح	مونث	مومن	پھر کوئی ملنے کی طرح نہ ہوئی	صلح اب سے کسی طرح نہ ہوئی
صل علی	مذکر	امانت	جس نے نظارہ کیا صل علی یاد آیا	تیرے حصہ مین صنم حسن خداداد آیا
صلوات	مونث	جرات	شب کی صحبت کو یہ کیا سمجھے ہو دے اوسکا نمکین ملیح	جو جو زبان ادھر تھا وہ دو دو اودھر صلوات رہی

لغات	جنس	نام	نظیر شعر	
صلہ	مذکر	مومن	انصاف کے خواہان ہین نہین طالب زر ہم	تحسین سخن فہم ہی مومن صلہ اپنا
صندل	مذکر	نسیم	پریون نے کشان کشان نکالا	صندل آتش کدے مین ڈالا
صندوق	مذکر	اسیر	اوٹھاتے نجد مین کس دھوم سے ہم قیس کا مردہ	اگر صندوق ملجاتا کہین لیلی کی محمل کا
صنم بت ۱۲	مذکر	ناسخ	جس نے دیکھا تجھکو عریان وہ یہی کہنے لگا	خوب آزر نے بنایا ہے صنم بلور کا
صنوبر	مذکر	ناسخ	محبت گلشن عالم مین یکجنس سے لازم ہے	نہ کیونکر اوس کے سرپر عاشق صنوبر ہو سرو کا
صورت	مونث	داغ	نہ نکلے عالم بالا تک ایسا چاند سا چہرہ	انہین کا فر تو نہین ایک صورت ایسی ہوتی ہی
صبوحی پارچہ ۱۲	مذکر	اسیر	روشنائی ہے رقم جب وصف گیسو ہو گیا	مشک سے تا سے زیادہ صبوحی خوش بو ہو گیا
صوم وصلوٰۃ	مونث	اختر	جبین ہو سجدہ کی جا اور تن ہو سجادہ	خیال یار مین صوم وصلوٰۃ اتنی ہی
صہبا شراب ۱۲	مونث	آتش	خون دل آنکھون مین اس طرح سے بھرجاتا ہی	جام مینا سے جیسے کہ صہبا سبو آتی ہے
صید	مذکر	مومن	لب ان کے ہین جو گرفتہ یار و شفاعت سے فائدہ	صید اجل کسی نے چھڑایا نہین ہنوز

باب ضاد معجمہ

لغات	جنس	نام	نظیر شعر	
ضد	مونث	مومن	مبتلائے شب فراق ہوئے	ضد سے ہم تیرہ روزگاری کی
ضربِ کاری وار ۱۲	مونث	رند	دل جگر دونون ہی مشتاق ہین اوس خنجر کے	سینے پر کھاؤنگا جو ضرب دو دستی ہو گی
ضریح	مونث	ناسخ	نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہے کی	زیادہ سیم و زر سے ہو گئی توقیر لوہے کی
ضمانت	مونث	داغ	قرض ملجائیگی وہ مجھے بضمان مین مجھکو	حضرت شیخ جو کرلینگے ضمانت میری

باب طائے مہملہ

لغات	جنس	نام	نظیر شعر	
طاس	مذکر	ظفر	خورشید جو چھپا تو یہ آیا نظر مین شوخ	سونے کا وہ فلک نے کہا طاس کھو دیا

لفظ	جنس	اسم	شعر	نظیر
طاق	مذکر	اسیر	دی مارا ہی سر زور جب ہجر مین مین نے	دیوار مین روزن نہ سہی طاق ہوا سے
طالع	مذکر	صفدر	ظلمت ہجر گئی ماہ منور چمکا	بخت بیدار ہو طالع صفدر چمکا
طاؤس جانور کا	مذکر	صبا	تقلید بن پڑی نہ تمہارے خرام کی	طاؤس لڑکھڑا کے گلستان مین رہگیا
طائر	مذکر	ناسخ	اوس پر آفت نہین منہ سے خدا ہی جس کا	طائر قبلہ نما کا ہے کو بسمل ہوگا
طبع	مونث	وزیر	بے ہوا اوڑنے لگا مشت غبار	طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی
طبق	مذکر	سحر	جنون مین بھو لگی جب کبھی تو بہانکی خاک	طبق زمین کا اولٹ کر طباق مین رکھا
طرب	مونث	مومن	طالع مین نہین طرب ذری بھی	منحوس ہی زہرہ مشتری بھی
طرح	مونث	مومن	یہ تم نے نئی طرح نکالی	معشوقی ہی آپ کی نرالی
طرح	مونث	داغ	سنے جو حضرت زاہد وصف جنت کی	تو صاف پھر گئی آنکھون مین اوس مکان کی طرح
طرز	مونث	اسیر	زلف کی مانند کنگھی نے تری بیداد کی	طرز ہی شاگرد مین بھی ٹھیک ٹھیک اوستاد کی
طرف	مونث	مومن	نہ کی نے کریگا کسی کی طرف	وہ جسکی طرف تھا اوس کی طرف
طعن	مذکر	ممنون	قصہ کہتا تھا کسی عہد شکن کا مین رات	وہ لگے کہنے یہ طعن آپنے مجھ پر توڑا
طفل	مذکر	ناسخ	بیشتر غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے	طفل اشک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا
طلب	مونث	ناسخ	آرزو ساغر کی ہی بس آ ساقی مجھے	کب طلب ہی جام جم کی کاسہ فغفور کی
طلسم	مذکر	آتش	مرغ چمن کے نالون سے ہی یہ صدا بلند	قایل ہی دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا
طلسمات	مذکر	سودا	پردے کو تعین کے در دل سے اوٹھادے	کھلتا ہی ابھی پل مین طلسمات جہان کا
طناب	مونث	ظفر	کون کہتا ہی کہ یہ نکلی ہی شب کو کہکشان	ہی مگر کوئی طناب اس خیمہ افلاک کی

لغت	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
طور طرح ۱۲	مذکر	آباد	خانہ تجھ پہ ہوئے یار جفا کاری کا	نہ گیا طور تجھ سے کوئی [illegible] آزار ہی کا
طوطی	مذکر	وزیر	صفا بندش ایسی ہی ہر بیت آئینہ کی	و دیکھتے ہی [illegible] گویا طوطی [illegible]
طلوع	مذکر	مظفر	شکوۂ عشق میں کام آسکے وہ فغان نالہ و آہ	کیا علم آ دیکھنے تو اوس کو طلوع کیا
طوفان	مذکر	صبا	ہو گیا عالم بالا سے بھی بالا پانی	جب کیے طوفان مرے دیدۂ تر سے اونچا
طوق	مذکر	گویا	او پری پیکر میں دیوانہ ہوں تیری چال کا	طوق ہو میرے گلے میں حلقہ خلخال کا
طول	مذکر	نسیم	حد نہیں معلوم ہوتی پڑ چکے کیا کیا نظر	طول ہے زلفوں کے دامن میں شب بیمار کا
طومار	مذکر	نسیم	عمر کا اک قصہ ہے برسوں ہی کا جھگڑا ہے	سنتے وہ کب طومار ہے دفتر کا
طی قطع منازل ۱۲	مذکر	وزیر	کبھی میں کبھی آنکھوں میں ہیں جادو ان حسینوں کو	[illegible] کام طی کرنا منازل کا
باب ظائے معجمہ				
ظفر	مونث	رند	لشکر اندوہ کے نرغے میں ہے تنہا یہ دل	فوج غم [illegible] کو ظفر ملتی نہیں
باب عین مہملہ				
عار ننگ ۱۲	مونث	نسیم	تم تو کب کے تھے لیکن مگر کبھی آئی تمہیں	آپکی آزردگی سے ہم سے بچنے عار کی
عارض رخ ۱۲	مذکر	وزیر	خط سے پیشانی عارض رشک قمر ہونے لگا	رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا
عالم طور ۱۲	مذکر	نسیم	[illegible] بلبلیں [illegible] گریہ سے [illegible]	ایسا ہے دامن رنگین میں عالم ہے گلستان کا
عالم لوگ ۱۲	مذکر	رند	حسن کی دولت ہے تجھ میں صنم شان خدا	جس طرف تو ہوگا اک عالم ادھر ہو جائیگا
عالم تماشا ۱۲	مذکر	آباد	گر یاد میں ہے بعد فنا بھی یہ رنگ ابر	عالم ہے دوش باد پر اپنے غبار کا
عداوت	مونث	بحر	منہ میں پانی نہ ہوا جو سکتے دیکھو	کیا لکھوں یار عداوت کبھی ایسی تو نہ تھی

لغت	تذکیر و تانیث	نام شاعر	تمثیل / شعر	
عدم	مذکر	ناسخ	[illegible]	[illegible]
عذاب	مذکر	مومن	تا سحر جان پر عذاب رہا	ماہ کی طرح اضطراب رہا
عذار "چہرہ"	مذکر	ناسخ	یاسمین دھوپ میں ہوئے گل سرخ	دیکھو آئینے میں عذار اپنا
عرس	مذکر	صبا	آگ لاتا ہے تیرے عرس میں زمانہ برگ گل	بے محل عرس ہو گر نہ سہ روزہ کیسا
عرس	مذکر	بحر	کبھی تو عرس میں دلواتے فاتحہ احباب	کبھی تو عرس ہمارا بہار میں ہوتا
عرش	مذکر	ناسخ	کیا بیاں ہو رفعت قصر جلال مرتضیٰ	عرش اعظم بھی ہے اک سائبان پیدا ہوا
عرض	مونث	ناسخ	یہ کی عرض یا اشرف انبیا	کسی کا برادر کسی کو کیا
عسل "شہد"	مذکر	آتش	حال موذی سے متنفر آدمی کو چاہیے	سونگھ کر رنگ چھوڑ دیتا ہے عسل زنبور کا
عشق پیچاں	مذکر	ذوق	میں ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویاں ہی رہا	خاک پر روئیدہ میری عشق پیچاں ہی رہا
عصا	مذکر	اسیر	زور بازوئے جوان ہے آسرا ہر پیر کا	دیکھ او دست کماں میں بھی عصا ہے تیر کا
عضو	مذکر	عاشق	جلا دیا یہ شب غم نے بعد مرنے کے	کہ کوئی عضو سلامت نشان تک نہ رہا
عطا	مونث	آتش	عفو ہو جائیں گے ہرچند کہ لاکھوں ہیں گناہ	یہ عطا ہے تری رحمت کے قرینے تھوڑی سی
عطر	مذکر	آتش	اللہ رے ہمارا تکلف شب وصال	روغن کے بدلے عطر جلایا گلاب کا
عقاب	مذکر	ناسخ	نہ ملیگا کبھی شکار یقین	گو عقاب گمان بلند ہوا
عقرب "بچھو"	مذکر	آتش	ایذا جو ہوا خال کی گیسو سے تعجب ہے	وہ افعی ہے وہ دندان نیش یہ عقرب تھا
عقل	مونث	آتش	زلفوں کی طرح تا کمر یار پہنچتی	اے کاش رسا ہوتی یہ عقل بشر ایسی
عقیق	مذکر	آتش	آویزہ ترے گوش کا ہو اس امید پر	کیا کیا عقیق کان یمن سے نکل گیا

لفظ	جنس	اسم	نظیر شعر	
عکس	مذکر	نسیم	آسمان پر کچھ شفق پھولی نظر آنے لگی	عکس جا پہونچا تمہارے دامن گلنار کا
علاج	مذکر	ظفر	جبتک وہ خفا مجھ سے ہین سن لو یہ طبیبو	کچھ میرا علاج خفقان ہو نہین سکتا
علم	مذکر	اسیر	عشق عباس کو تھا شاہ شہیدان سے اسیر	اس لئے تعزیہ کے ساتھ علم ہوتا ہی
عمر سن سال ۱۲	مونث	آتش	شب ہجران کی درازی کا گلہ کیا کیجیے	خضر کی عمر بھی دو چار گھڑی گھٹتی ہے
عنان	مونث	ظفر	بلا سے خاک ہو برباد سارے کی کسار ون کی	سمند ناز کی اوس عنان پھیری نہین جاتی
عنایات	مونث واحد ۱۲	رند	کیا تعجب ہی جو دو جام ملے سب سے سوا	کب مگر حال پہ ساقی کی عنایات نہ تھی
عنبر	مذکر	آتش	فی الحقیقت تری زلفون کی جو ہو آتی خوشبو	مشک ملتا نہ کسی کو نہ تو عنبر ملتا
عندلیب	مذکر	اسیر	طبع اپنی بلبل باغ معانی ہی اسیر	ہر چمن مین عندلیب خوش بیان رہتا نہین
عندلیب	مونث	رند	کئی دن سے ہی گھات مین صیاد	عندلیب آج کل مین پھنستی ہی
عنقا جانور ۱۲	مذکر	آتش	دہن یار کا رہتا ہی تصور اس مین	شیشہ دل مین پری کا بنا ہی عنقا اوترا
عنوان	مذکر	ظفر	بھیجتے تھے خط پہلے ہمین وہ حسن عنوان سے	اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا
عہد	مذکر	ناسخ	کوئی دم پیری بھی اپنی ہی بسان صبحدم	مثل عہد شباب آنکھون سے پنہان ہو گیا
عیار	مذکر	غالب	سکہ شہ کا ہوا ہے روشناس	اب عیار آبروے زر کھلا
عیب	مذکر	مومن	تجھ سے بے ناموس ننگ کو کیا عیب	دل لگا کر ہمین لگا یا عیب
عید	مونث	رند	زمانہ ہو گیا غمگین بلا سے تری	ترے گھر مین تو عید قاتل ہوئی
عیش	مذکر	سالک	یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خوگر ہوگا	وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا
عینک	مونث	اسیر	کیا تکلف ہی اگر سرمہ لگایا آنکھ مین	اے قناعت عینک قطع نظر ملتی نہین

لفظ	رواج	اسم	نظیر شعر	
			باب غین معجمہ	
غبار کینہ ۱۲	مذکر	وزیر	چلے ٹھکرا کے میری تربت کو	خاک سے بھی مری غبار رہا
غبار خاک ۱۲	مذکر	آباد	بے سبب گردش نہیں اس چرخ کی ہر لحظہ نا	کچھ غبار عاشق سرگشتہ شامل ہو گیا
غذا	مونث	آتش	غربت کھلوانہ مجھ گریان کو تھی ہجر یار	خوف بدہضمی کا رکھتی ہے غذا برسات کی
غرض	مونث	نسیم	گل کی وہ غرض جتا لی اوس کو	رخصت کی طلب ستائی اوس کو
غزال	مذکر	آتش	رتبے کو تیرے سگ کے سبک کے ہر غزال	دیوانہ ہو کے وحشت ختن ہو نکل گیا
غزل	مونث	رند	رندانہ کلام اپنا پسند آتا ہے اے رند	اکثر غزلیں پڑھتے ہیں آزاد ہماری
غسل	مذکر	آتش	نہیں ہم سا گنہگار اے خاک کی زمانے میں	ہمارے مردہ کو درکار غسل آب حسن کا
غش	مذکر	آتش	حسن کا جلوہ بھی کم برق تجلی سے نہیں	چشم مو سے جو دیکھیگا اوسے غش آئیگا
غضب	مذکر	آتش	کم نہیں عباسیوں سے مفسدہ پرداز غیر	توڑے گر کے دکھلا انکھڑیوں نے غضب چنگیز کا
غل آواز ۱۲	مذکر	مومن	مری فریاد سن کہتا ہے اسرافیل حیرت سے	قیامت آگئی ہو گر یہ غل کیسا زمین پر ہے
غل طوق ۱۲	مذکر	آباد	اوڑ گئی زنجیر ٹکڑے ہو کے سب غل ہو گیا	تیری حماقت کا بس اے دست جنون غل ہو گیا
غلاف	مذکر	آباد	نئی تشبیہ ہے مہتاب کو ہم کہتے ہیں	ہے غلاف آپ کے گل تکیہ کا میلا اوترا
غم	مذکر	غالب	غم اگرچہ جانگسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے	غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا
غور	مونث	رند	ڈال دی ہے پہ کلیجوں میں غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگاروں کی
غول شیطان ۱۲	مذکر	آتش	میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اوسے	آنکھ دکھلا کے مجھے غول بیابان رہ گیا
			باب فا	

لفظ	تذکیر و تانیث	شاعر	نظیر شعر	
فاختہ جانور۱۲	مونث	صبا	کنارِ جو جو ادھین خواہش شراب کی	تو سرو شیخ ہوا فاختہ کباب ہوئی
فتح	مونث	اسیر	ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی مجھ کو زلف یار	بعد شکست فتح من اللہ ہو گئی
فتح و ظفر	مونث	صبا	آدمی چاہے تو دیو آسمان کو مارلے	نفس سرکش پر فتح و ظفر ملتی نہین
فتور	مذکر	داغ	پیامبر سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے	بنے بنائے ہوئے کام مین فتور آیا
فخر	مذکر	سید	مجھ کو رتبہ کہان سلامی کا	فخر کافی ہے بس غلامی کا
فراغ	مذکر	ظفر	سوائے کنج قناعت ظفر بشر کے لئے	کہین جہان مین ہرگز فراغ ہوا چھا
فرد	مونث	اسیر	محشر مین گنج زن جو نسیم کرم ہوئی	اڑتی پھری فرد ہمارے حساب کی
فرزند	مذکر	نسیم	خالق نے دئے تھے چار فرزند	دانا عاقل ذکی خردمند
فرس	مذکر	آباد	فرق آتا ہی نہین روح روان کی چال مین	یہ فرس محتاج ہر کس دم نہ ہو مہمیز کا
فرش	مذکر	آتش	مسند شاہی کی حسرت ہم فقیرون کو نہین	فرش ہے گھر مین ہمارے چادرِ مہتاب کا
فرض نماز۱۲	مذکر	آتش	گناہگار ہین محراب تیغ کے ساجد	جھکایا سر تو ادا فرض تیغ کا نہ ہوا
فرض واجب۱۲	مذکر	فگار	ترک اس کوچے مین جانا نہ مرا ہووے گا	زاہد و فرض نہین ہے کہ قضا ہووے گا
فرع	مونث	اسیر	نخل ہستی سے ہر اک تو دار ہے قدرت تیری	اصل وحدت ہے تری فرع ہے کثرت تیری
فرق	مذکر	میر	خوبی کو اس کے چہرے کی کیا پوچھو آفتاب	ہے اس مین اور اس مین فرق زمین آسمان کا
فرمان	مذکر	آتش	کون سے دل مین نہین یار تری عشق کا نقش	کس قلمرو مین ترے حسن کا فرمان نہ گیا
فروغ	مذکر	ناسخ	فروغ کوکب دو چندان ہوا	ہر اک ساکن مکہ حیران ہوا
فریاد	مونث	رند	تھرائینگے اوج چرخ فرشتے ہر اک سن کر	تا عرش جو پونہچی کبھی فریاد ہماری

الفاظ	تذکیر	اسما	نظیر شعر	
فریب	مذکر	غالب	فلک کے وارث کو دیکھا خلق نے	اب فریب طغرل و سنجر کھلا
فسون	مذکر	رند	کیا ہوا آبت کافر وہ تری چشم کا سحر	کیا فسون بھول گئی نرگس جادو بنا
فشار	مذکر	اسیر	بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہیں نجات	کس طرح دے بر فشار نہ زیر زمین ہوا
فصد	مونث	اسیر	راز ہوتا ہی جو افشا مجھے ہوتا ہی ملال	خون روتا ہون نہ فصد اگر دیتی ہی
فصد	مونث	ظفر	کیا تماشا ہی رگ لیلی مین ڈوبا نشتر	فصد مجنون کی با جوش محبت کھل گئی
فصل موسم	مونث	آتش	ڈھونڈین ہے اپنے لیے معشوق کوئی گرم اگر	فکر پہلو کی کرین فصل زمستان آئی
فضا بہار	مونث	صبا	اپنی نظرون مین ہی سب اتنی محو ہے جام شراب	دیکھو کن آنکھون سے ساقی نہین فضا ساون کی
فکر	مذکر	اسیر	قرار آہی گیا غم مین جی سنبھل ہی گیا	گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا
فکر	مونث	اسیر	فکر ہی اُن کو متاع حسن کے نیلام کی	سیر ہو جھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی
فلک	مذکر	امانت	ہو گیا حسرت پرواز مین دل سو ٹکڑے	ہم نے دیکھا جو قفس کو تو فلک یاد آیا
فلک سیر	مونث	شوق	بیخودی ہی کہ بے حیائی ہے	یا فلک سیر تو نے کھائی ہے
فن	مذکر	آتش	مقصد جو کچھ ہوا اس چشم سیہ سے کم ہین	فتنہ پردازی کے اتنے ہین فن ہی کس کا
فنا	مونث	ظفر	جب کوئی کہتا ہی ہستی کو کہ ہستی خوب ہے	اوس کی غفلت پر فنا اُس وقت ہستی خوب ہے
فندق	مونث	رند	کیون بھاتی ہی مرے دل کو ترا فندق یار	کیون جتاتی ہین مجھے انگشت نما کرتی ہی
فوج لشکر	مونث	صبا	کہ جا ملی ہی ترے دل کو سمجھے لشکر غم	شکست پا گئی جو فوج قلعہ بند ہوئی
فولاد	مذکر	آتش	سختی ہجر یار سے دل مین ہوا جو درد	مومی ہماری آہ سے فولاد ہو گیا
فیر	مونث	ظفر	عاشق کو جو دکھائی فرنگی پسر نے توپ	پایا نہ کچھ وہ کہنے کہ بس فیر ہو چکی

لفظ	تذکیر و تانیث	اسم شاعر	نظیر شعر	
فیض	مذکر	شیفتہ	اوس ماہوش کو غیر سے روے کام کیا	ہے فیض اپنے اختر بخت نژند کا
فیلسوف	مذکر	شوق	مکر کا بانی جھوٹ کا سر تاج	سنتے تھے فیلسوف دیکھا آج
			باب قاف	
قابو	مذکر	رند	دا ے قسمت کیا حصر آئینے نے روے نگار	ہنسنے لگے کرلیا اوس زلف پہ قابو اپنا
قاب	مونث	انشا	پی گئے سب ساقیا تند شراب سیب کی	جھاڑ گئے نشہ مین ہم ناب کی قاب سیب کی
قارورہ	مذکر	مصحفی	سرخی رنگ شفق سے صفا ہوتا ہے عیان	آسمان گویا ہے قارورہ کسی محرور کا
قامت	مذکر	دبیر	تڑپا جو شہ کے ہاتھون پہ قامت سرک گیا	ٹوپی گری زمین پہ منکا ڈھلک گیا
قامت	مونث	انیس	سرو شمشاد کا قد اس طرح کا قامت ایسی	اسد اللہ کی تصویر تھی صورت ایسی
قانون	مذکر	اسیر	کسی کو حکم خدا و رسول یاد نہین	زبان پہ خلق کے قانون ہے فرنگی کا
قبا	مونث	اسیر	بالیدہ تیرے آنے سے ایسا ہوا چمن	گل کی قبا ہزار جگہ سے نکل گئی
قبر	مونث	اسیر	ہووہ بھی کوئی روز جو زائر کہین اسیر	لو کربلا مین قبر مظفر علی بنی
قحط	مذکر	رند	یاد آیا ہے کے معشوقون مین بھی تھین الفتین	قحط اب تو عہد مین مہر و وفا کا ہو گیا
قد	مذکر	رند	ہنستے ہنستے دل لگی کے واسطے ناپا جو آج	سرو کا قد اوس سہی قامت کے تاشانہ ہوا
قدح	مذکر	مومن	اوس نے جو دل کو منہ نہ لگایا دو نیم ہو	یہ جام جم ہوا قدح مل نہ ہو سکا
قدر عزت ۱۲	مونث	رند	لب شیرین سے ترش ہو کے جو کہے تلخ کلام	قدر سرکار نے کی خوب نمکخوارون کی
قدم	مذکر	صبا	عازم دشت جنون ہو کے جو مین گھر سے اوٹھا	پھر بہار آئی قدم ہم نے سر سے اوٹھا
قرار	مذکر	سودا	صد برگ و جعفری گل اشرفی نے اب	کیسریا بانا کرکے یہ باہم کیا قرار

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
قرآن کتاب اللہ ۱۲	مذکر	وزیر	ہاتھ چومینگے سبھی گبر و مسلمان میرے	ایک مین بت و صنم ایک مین قرآن ہوگا
قران	مذکر	آتش	مبارک شب قدر سے بھی شب تھی	سحر تک مہ و مشتری کا قران تھا
قرص	مذکر	آباد	سحر ہو جاوے جو دیکھے عارض پر نور کا	مہر تابان قرص بن جائے زمین کافور کا
قرض	مذکر	مومن	ہم قرض پہ نقد دل اوسی دیتے ہین مومن	جس نے نہ کبھی آج تلک لے کے دیا قرض
قرطاس	مذکر	اسیر	رنگ اوڑتا ہے سدا اوس گل کے عجب حسن سے	سادہ ہوا ہے قرطاس ماہ مصر کی تصویر کا
قسم سوگند ۱۲	مونث	ناسخ	تلوار کچھ نہین تمہارے ابرو کے سامنے	باور نہ ہو تو کھاؤن قسم ذوالفقار کی
قسمت	مونث	داغ	میری صورت بنی تو خاک بنی	قسمت اے صورت آفرین بنتی
قصد	مذکر	اسیر	فرہاد یہ پیغام نہین کوہ کنی کا	شیرین نے کیا قصد تری سر شکنی کا
قصر حویلی	مذکر	ناسخ	کچھ سمجھ کر ناتوانی نے کیا ہے خم مجھے	قصر تن میرا بنا ہے جب بے محراب تھا
قضا تقدیر ۱۲	مونث	صبا	عشق نے اب تو کیا اور ہی عالم پیدا	زندگی تنگ ہے بصورت قضا بلتی ہے
قضا موت ۱۲	مونث	آتش	رو رو کے مر گیا اک برق وش کی یاد مین	قسمت آتش مین لکھی تھی قضا برسات کی
قطب	مذکر	اسیر	ہرزہ گرد ونکا کبھی ساتھ نہ دیگا گوشہ نشین	مہر و مہ لاکھ پھرین قطب کہان پھرتا ہے
قطع	مونث	ظفر	جی مین آیا چوم لیجیے ہاتھ بس خیاط کا	گل سراپا دیکھتے ہی جامہ دلبر کی قطع
قفس	مذکر	رند	قفس گل اوٹھتا ہے کب مجھ سے ستم صیاد کا	توڑ ڈالونگا اگر ہوگا قفس فولاد کا
قفل	مذکر	آباد	دہن کا لیجیے بوسہ تک آئینے دو گیسو کو	اندھیری رات مین توڑینگے قفل اس گنج پنہان کا
قل موت ۱۲	مذکر	ناسخ	وصل کے ایام مین شور قلقل ہو گیا	اب تو ساقی کی جدائی مین مرا قل ہو گیا
قلانچ	مونث	ذوق	وحشی کو دیکھا ہم نے اُس آہو نگاہ کے	جنگل مین بھر رہا تھا قلانچین ہرن کے ساتھ

لغت	جنس	نام	نظیر شعر	
قلق	مذکر	مومن	بے وجہ کہان یہ ماجرا ہے	یون بھی یہ قلق کہین ہوا ہے
قلقل	مونث	امانت	ہجر مین ہم کو قلقل مینا	بصورت گریہ در گلو ہوگی
قلم	مذکر	ناسخ	وصف ابرو بعد مژگان جو مین لکھنے لگا	تیر سا سیدھا قلم مثل کمان خم ہوگیا
قلم	مونث	ظفر	ظفر جو خوف سے تیرا نہ کانپتا یہ ہاتھ	قلم تری دم تحریر چل گئی تھی کیون
قلم	مونث	جان	باجی جینا مجھے وبال ہوا	دیکھکر ایک نائی کی قلمین
قلمتراش	مونث	رشک لکھنوی	میرے لیئے تراش رہی ہے سر قلم	کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلمتراش
قلمرو	مذکر	آتش	اللہ کے کرم سے بتون کو کیا مطیع	زیر نگین قلمرو ہندوستان ہوا
قلمرو	مونث	آتش	چند پریان بھی کرو مثل سلیمان تسخیر	یہ قلمرو بھی رہے زیر نگین تھوڑی سی
قلیا سورہ	مونث	اسیر	کہہ کے واللہ جب اس طفل نے مصحف پڑھا	ہوگیا بسمل سلم ختم قلیا ہوگئی
قمر	مذکر	ناسخ	قمر ہی کیا ترے آگے محاق مین آیا	کہ آفتاب بھی تو احتراق مین آیا
قنات	مونث	اسیر	نہین جو مائل سیر چمن وہ پردہ نشین	تو کیون فلک کی مشبک قنات تنی ہے
قند	مذکر	نسیم	اتنا مزہ نہین لب شیرین کے قند مین	چوسا ہوا ہے یہ کسی خدمت رسیدہ کا
قندیل	مونث	اسیر	ہمارے کعبۂ دل مین چراغ داغ روشن تھا	نہ تھی قندیل محراب فلک مین ماہ کامل کی
قوام	مذکر	نسیم	بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوا ہین تلخ	بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
قول	مذکر	داغ	لب خشک ہو رہے ہین کف دست سرخ ہین	لو سچ کہو کہ قول رقیبون کو کیا دیا
قوم	مونث	حالی	وہ قومین جو ہین آج سرتاج سب کی	کنوندی رہینگی ہمیشہ عرب کی
قیامت	مونث	داغ	ابھی تو کھیل سمجھی ہو مگر اکدن دکھا دینگے	قیامت اس کو کہتے ہین قیامت ایسی ہوتی ہے

لفظ	تذکیر	نام شاعر	نظیر: شعر	
			باب کاف عربی	
کاجل	مذکر	ناسخ	ہجر جاناں میں نہیں ظلمت سے کم نور سحر	دیدہ سیارہ و ثابت میں کاجل ہو گیا
کاٹ برش ۱۲	مذکر	اسیر	بے یار چمن میں صفت گل ہوں جگر چاک	شبنم میں مگر کاٹ ہے سپر کی کنی کا
کاٹ پھانس	مونث	شوق	دیکھ کر عقل میری جاتی ہے	جو تجھے کاٹ پھانس آتی ہے
کار کام ۱۲	مذکر	نسیم	صلح کی امید پھر کل پڑ گئی	سہل ہو کر کار مشکل رہ گیا
کاروان	مذکر	ناسخ	جس جگہ ہے حسن فوراً قدر داں پیدا ہوا	چاہ میں یوسف گرا تو کارواں پیدا ہوا
کاروبار	مذکر	مومن	بیکاری امید سے فرصت ہے رات دن	وہ کاروبار حسرت و حرماں نہیں رہا
کاغذ	مذکر	مومن	نامہ نے رو میں جو لکھا آج یہ بھیگا کاغذ	کہ بنا ہم کو صفحۂ دریا کاغذ
کافور	مذکر	ناسخ	زیست بھر سو نہ سکا مجھ کو چھپا سودائے عشق	یار کافور خواب داغ کو مرہم ہوا
کاکل زلف ۱۲	مونث	وزیر	کاکل جو اس شعلہ رخ سے سرک گئی	کالی گھٹا میں شایہ بجلی چمک گئی
کال	مذکر	اسیر	ابر بے مژہ تر کا نہ برسا جس سال	خاک کھیتوں میں اڑی قحط پڑا کال ہوا
کالبد	مذکر	ناسخ	شگفتہ مثل گل ہیں فصل گل میں داغ ہو چیں	بنا ہے کیا بہار کالبد خاک گلستاں کا
کام حلق ۱۲	مذکر	اختر	سنہ بھر گیا رقیبوں کا شیریں دہانی سے	کس کا بجز تلخ کام ہوا ہے نبات کا
کام کار ۱۲	مذکر	اسیر	مفلسی مفلس کی منعم کی بجا ہے منعمی	مصلحت سے کب کوئی خالی ہے کام اللہ کا
کام مقصد ۱۲	مذکر	مومن	کام دل رنج و بلا کو سونپا	تم کو لو ہم نے خدا کو سونپا
کان گوش ۱۲	مذکر	مومن	بھیجے بھر کان اوس سراپا ناز کے	خاک منہ میں تفرقہ انداز کے
کاہ گھاس ۱۲	مونث	آتش	وہ کوہ ہوں میں پر کاہ ہے گراں جس کو	وہ کاہ ہوں مگر کوہ پر جو بار ہوئی

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
کایا	مونث	حالی	عرب جس پہ قرنون سے تھا جہل چھایا	پلٹ دی بس اک آن مین اس کی کایا
کائنات	مونث	اسیر	ماں کا رہی دو گز زمین کفن دس گز	بڑی بساط نہین کائنات اتنی ہے
کائنات دنیا ۱۲	مونث واحد ۱۲	رند	رونا اگر یہی ہے تو طوفان آئیگا	اشکون مین کائنات بھر گئی بہی بہی
کباب	مذکر	اسیر	وہ پختہ کار ہون ساقی کہ کچھ مزہ نہ ملا	جلا دل اور جو لب تک کباب خام آیا
کبک	مذکر	آتش	چل نہین سکنے کا ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال	پاؤن مین موچ آئیگی کبک ٹھوکر کھائیگا
کبوتر	مذکر	ناسخ	مرغ دل تب سے آپ کا ہے صید	جب کبوتر اوڑاتے تھے پر کا
کتاب	مونث	آتش	حجت ہی پھر مذہب عشق ایک ایک داغ	سینہ میر کتاب ہی علم الکلام کی
کٹار	مذکر	گویا	خون بہا اوس سے مانگئے تو کہے	کوڑی رکھتا نہین کٹار اپنا
کدو سر کار ہی ۱۲	مذکر	وزیر	سما گئے مرے سینے مین مثل دل شیشے	تمھاری محتسبو ہاتھ کیا کدو آیا
کر	مونث	مصحفی	گا لیا روز تم اگر مجھے دیتے جاتے ہو	مجھپہ روز آپنے اس بات کی کر باندھی ہے
کروفر	مذکر	صابر	ہی ہجوم نالہ و افغان و فوج اشک و آہ	ساتھ شہزادون کے صابر کروفر اتنا تو ہے
کرامات	مونث واحد ۱۲	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی	خیر خم کی رہے ساقی تری خیرات گئی
کرامات سرشت ۱۲	مونث واحد ۱۲	رند	فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد	معجزہ عشق کا تھا اوسکی کرامات نہ تھی
کربلا	مونث	رند	مرتے تھے یون نہ تشنۂ دیدار آن کر	قاتل گلی تھی آگے تری کربلا نہ تھی
کرگدن	مذکر	ناسخ	کرگدن کا بھی ذرا حوصلہ دیکھے کوئی	اپنے قاتل کو پس از مرگ سپر دیتا ہے
کرم	مذکر	جرات	بندہ خانہ مین جو آپ نے کرم تم نے کیا	پر لیا باتون ہی مین دلکو ستم تم نے کیا
کرن	مونث	ناسخ	چمکی چمک ہی ہے زیادہ ستارون سے	پاپوش مین لگاؤ کرن آفتاب کی

لغات	رواج	اسماء	نظیر	
			شعر	
کروٹ	مونث	ظفر	ترے بیمار کا یہ حال ہو اب ناتوانی سے	کہ کروٹ اے مسیحا زمان پھیری نہین جاتی
کڑک	مونث	ظفر	کان مین میرے جب تانا کی کڑک جاتی ہے	ابر مین رعد کی چھاتی سی دھڑک جاتی ہے
کس بل	مذکر	گوہر	نیم بسمل چھوڑنے سے مجھ کو حاصل کیا ہوا	آج وہ کس بل ترا اے تیغ قاتل کیا ہوا
کسک	مونث	داغ	کسک دل مین پھر چارہ گر ہو گئی	جو تسکین پہر دو پہر ہو گئی
کشت	مونث	اسیر	آب تاب و تیغ نے دل کی مٹا دین خواہشین	کشت دہقان جل کر برق و سیل نے برباد کی
کشف اللغات	مونث	اسیر	جلد تن سے کھلے غوامض روح	یہی کشف اللغات اپنی ہے
کشور	مذکر	جرأت	یہ جوش اشک نے طوفان اوٹھایا ہے کہ اے جرأت	کہے ہے کشور تن مین تو کوئی دم کو ڈوبتا ہے
کف	مذکر	اختر	یہین اعجاز کیا واہ مسیحا جہان	ید بیضا تو ہمارا کف گلگون تیرا
کف پا	مذکر	آتش	کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے	سامنے خورشید کے اوس نے کف پا کر دیا
کف پا	مونث	مومن	آج ہم رنگ حنا ہے گریہ	مل دون آنکھین کف پا سے تیری
کفک	مونث	ظفر	ہے تماشا کوئی گرداب بلا اور حباب سر ہین صاف	ہے سا بور مین شمع ضیا پانو کی کفک جیسی ہے
کفن	مذکر	ناسخ	وے ڈوپٹہ ترا پنا ململ کا	ناتوان ہوان کفن بھی ہو ہلکا
کل بروزن رد	مونث	ظفر	آدمی کہتے ہین جس کو ایک پتلا کل کا ہے	پھر گیا کل اس کی گر کل ہر ذرا بگڑی ہوئی
کل بروزن سر	مونث	امانت	نہ پوچھا آپ نے کچھ ساعد چھپا کر پاس غیرون کے	کلائی ہاتھ مین لے کر مرے دل کو کل آئی ہے
کل عضو	مونث	راحت	توڑ دی تو نے کل مری کل کل	دائی آوے تو بیٹھی سے نکلے
کلام	مذکر	اسیر	بے زبان و بے دہن ہے نطق کام اللہ کا	سب سپارون سے کلا ہے یا لاتر کلام اللہ کا
کلک	مذکر	لا ناظم فرہنگ آصفیہ	لکھتا ہو تو ترے حسن خداداد کی تعریف	ہو کلک مرے ہاتھ مین جبریل کے پر کا

لفظ	جنس	نام	نظیر — شعر	
کلک	مونث	صوفی	زندان سے جو ہوتی ہے رہائی	یون کلک بیان پر سے آئی
کل کل	مونث	ظفر	الٰہی خیر ہو گریہ کی شدت کل سے اور ہی ہے	نہ کروا غطایہ کل کل مجھ سے فردا قیامت کی
کلہ - ٹوپی ۱۲	مونث	صبا	منعکس آتشی شیشہ ہو روئی پر جس کی	کلہ فقر تہ ظل ہما جلتی ہے
کلید	مونث	اسیر	دہن یار کے مضمون چھینگے کیا ہم سے	زبان کلید ہے قفل در معانی کی
کمان	مونث	ناسخ	لاکھون ہی گوشہ گیرون کی ابرو نے خون کیے	ہر چند یہ کمان ہے بے تیر آپ کی
کمان حکم ۱۲	مونث	نکہت	جنگ ہے عشق سے آتا نہ عملداری کر	یعنے اشکون کے رسالے کی کمان نکلی ہے تم
کمر عضو جسم ۱۲	مونث	ناسخ	اس قدر پتلی کمر ہے اوس پری رخسار کی	کہتے ہین یہ بھی سب اوس پر ہے جسم زار کی
کمند	مونث	اسیر	ہزار کوس ہو محبوب دوڑ کر آئے	عجیب جذب کمند خیال رکھتی ہے
کمل	مذکر	سحر	روح کو ہوتا ہے منعم کے دوشالے سے حجاب	میر اکمل جو مرتا بوت پہ ڈالا ہوتا
کمل گلیم ۱۲	مذکر	ناسخ	اب کے جاڑے یون بسر کرتا ہون کوئی یار بین	خاک کا بستر ہے کمل سایۂ دیوار کا
کمیت اسپ ۱۲	مذکر	آتش	ترے فیل فلک رفعت سے کھو وہ ابلق وابستہ	کمیت خامہ مضمون لکسواری سے بہت بگڑا
کمین	مونث	مومن	اے حلقہ زلف دام داری ہے عبث	اے ناز و ادا کمین ہماری ہے عبث
کنار	مونث	مومن	خفقان الفتون سے ہم دم کی	طوق گردن کنار اب وغم کی
کنج گوشہ ۱۲	مذکر	مومن	گو رہین جوش غم دل سے بھی نہ نکلا ہائے	آپ ہی ہین ہم نہین جب کنج تنہائی ملا
کنکر	مذکر	ظفر	کیا کہون کیسا وہ گھبرا ہین بیٹھے بیٹھے	ہین نے شب گھر مین جوان کے کوئی کنکر پھینکا
کنوار چھل	مذکر	جان	کبھی تو جھونٹے بھی آکے پوچھا رہے جیوڑ کا حال کیا ہے	تیجے قرار تونے جو بے دم کنوار چھل تھام اوتارا
کنوان	مذکر	آتش	ملاحت ذقن یار کا ہے ہر سو شور	عجیب لطف کا کھاری ہے یہ کنوان نکلا

لغات	تذکیر و تانیث	اسم شاعر	نظیر شعر	
کنول	مذکر	آتش	ہمیشہ جوش گریہ سے رہا پانی میں آتش	[illegible] دل کا کنول [illegible]
[illegible]	مذکر	اسیر	یاران رفتہ سے کہو ٹھہرے ہوئے چلیں	اب تو بھی کوچ شام ہوا یا سحر ہوا
کھرچ	مونث	ناسخ	تو نے جس روز سے قاتل [illegible]	[illegible] کچھ کا گز چھوڑ دیا
[illegible]	مذکر	ظفر	[illegible]	[illegible]
کوک	مونث	سحر	نزدوں تیرے کب کوئل کی ہے	دریافت جو ہو تو حالت میرے دل کی ہے
کوکب	مذکر	اسیر	ہنگامہ انجم اور قاروں کے خزانہ میں ہے	پستی [illegible] مری تقدیر کا
کولھو	مذکر	آتش	شیرینی جان لبوں کی رکھتا جو تو تو کولھو	پامال ہے تجھ کو [illegible] کیا کرتا
کوہ	مذکر	ظفر	تمام بادہ کشی غالب ہیں [illegible]	[illegible] حق میں یہ اک کوہ ہے گران [illegible]
کھال	مونث	اسیر	آتش افروزی کیا کرتا ہے دم یا ہی روز	ہے شکم غمزہ کا یا کھال ہے حداد کی
کھپاوٹ	مونث	رنگین	ہے اجی [illegible] سجاوٹ خاصی	[illegible] غضب اوس پہ کھپاوٹ خاصی
کہرام	مذکر	رند	اکثر شاعر [illegible]	کیا کیا [illegible] پہ کہرام ہو چکا
کھرنڈ [illegible]	مذکر	ناسخ	[illegible]	[illegible]
کہکشان	مونث	امانت	[illegible] نشان [illegible] بولا	شاہ زادے کو دکھاتی ہے کہکشان میری
کھنگل	مونث	مصحفی	[illegible]	[illegible] میں بھی کھنگل کسی دن
کھوج	مذکر	مومن	تم غیر نام و نشان سارا بتایا	دل گم گشتہ کا یون کھوج پایا
کھیت	مذکر	اختر	آئینے میں [illegible] ہوگئے	کھیت [illegible] جو نظر آیا مجھے
کھیت	مذکر	اسیر	کیا [illegible] روشنی ہے	مشعل سے غول [illegible] کھیت چاندنی کا

لفظ	[illegible]	[illegible]	نظیر — شعر	
کھینچ	مونث	داغ	اے داغ جذب عشق کی دیکھینگے اب کشش	کی اس کشیدہ رو نے ہے ہم سے کماں کھینچ
کھیل (بازی)	مذکر	آتش	عشق نہفتہ ہوویگا اشکوں سے آشکار	یہ طفل کھیل کھیلینگے افشای راز کا
کیچڑ	مونث	اختر	ترا ہی میکدہ خمخانہ عالم بنا ساغر	ارے خمار کیچڑ بھی یہاں تلچھٹ کی بھرتی ہے
کیف	مذکر	نسیم	بیہوشیاں نصیب رہیں سامعین کو	کیف شراب ناب مرے ہر سخن میں تھا
کیل	مونث	ظفر	لے کے مرا نام دہن میں مت دبا آہن کی کیل	میں نہ ہو تیرا دوست ظالم تو زبان دشمن کی کیل
کین	مونث	مومن	مری تعزیت میں نہ لا غیر کو	کہاں تک ستم پیشہ کین ہو چکی
			باب کاف فارسی	
گات	مونث	آتش	جس نے باندھے ہو گاتی تجھے دیکھا ٹھہر گیا	دل ربا تھی مری جان تری گات نہ تھی
گاج	مونث	رنگین	گاج باریک جو جھلی سی ہو	ٹوکی تو اوس کی عجب جی سی ہو
گال	مذکر	صبا	لوگ کہنے لگے کندن پہ چڑھا ہے مینا	سبزہ خط وہ خوش رنگ ترا گال ہوا
گاو	مونث	امانت	تمہارے باغ کا سبزہ ہے کیا طراوت بخش	چرے یہ گھاس تو گاو زمین ہری ہو جائے
گاؤں	مذکر	آتش	لاشوں کو عاشقوں کے نہ اوٹھوا گلی سے یار	بسنے کا پھر یہ گاؤں نہیں جب اوجڑ گیا
گت	مونث	امانت	ستار ہی میں بھی حسن میں ہے رنگ نکو جانی کی	پہن سرخ جوڑا گت بجاتے میں تھے سہانے کی
گرد (غبار)	مونث	ناسخ	چہرہ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نے	گرد اوڑی آ ماہ جب تیری تجلی گاہ کی
گرداب	مذکر	ظفر	ترے کیا ہجر میں رو کے ہم اب آپ حیران ہیں	یہ دور آستین یارب ہے یا گرداب پانی کا
گردباد	مذکر	ناسخ	شعلوں نے صف صاسرو چراغاں بنا دیا	اوٹھا جو گرد باد ہمارے غبار کا
گردن	مونث	آتش	اس قدر تنگ گریبان نہیں زیبا پیارے	پھانسی دیجئے اسے گردن ہے ہماری گویا

لغات	تذکیر و تانیث	نام شاعر	نظیر — شعر	
گرد و غبار	مذکر	ظفر	ظالم جو تو نہ ہوئے مکدر تو جھاڑ دون	سر پر عدو کے گرد و غبار اپنے ہاتھ کا
گردون ہر سہ صحیح	مذکر	ناسخ	شامل جو کوئی ہوتا ہے اگر اسے ناسخ	ساغر عمر کو گردون دہین بھر دیتا ہے
گرز	مذکر	اسیر	ہر امضمون نہ باندھے غیر اپنے شعر مین کبھی	نہیں دیا کہ دست زال مین اگر گرز رستم ہے
گرگ	مذکر	ناسخ	تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پر کیا بشر دیوانے ہین	گرگ دیکھیگا تو کتا باؤلا ہو جائیگا
گروہ	مذکر	نسیم	کیا قوت بازو تھی زہے ہمت قاتل	دیکھا تو کوئی اس گروہ شہدا تھا
گرہ	مونث	اسیر	عقدے ہے دام سب منقار سے کاٹے تو کیا	اک گرہ ہم نے نہ کھولی خاطر صیاد کی
گریبان	مذکر	اسیر	آزردہ کیون ہو جامے سے باہر ہو کس لئے	چولی مسک گئی کہ گریبان پھٹ گیا
گز چنانچہ زمین گڑ گئی	مذکر	اسیر	اس قدر مجھکو رہی اک سرو قامت کی تلاش	پھرتے پھرتے دشت مین مین گز زمین کا ہو گیا
گزار	مذکر	اسیر	نکل کے جسم سے کرتے ہین استخوان تعظیم	کبھی کبھی جو ہمارا گزار ہوتا ہے
گزر	مذکر	مومن	اس جوش طپش پر ہوئی مشکل ہے رسائی	صد شکر گزر غیر کا تا بام نہ ہوگا
گزک چاشنی	مونث	صبا	بوسے آنکھون کے کباب نرگسی ہین لذیذ	ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہین
گزران	مونث	سودا	باپ کے گھر مین چاٹ کر جینی	کرو گزران یارو تم اپنی
گزند نقصان	مذکر	وزیر	یہ تیرے افعی گیسو مین زہر ہے قاتل	پڑا جو سانپ پہ سایہ اوسے گزند ہوا
گفتگو	مونث	آتش	پڑھا ہے ہم نے بھی قرآن قسم ہے قرآن کی	جواب ہی نہین رکھتی ہے گفتگو تیری
گل بجھانا	مذکر	گویا	یہ کس نے ہاتھ سے اپنے کیا گل شمع محفل کا	ہوا گلگیر مین عالم جو منقار عنادل کا
گل داغ	مذکر	ناسخ	عشق نے ہمکو دکھایا آج اعجاز خلیل	آگ سے پیدا ہمارے ہاتھ کا گل ہو گیا
گل پھول	مذکر	نسیم	بہار غنچگی دیتا ہے جو دل خستہ ہوتا ہے	پس از خندیدگی کھلکے گل سربستہ ہوتا ہے

لفظ	جنس	نام	نظیر شعر	
گلاب	مذکر	ناسخ	ہوئی یہ شیشے سے نفرت فراق ساقی مین	کہ ہے گلاب بھی مجھ کو حرام شیشے کا
گلاب آبِ گل ۱۲	مذکر	امانت	غش آیا مجھ کو تو بولا چھڑک کے منہ کا عرق	ابھی یہ پھول سے تازہ گلاب نکلا ہے
گلخن	مذکر	ظفر	سدا دل شعلہ افروز آتش ہجران رہتا ہے	نہین بجھتا ہے یہ گلخن کبھی اے جان مین ٹھنڈا
گلستان باغ ۱۲	مذکر	نسیم	ایک سے دو داغ سے دو چار پھر تو سیکڑون	کھلتے کھلتے پھول سینے پر گلستان ہو گیا
گلستان نام کتاب ہے ۱۲	مونث	آتش	تصویر کھینچی ہے اس کے رخ سرخ فام کی	اک صفحے مین قلم نے گلستان تمام کی
گلشن باغ ۱۲	مذکر	وزیر	اپنے محبوب کا کوچہ رہے مسکن اپنا	بلبلو تم کو مبارک رہے گلشن اپنا
گلگون سرخ ۱۲	مذکر	آتش	بوی گل کی طرح گرد راہ دکھلائی نہ دی	یار کا گلگون نسیم صبح سے چالاک تھا
گلگیر	مذکر	اسیر	گردن پہ کیون وبال لیا سر کو کاٹ کر	تقصیر وار شمع کا گلگیر ہو گیا
گلو حلق ۱۲	مذکر	ناسخ	کیا ہون مے ہجر ساقی مین کہ لگ جائیگی ڈاک	پس گلو میرا ابھی شیشے کا گلو ہو جائیگا
گلیم	مونث	آتش	نہ روز ہجر ہی کچھ خوب ہے نہ شام فراق	گلیم بخت سیہ سپید ہی ہووے یا اودی
گمان	مذکر	رند	سحر تک ہجر کی شب در کو کھولا لاکھ بار اوٹھ کر	گمان ہر مرتبہ گزرا ترے پاؤن کی آہٹ کا
گن	مذکر	ظفر	تمام جس کا گیا کچھ اوس کا گن باقی رہا	ورنہ جو یہان سے گیا ساتھ اوس کے اوس کا گن گیا
گنبد	مذکر	مومن	طپش سے خاک مین بھی عاشق مدفون نہ ٹھہرا	اگر بنا قبر کا بھی گنبد گردون نہ ٹھہرے گا
گنبد	مذکر	اسیر	مر گیا تھا دیکھ کر کس چشم وحشی کو اسیر	قبر پر بھی گنبد آہو نظر آیا مجھے
گنج	مذکر	آتش	محبت ہوتی ہے معشوق کو بھی عشق کامل سے	زمین مین ساتھ قارون کے گڑا ہے گنج قارون کا
گنج شہیدان	مذکر	آتش	لاشے اوٹھوا کر نہ کر اوس کو بھی اے قاتل اوجاڑ	ہے فقط آباد اک گنج شہیدان ہو گیا
گنگا	مونث	اسیر	ہم تو پیاسے رہے مے غیر کو دی پیر مغان	الٹی اس شہر مین بہتی ہوئی گنگا دیکھی

لفظ	[illegible]	اسما	نظیر شعر	
گنہ	مذکر	آتش	حسن کس روز ہم سے صاف ہوا	گنہ عشق کب معاف ہوا
گود	مونث	رنگین	آج دروازے پہ نوبت جو دھری جاتی ہے	میرے کوکا کی اجی گود بھری جاتی ہے
گور	مونث	ناسخ	سوچ اے منعم عمارت کا تو ہے مذکور کیا	گور بھی ملتی نہیں دنیا میں کیکاؤس کی
گوش	مذکر	رند	آہ عاشق کان میں اوس کے نہیں کرتی اثر	گوش گل فریاد سے بلبل کی کر ہونے لگا
گوشت	مذکر	اختر	نہ دانت مار و رقیبوں کے منہ پہ جانے دو	اجی یہ گوشت ہے بالکل حرام [illegible]
گوکھرو	مذکر	رنگین	دوست کی تجھ پہ نہیں ہے ترے زیبائش اگر	تو یہ تونے گوکھرو اچھا سیا کس واسطے
گول	مونث	ظفر	جام و مینا و سبو سے تو بجھی اپنی نہ پیاس	ہم نے ساقی منہ اب بھر کر لگائی گول سے
گون	مونث	[illegible]	[illegible] بوسہ لب سے گون	نہیں صبا سے خوش گوہر کی گون
گوہر	مذکر	وزیر	عرق آلودہ رخ ہے چاندنی میں یون [illegible]	کہ گویا گوہر اک دریائے نورانی میں ڈوبا ہے
گھات	مونث	آتش	کمر یار تھی از بس کہ نہایت نازک	سوجھتی بندش مضموں کی کوئی گھات نہ تھی
گھات	مونث	اسیر	[illegible] بستر غم پر فقط مریض نہیں	مزاج پوچھنے آئیں وہ گھات اسی میں ہے
گھاٹ	مذکر	ناسخ	قاتل عالم ہے عریانی میں عالم یار کا	گھاٹ اوس کے تیرنے کا گھاٹ ہے تلوار کا
گھاس	مونث	امانت	[illegible] سبزہ کی تاثیر اک ذری ہو جائے	ترے دوپٹہ کی گھاس اے صنم ہری ہو جائے
گھاس	مونث	اسیر	اے دل رو دادا ہو کیا مرض اہل دید کی	بوٹی قبا کی گھاس نہیں ہے فرید کی
گھاؤ	مذکر	ظفر	رکھتے ہیں سیکڑوں وہ سوزن مژگان لیکن	کوئی پوچھے کہ سیا آپ نے گھاؤ کس کا
گھٹا	مونث	نسیم	ترشح آنسوؤں کا ہو رہا ہے	گھٹا امڈی ہوئی ہے چشم تر کی
گھر	مذکر	گویا	جی مر اتن سے سفر کر ہی گیا	وہ تو گھر میں رہے یہاں گھر ہی گیا

لفظ	[illegible]	شاعر	نظیر شعر	
			شعر	
گھر جانے	مذکر	وزیر	صحرا میں پاؤں پر کے مجھے خار رکھتے ہیں	ہے سب کے دل میں گھر ترے خانہ خراب کا
گھر بسنا چھوٹنا	مذکر	صبا	اک بت سے چھوٹ کر جو ملے دوسرے سے دل	یہ جانئے کہ آئینے کا گھر بدل گیا
گھر [illegible]	مذکر	ناسخ	اجی یہ عرش معلی کے گوشوارے کا	گھر کہاں سے تمھاری بلاق میں آیا
گھروندا	مذکر	آتش	ہوں وہ ابتر طفل جس کو جا کھیلنے کی ہے	کنج مرقد ہے گھروندا میری بازی گاہ کا
گھڑاوں	مونث	رنگین	مصروف سی کہہ دو وہ کہیں ہاتھ اوٹھائے	سوئی سے کہیں ہو گھڑاوں منگی
گھڑیال جانا	مذکر	اسیر	سنہا شب وصال صدا سن کے دل مرا	گھڑیال اوس کے واسطے گھڑیال ہو گیا
گھڑیال [illegible]	مونث	ظفر	ہر گھڑی ہے سینہ کوبی ہر گھڑی فریاد ہے	پوچھیں گھڑیال کی کیوں گھڑیال ہم سی ہو گئی
گھمسان	مذکر	امانت	طبل و غا کے بجتے ہی گھمسان ہو گیا	دونوں طرف لڑائی کا سامان ہو گیا
گھمنڈ	مذکر	سحر	آخر ستم رسیدۂ ہجران نکل گیا	سارا گھمنڈ اے بت نادان نکل گیا
گھن کسوٹی	مذکر	اسیر	چاند سا رخ ہے تہ زلف تو او سے ہو عطا	کیجئے فند کی تدبیر گہن پڑتا ہے
گھن پڑنا	مذکر	اسیر	پہلواں تھاتے ہیں دست تمہارا لوہا	ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے
گھونٹ	مذکر	رند	فراق یار میں مذکوری کا کیا ہے اوساقی	جلن تیزاب کی ہوتی جو پیتا گھونٹ پانی کا
گھونگٹ	مذکر	مومن	پھر کس لئے گھونگٹ رخ روشن پہ لیا ہے	پھر کیوں نہ سر سے وہی پہلی سی حیا ہے
گیاہ	مونث	اختر	کلیم عقل میں کم عقل آ اکر اوٹھاتے ہیں	گیاہ خشک صحرائی فضا میں جو کہ چھٹتی ہے
گیسو	مذکر	گویا	کھل گیا گیسو چمن میں کس گل اندام کا	موج بوئے گل میں عالم ہو گیا گل دام کا
گیند	مونث	ظفر	جی نزاکت سے کلائی کی دھڑکتا ہے مرا	ہاتھ میں گیند اوٹھا تم نے اچھالی بیٹھے جب

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
لات پاؤں ۱۲	مونث	صبا	رفتار سے کرتے رہو پامال ابتوں کو	چلتی ہے سر عزا پر رہے لات تمھاری
لاجورد	مذکر	آتش	کرتے مصور اوس کو تصویر جنھیں ہیں صرف	ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا
لاش	مونث	رند	آتش ہجر سے جل بجھ گئے ہم ہو عاشق	لاش اوس کی تہ مدفن بھی بھبکتی ہوگی
لاگ	مونث	مومن	مہر و شوخوں سے لاگ سی دل کو	اگر رکھے آگ سی دل کو
لاف	مذکر	آتش	وہ [illegible] ہوں نہ نکلا حرف غرور	وہ زبان ہون نہ جس سے لاف ہوا
لال جانور ۲	مذکر	وزیر	رنگین [illegible] کی صحبت نہ ہے	کیا خوب یہ لال بولتا ہے
لالچ	مذکر	ناسخ	[illegible]	اپنے بندوں کو خدا دیتا ہے لالچ حور کا
لام	مذکر	اسیر	چھڑ جائی ہو خط پر [illegible] کیا ہو	کی [illegible] بنا ہے لام اوس زلف پریشان کا
لب	مذکر	مومن	منہ میں کیا خم صہبا کے بھر آیا پانی	تیرے لب جو لب ساغر سرشار لگا
لباس	مذکر	ظفر	[illegible] سرین تجھ کو کیونکر کہ ہے زیبا	لباس اوس نے پیکر کا سیہ ایسا پہنا
لب بام	مذکر	ذوق	قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند	دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا
لپٹ	مونث	اختر	گرائی [illegible] محبوب کی تو کیا	[illegible] لپٹ قبر پہ میری اگر ایسی
لت	مونث	سپہر	پاؤں میرا کہ [illegible] میں اب رہتا نہیں	رفتہ رفتہ اوس طرف جانے کی مجھ کو لت ہوئی
لٹھ	مذکر	نسیم	بولا وہ کہ یہ جو لٹھ مرا ہے	موسے کا عصا ہے اژدہا ہے
لجام	مونث	رند	گردش نہ آسمان کو میری دعا کے ساتھ	ہاتھ آگئی ہے سیر لجام اوس کمیت کی
لچک	مونث	ظفر	تو نیر [illegible] پہنچے میں زمرد شکم اک مست گل	باریک کمر جو شاخ گل رکھتی ہے لچک بھر دیتی
لحد	مونث	اسیر	غیرت کا ہے مقام زمانے کا انقلاب	تکیہ فقیر کا ہے لحد بادشاہ کی

الفاظ	جنس	شاعر	نظیر / شعر	
لخت	مذکر	نسیم	بڑے ثابت قدم یاران ایذا دوست ہوتے ہین	کہ اشک دیدہ سے لخت جگر ہو کر بہم نکلا
لڈو	مذکر	برق	لذت فراق و وصل کی دونون ہین لگی ہوئی زہر	بوسے وہان یار کے لڈو ہین بوس کے
لشکر	مذکر	آتش	اے پری شیفتہ ہوتے ہین ترے جن و انسان	عشق بازون سے سلیمان کا لشکر لٹتا
لطف	مذکر	میر	کب لطف زبانی کچھ اوس غنچہ دہن کا تھا	برسون ملے پر ہم سے صرفہ ہی سخن کا تھا
لعاب آب دہن	مذکر	ناسخ	شیرین سخنی ایسی کہان پائی کسی نے	[illegible]
لعاب جلکپا ہوا	مذکر	جان	نگوڑی بھنڈیان ایسی ہی یہ چپچپی ہین	کسی جتن سے پکا و لعاب رہتا ہے
لعل	مذکر	آتش	روا رکھ کلفت ایام مین بھی قدر نیکو نکی	پھٹے کپڑون مین بھی اونکو سمجھ سے لعل گودڑ کا
لعن	مونث	اختر	رو گئے سمجھ نہ کرزائے ان ہاتھون سے	ہر زبان لعن پی [illegible]
لقب	مذکر	ناسخ	یہ اوسکے ہی ساعد کا عالم کہ جسنے دیکھی ہوا وہ صدم	نیام تیغ تھا ہے مبرم لقب قاتل کے آستین کا
لکیر	مونث	ظفر	جب لکیرین سی تری چین جبین کی کھچ گئین	سر پہ تلوارین عدو کے بغض و کین کی کھچ گئین
لگاوٹ	مونث	اسیر	سر جدا تن سے کسی روز کرائے خنجر یار	یہ لگاوٹ تری ہر بار نہین اچھی ہے
لگن	مذکر	اختر	شیشہ نہین مہندی ملی جائے نہ اسا ہین	آپکے پاون تو نازک ہین لگن پتھر کے
لبر	مذکر	اسیر	بھیجا جو ہم نے لکھ کے فرنگی پسر کو خط	یہ بھی لکھا کہ ڈاک مین لبر بدل گیا
لنگر	مذکر	اسیر	دہشت ہے مین تلاطم دریای غم سے کیا	دل ہے جہاز صبر ہے لنگر جہاز کا
لو	مونث	اسیر	سوا کاہش کے جان اور کچھ نہین حاصل	عبث ہے شمع سے لو تیری اے پتنگ لگی
لوا	مذکر	اختر	نوبت فتح و ظفر سے سینہ کوٹینگے رقیب	اب لوائے عشق فوج حسن پر خم ہو گیا
لوٹ	مونث	صبا	کھتی ہے فوج آرزو دل سے	لوٹ قارون کے مال کی ہوتی

الفاظ	جنس	اسم شاعر	نظیر شعر	
لوح تختی ١٢	مونث	ناسخ	بہت اوس سیم تن کی لوح کے مضمون سوجھے ہین	مجھے درکار ہین لوحین لیے تحریر چاندی کی
لوز شیرینی ١٢	مونث	اختر	حسن کی لوز جب نظر آئی	عشق مین بوے نیشکر آئی
لونگ	مونث	انشار	مین جھجک اوٹھی لے کے انشا نے	کل پہ چبھو دی جو میری ران مین لونگ
لہر موج ١٢	مونث	ناسخ	شغل دل کا ہے بحر عشق مین اک بحر حسن	رات دن بیٹھا گنا کرتا ہون لہرین آب کی
لہو	مذکر	صبا	محضر ہمارے خون کا ہوگا یہ حشر کو	اچھا ہوا لہو ترے دامن مین بھر گیا
لیل	مونث	اختر	جب محمد سا نبی گذرا تو دنیا ہے خاک	بیٹھے ہے دن کہ وہ لیل وفات آپہونچی
			باب میم	
ماتم	مذکر	ناسخ	کیا کہین مرگ احباب مین جو ہم کو غم ہوا	گر موا دشمن کوئی اوس کا بھی اک ماتم ہوا
ماٹ	مذکر	اسیر	چرچا بہت دروغ کا ہے زیر آسمان	شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا
ماجو	مذکر	جان	مسی خراب جاتی ہے کو کا تو ڈھونڈھ لا	سوسن کو طاق مین نہین ماجو نظر پڑا
مار سانپ ١٢	مذکر	ناسخ	کاکل پیچان جانان کا اگر غم ہے یہی	سوکھ کر مار سیہ مانند مو ہو جائیگا
مار زد ١٢	مونث	ناسخ	نہین تلوار کی حاجت جو دشمن ہو اوز رد ہے	زیادہ ہوتی ہے کوہ سے آدل مارنے کی
ماش	مذکر	جان	پھینکا جو مولوی کیا پڑھ کے جادو ماش مارا ہے	پری خانم نے کیسے جن کو شیشے مین اوتارا ہے
مان عزت ١٢	مذکر	ظفر	الطاف و کرم ذرون پہ رہتا ہے تمہارا	تم جانتے ذرا بھی نہین مان کسی کا
مانگ	مونث	ظفر	مانگ کیا زلفون مین تھا ہر بت سفر در کی	صبح نکلی پھاڑ کر چھاتی شب دیجور کی

لفظ	تذکیر و تانیث	مصنف	نظیر شعر	
مآل انجام	مذکر	مومن	سبب کار نہ ہو یہ ڈر ہے اے کاش	ناکام مآل کار ہوتا
مال کیمیا	مذکر	آتش	افسوس ہے انسان نہ ہو علم کا جویا	وہ مال ہے یہ صرف سے جو کم نہیں ہوتا
مال جنس	مذکر	ظفر	کوئی ہستی سے نہ لے جنس جز اعمال نکو	کہ یہان مال سوی ملک عدم چڑھتا ہے
مالا	مذکر	شہادت	ای شہادت مین نہین طالب جز اوبار کا	چاہیے زیور مین مالا تیغ جوہر دار کا
ماہ چاند	مذکر	مومن	دل شوق مین رخ روشن نہ چھپیگا ہرگز	ماہ پردہ مین کتان کے کوئی پنہان ہوگا
ماہتاب چاندنی	مذکر	صبا	یہ وہ فلک ہے کہ جس کے سبب سے عالم مین	نہ ایک حال پہ دو روز ماہتاب رہا
مت عقل	مونث	صبا	اولٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری	ہاے کیسی تری مت آپ عیار پھری
مت عادت	مونث	نسیم	اے جان لڑکپن کی تری مت نہین جاتی	ہان سچ ہے کہ بگڑی ہوئی عادت نہین جاتی
متاع	مذکر	نسیم	کی گھر ہے یہ ہمارا اپنون نے لوٹ کر	تھا متاع عمر جو دم میں بیابان ہوگیا
متاع	مونث	ظفر	بلا تمار تگری آتی ہے ظالم تیرے غمزے کو	متاع صبر و طاقت ہے ایک پل مین غارت کی
مثال تشبیہ	مونث	ناسخ	دی ہے تری بیار پیار روی و گیسو سے مثال	منہ ہے پیارا صبح کا گیسو ہے پیارا شام کا
مجال	مونث	ظفر	ہر ایک ہے مو بدن پر مرے زبان گویا	مجال ہو جو تیرے آگے گفتگو کی مجھے
محراب	مونث	صبا	صحت سوزش دل کی جو دعا کرتا ہون	آگ لگ اوٹھتی ہے محراب دعا جلتی ہے
محرم انگیا	مونث	جان	وہ ہاتھ آیا پائی رات کو کی مجھ سے چاند خان	محرم کتان کی تم نے مری تار تار کی
محفل	مونث	ناسخ	جتنا ہے عیش اوس قدر اوس کو نہین ثبات	برہم شتاب کیون نہ ہو محفل شراب کی
محک کسوٹی	مذکر	ناسخ	نفاق اوس سے نہان کیا ہو چھپے شرک خفی کیونکر	محک ہے اوس کا سنگ آستانہ نیک اور بد کا
محل موقع	مذکر	نسیم	سلطان کا جو عہد بے خلل تھا	گھر والون کو خوف کا محل تھا

مالا ۔ مونث ۔ [illegible] ۔ موتیون کی [illegible] مالا [illegible]

لفظ	تذکیر و تانیث	اسم شاعر	نظیر شعر	
محل سرا	مونث	نسیم	دل برنام ایک بیسوا تھی	اوس ماہ کی وہان محل سرا تھی
محل	مذکر	نسیم دہلوی	ولے ہین نفس چند کے تا فرصت عمر	کچھ دنون مین یہ لیلی نہ یہ محمل ہوگا
محن	مذکر	اختر	سختیان جور بتان کی نہ بیان کر اختر	رنج فولاد سے زاہد ہین محن پتھر کے
محنت	مونث	داغ	فرہاد کی مرقد سے یہ آتی ہین صدائین	برباد کسی شخص کی محنت نہین جاتی
محل	مذکر	اسیر	غافل مری طرف سے ہی شمشیر یار کی	جب دیکھی ہم خواب مین محمل حسام کا
مد	مذکر	اسیر	خط ہوا روشن جو لکھا عارض جانان صف	دائرہ مہتاب تک کہکشان مد ہوگیا
مد	مونث	ناسخ	قاصد یہ لہو غور سے عرضی کو دیکھئے	مد ہی شبیہ آپکے زار و نزار کی
مداد	مونث	اختر	مداد فکر سیاہی تک بھری ہے سینے مین	شبیہ یار کھچین پانچ سات اتنی ہے
مدارات	مونث واحد	رند	نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی	آٹھوین ساتوین کی مجھ سے ملاقات رہی
مدت	مونث	رند	قابل دید نہ دیکھین آنکھین	مدت اے نرگس شہلا گذری
مدد	مونث	ناسخ	ناسخ فلک نے خاک مین کر ملا دیا	اب جا ہی مجھکو مدد بوتراب کی
مدعا	مذکر	نسیم	جو مدعیون کا مدعا تھا	موقع وہ ملا تو کیا برا تھا
مذہب	مذکر	اسیر	ہر طریقہ سے ہی بڑھ کر روش خمی زلف	طرہ ہنقنا دو دولت پہ یہ مذہب نکلا
مراد	مونث	امانت	کھلیگا لالے کا تختہ سبھا مین آیا رو	نہال ہو کہ مراد اب تمھاری آتی ہے
مرچ	مونث	نظیر	کوئی پکارتا ہی کیون خیر تو ہی بھائی	ایسے جو کھانستے ہو کیا کالی مرچ کھائی
مرض	مذکر	مومن	ظاہر آزار کچھ غرض نہ رہا	لاغری کے سوا مرض نہ رہا
مرغ	مذکر	ناسخ	رگ جا جاناں ہوئی ہین گرہ پر مشکین کو	کہ مرغ روح دام کاکل پیچان مین پھنسا ہی

فٹ نوٹ (حاشیہ): [illegible]

لفظ	جنس	اسما	نظیر — شعر	
مرغ سلیمان	مذکر	آتش	عاشق اس غیرت بلقیس کا ہوں آتش	بام تک جس کے کبھی مرغ سلیمان نہ گیا
مرقع	مذکر	اسیر	ہستی نقاش قدرت صاف ظاہر ہو گئی	موسم گل مین مرقع دیکھ کر گلزار کا
مرکب	مذکر	مصحفی	وہ اوگھٹ راہ ہے اے مصحفی دشت محبت کی	کہ سم لیتا ہے مرکب جس مین پریکہ تازوں کا
مرگ	مونث	رند	مرگ عاشق آپ کو منظور اوجانی ہوئی	دوستی کا ہے کو ٹھہری خصمی جانی ہوئی
مرہم	مذکر	ناسخ	سوزش ہے داغ مین بھی ہے رنگ آفتاب	چاہیے جراح مرہم صبح کے کافور کا
مریخ	مذکر	آتش	لباس سرخ پہن کر جو وہ جوان نکلا	پناہ مانگتا مریخ آسمان نکلا
مزاج	مذکر	صبا	آتے ہی فصل گل کے جنون ہو گیا ہین	بدلی جو رت مزاج برابر بدل گیا
مزار	مذکر	وزیر	نازنے دی نہ رخصت آگے او سے	دو قدم جب مرا مزار رہا
مزار	مونث	اسیر	کیا ظلم ہے اوس خونی عالم کی گلی مین	جب ہم گئے دو چار نئی دیکھین مزارین
مزرع	مونث	رند	آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اب کے برس	مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی
مزہ	مذکر	ظفر	اگر کچھ منہ سے بولوں ہوں مزہ الفت کا جاتا ہے	اگر چپکا ہی رہتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے
مژگان	مونث	ظفر	ہجوم اشک سے مژگان اگر اونچی نہین ہوتی	تعجب کیا کہ شاخ پر ثمر اونچی نہین ہوتی
مژہ	مونث	ظفر	کیا کہوں جس دم مژہ اوس فتنہ گر کی ہل گئی	نوک سی گویا جگر مین نیشتر کی ہل گئی
مساس	مذکر	ناسخ	رہ گیا مین مسوس کر دل کو	کب میسر مجھے مساس ہوا
مستزاد	مذکر	اسیر	سر گین آنکھ کی تعریف مین مصرع لکھ کر	مستزاد اور لگا دیتے ہین دنبالے کا
مسجد	مونث	ناسخ	تصور ہو بت سیمین بدن کا بھی نماز مین	ہوا دا جب کوئی مسجد کرو تعمیر چاندی کی
مسند	مونث	اسیر	یاد آتے ہین اسیری مین فقیری کے مزے	بوریا خوب تھا مسند ہین درکار نہ تھی

لفظ	جنس	شاعر	نظیر — شعر	
مشعل	مونث	امانت	فروغ شعلہ رخسا آتش ناک کیا کم تھا	دم رقص صنم مشعل برستی ہی روشن کی
مشق	مونث	اسیر	مشق کی یہ الفت زلف بت خودکام کی	ہوگیا اتند جھکتے جھکتے صاصورت لام کی
مشک نافہ ۱۲	مذکر	ناسخ	صبح تک بچنا نہین ممکن شب فرقت مین آج	میرے زخمون مین بھرا ہی مشک سارا شام کا
مشک چھاگل ۱۲	مونث	دبیر	تیرون سے مشک چھد گئی مجھ بے گناہ کی	پیاسی بہن سے لو قسم اپنی پیاس کی
مشکل	مونث	رند	مصیبت محبت مین اے دل پڑیگی	ابھی سہل ہی آگے مشکل پڑیگی
مصیبت	مونث	داغ	اے داغ سلامت رہین فقرہ تمہارے	جو آتی ہی آفت تو مصیبت نہین جاتی
مضمون	مذکر	آتش	مختصر سر مین لاکھون ہی لکا تو شا نہین	باندھو مضمون جو قد یار کی رعنائی کا
مغز گودا	مذکر	صبا	اوس گل کے داغ عشق نے ایسا کیا گداز	گھل گھل کے مغز شمع کے سر سے نکل گیا
مقدر	مذکر	اسیر	مقدر استراحت کا مکان دیتا تو ہم لیتے	زمین سے جانا آسمان دیتا تو ہم لیتے
مقیش	مذکر	مومن	آنچلون سے کہو مقیش کہان جھڑتا تھا	کب دوپٹہ یہ مری طرح گرا پڑتا تھا
مکافات	مونث واحد ۱۲	رند	ترک کرنی تجھے اے شوخ ملاقات نہ تھی	گنہ عشق کی میری یہ مکافات نہ تھی
مکان	مذکر	ناسخ	رٹ ہی جس کے نام کی اوسکا نشان ملتا نہین	لامکان تک ڈھونڈھ مارا ہی مکان ملتا نہین
مکتب رسم ۱۲	مذکر	دبیر	جز شیر اور کچھ نہین ان کی غذا ابھی	نے گھٹنیون چلے ہین نہ مکتب ہوا ابھی
مکر حیلہ ۱۲	مذکر	اسیر	اہل دین کی اور خصلت طرز دنیا اور ہے	مکر ان شیرون سے ہو سکتا ہی کب روباہ کا
مگس	مونث	ظفر	خال سیاہ کب لب شیرین پہ ہی ترے	شکر سے ہی جا کے مگس پر لگی ہوئی
ملال	مذکر	نسیم	نہ گھورئے مجھے بوسہ اگر لیا تو لیا	رقیب دل مین سمجھ لو اگر ملال ہوا
ملائک	مذکر واحد ۱۲	اختر	ہوگیا بندہ ملایک بھی ترے انداز کا	کیا بیان کیجیے خداوند دو عالم ناز کا

لغات	جنس	استاد	نظیر شعر	
ملبوس	مذکر	مومن	یہ آب و رنگ کہان لعل اور زمرد کو	مگر دیا ہے گل و سبزہ نے انھین ملبوس
ملک (فرشتہ)	مذکر	اسیر	عمسکت مین نہین جانتلک اپنی کھلا دون	مہمان ملک الموت مرے گھر نہین آتا
ملک (شہر)	مذکر	ناسخ	گھر اپنا حادثون سے جو برباد ہو گیا	اندوہ غم سے ملک دل آباد ہو گیا
من (چالیس سیر)	مذکر	نصیر	تمہارا لب کا خال رخ زلفون مین عجب اے سجن چمکا	تعجب ہے کہ دو مار سیہ مین ایک من چمکا
منبر	مذکر	آتش	بادشہ حسن نے اے یار بنایا ہے تجھے	خطبہ پڑھتا ہون ترا مین جو مجھے منبر ملتا
منتر	مذکر	اسیر	کیا ہاتھ مین اُس افعی گیسو کو لگاؤن	افسون نہین آتا مجھے منتر نہین آتا
منجن	مذکر	اسیر	تیز دندان طمع رہتے ہین چشم یار پر	چاہئے منجن مجھے خاکستر بادام کا
مندیل	مونث	رند	نہ جایا کرو بزم رندان مین اے شیخ	یہ مندیل اک دن اوچھل جائگی
منزل	مونث	صبا	چاہیے بہر تلاش یار از خود رفتگی	منزل مقصود بے قصد سفر ملتی نہین
منزل	مونث	صبا	بہت طریقے کئے اختیار	کسی راہ سے طے نہ منزل ہوئی
منزل	مونث	امانت	رکھنا قدم اے دل رہ وحشت مین سمجھ کر	زنجیر کا ہے سامنا منزل یہ کڑی ہے
منقار (چونچ)	مونث	ناسخ	زر گل کے تصور مین ہوئی ہے اس قدر نالان	کہ بلبل کی قفس مین ہو گئی منقار سونے کی
منظر	مذکر	غالب	صبحدم دروازۂ خاور کھلا	مہر عالمتاب کا منظر کھلا
منگل	مذکر	صبا	آیا اپنے پاس ماہ دو ہفتہ شہر سے	اے جنون لے دن پھرے جنگل مین منگل ہو گیا
مینہ (برسات)	مذکر	غالب	سوز دل کا کیا کرے باران اشک	آگ بھڑکی مینہ اگر دم بھر کھلا
مُنہ	مذکر	مومن	مر گئے ہجران مین چھپایا ہے مُنہ	لو مُنہ اوس پردہ نشین کا کیا
منہ (چہرہ)	مذکر	مومن	چل بے پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا مُنہ	اے شب ہجر تیرا کالا مُنہ

لغات	جنس	نام شاعر	نظیر شعر	
منہ مرض ۱۲	مذکر	اسیر	نہ گئی قلقل مینا کی مرض مین تقلید	غرغرہ مرے سے کیا منہ جو ہمارا آیا
منہ طاقت ۱۲	مذکر	اسیر	وہ زخمی ہون مرے غم سے گریبان چاک ہین عیسیٰ	کری بخیا مرے زخم جگر کو منہ ہی سوزن کا
موعیب ۱۲	مذکر	آتش	تیرے دندان مین کھائی دھڑی مسی کی لکیر	اے پری در نجف مین مو نظر آیا مجھے
موبال ۱۲	مذکر	ظفر	رہیگی گر خلش دلنشین ہوئی نہ نشہ مژگان کی	تو نشتر سا بدن پر میرے ہر مو بن کے نکلیگا
موباف	مذکر	اسیر	مشک گلاب سے کیا آگیا ہوش ہم کو	غش مین کوئی سنگھا دے موباف اوس پری کا
موت مرگ ۱۲	مونث	مومن	غم مقصد رسی تا نزع اور صدم	اب آئی موت بخت نارسا کی
موتی	مذکر	اسیر	نگاہین افسردہ ہین اپنے سلطان پر کہان پائین	کسی کے ہاتھ کب آتا ہے موتی میرے آنسو کا
موتیا	مونث	داغ	دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی	چمپا کھلا گلاب کھلا موتیا کھلی
موج لہر ۱۲	مونث	ناسخ	وہ اشک بار ہون کہ مری چشم تر کو ہائے	تار نگہ کے بدلے ملی موج آب کی
مور چیونٹی ۱۲	مذکر	صبا	دیدہ غور مین اعلیٰ ہوئے ادنیٰ ادنیٰ	ایک اک مور بھی رتبے مین سلیمان نکلا
مورچال ۱۲	مونث	ناسخ	کیا کم نہین کچھ مژہ کی صفین میرے قتل کو	قایم جو فوج خط نے صنم مورچال کی
مورچھل	مذکر	ناسخ	جو کہ ادنیٰ ہین خوشامد سے وہ اعلیٰ ہوتے ہین	مورچھل افسر یہ ہوتا ہے دم طاؤس کا
موسم	مذکر	آتش	زوال حسن سے عاشق کنارہ کرتے ہین	بہار باغ ہوتی ہے خزان موسم پہ بت جھڑ کا
مول قیمت ۱۲	مذکر	آتش	دل بیچتے ہین عاشق بے تاب لیجئے	قیمت وہی جو مول ہو مال مزید کا
موم	مذکر	آتش	سخن سخت مین سنتا ہون لب شیرین سے	عہد مین آپ کے نہین موم عسل مین ہوتا
مونچھ	مونث	نظیر	ذرا سی بات مین کدم کے بیچ لیوین اکھاڑ	ہر ایک مونچھ یہ تیری جو تاؤ کھاتی ہے
مہتاب	مونث	امانت	دکھلا گئی اوج اپنا جو اوس رخ کی تجلی	چھٹ گئی رخ بدر پہ مہتاب غضب کی

لغات	تذکیر	نام	نظیر شعر	
مہر سکا ہین ۱۲	مذکر	اسیر	ساقی سے یہ پوچھتا ہے قاضی	کیا مہر ہے دختر عنب کا
مہر آفتاب ۱۲	مذکر	اسیر	حسن کا جلوہ دوپٹے مین چھپانے ہو عبث	مہر روشن چار پردون مین نہان ہوتا نہین
مہر الفت ۱۲	مونث	صبا	عذاب حشر کہان پرسش گناہ کہان	ذرہ جو مہر تری اے فلک جناب ہوئی
مہر خاتم ۱۲	مونث	اسیر	بہت دشوار ہی بوسہ ملے اوس ترک روشن کا	لگے کیا ہاتھ یہ دولت کہ اوس پر مہر ہی لب کی
مہر گیا	مونث	نسیم	خورشید مین یہ ضیا کرن کی	ہی مہر گیا اوسی چمن کی
مہک	مونث	ظفر	شمشیر برہنہ مانگ غضب بالون کی مہک پھر ویسی ہی	جوڑے کی گندھاوٹ قہر خدا بالون کی مہک پھر ویسی ہی
مہ نخشب	مذکر	اسیر	کیا چمک خال کی ہی وہ لب چاہ ذقن	چاہ نخشب سے یہ گویا مہ نخشب نکلا
می	مونث	ظفر	جگہ اچھی ہی کیفیت کی ہم کو می پلا ساقی	کہ ہی ساقی فضا اچھی گھٹا اچھی ہوا اچھی
میان نیام ۱۲	مذکر	ناسخ	ہی تصور مجھ کو ہر دم ابروے خمدار کا	دل نہین گویا بغل مین میان ہی تلوار کا
میدان عرصہ	مذکر	ناسخ	ہجر مین جلکی جو غنچے ہوئی آواز تفنگ	صحن گلزار ہی میدان صف آرائی کا
میدان جنگ ۱۲	مذکر	اسیر	کربلا مین نہ ہوے ہم دم پیکار اسیر	ورنہ کیا لشکر کفار سے میدان ہوتا
میزان ترازو ۱۲	مونث	اسیر	موزون کمال تیری طبیعت ہی اے قمر	تل بیٹھنے کو چاہئے میزان حساب کی
میل آمیزش ۱۲	مذکر	ناسخ	دل ہمارا اس قدر سوزش طلب واقع ہوے	شمع سے بجھ گئے جو اوسمین میل ہو کافور کا
میل ملاپ ۱۲	مذکر	ظفر	ملایا خون مرا اشکون مین عشق نے میرے	الہی آگ کا پانی سے کیون کہ میل ہوا
میم حرف ۱۲	مذکر	ناسخ	معانی قتل ہو اللہ احد کی ہین عیان ناسخ	برا قافیہ رکھا ہی مین نے میم احمد کا
مینا	مذکر	اسیر	پرتو پڑا ہی جب سے اوس چشم نرگسی کا	لبریز می ہے مینا سونے کی آرسی کا
مینا سربستہ ۱۲	مذکر	وزیر	قہر تھا محفل سے جانا ساقی گلفام کا	شیشے کیا اوڑا اوڑ گیا مینا بھی رنگ جام کا

لفظ	اوزان	اسم	نظیر شعر	
			باب نون	
ناخن	مذکر	اسیر	زخم بدن نے شکر ہی اتنا تو خون دیا	رنگین حنا سے ناخن شمشیر ہو گیا
نار (آگ)	مونث	صبا	آفتاب حشر بھی داغ جگر سے سرد ہی	آتش دل سے ذرہ نار سقر ملتی نہین
ناز	مذکر	مومن	یہ غمزۂ فتنہ گر نہ ہونگے	یہ ناز نہ ہونگے پر نہ ہونگے
ناسور	مذکر	آتش	آتش نہ پوچھ حال تو مجھ دردمند کا	سینے مین داغ داغ مین ناسور پڑ گیا
ناف	مونث	اسیر	دامن کا بوجھ اوٹھ نہ سکا نازکی سے یا	بل آ گیا کمر مین تری ناف ٹل گئی
ناقوس	مذکر	آتش	دریا مین غسل کے لئے اوترا جو وہ صنم	ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا
ناک	مونث	آتش	مینی یار دعوی ہے گل زنبق کو	بے حیائی سے مگر ناک نہین کٹتی ہے
ناگ (سانپ)	مذکر	ناسخ	مشابہ آپ پیرو ہے جو تیری زلف پیچان سے	نہین ہوتا وہ جانبر جس کو کالا ناگ ڈستا ہے
نال	مذکر	سحر	جی چھوٹتا ہے کوہ علم سخت گران ہے	رستم سے بھی تو نال اوٹھایا نہین جاتا
نام	مذکر	نسیم	تشفی کے لئے احباب کہہ دیتے ہین خاطر سے	نہ لیگا نام تجھ سے بھی یار خوبرو میرا
نان	مونث	آتش	نعمت فقر ہے موجود جسے رغبت ہو	آب شیرین سے ہے نان نمکین تھوڑی سی
ناوک	مذکر	نسیم	سرمے کا جو دنبالہ تری آنکھ مین دیکھا	اک ناوک پران بس آہو نظر آیا
نبات	مونث	اختر	دکھلوا کے دکھاتی ہے شیرین تنی اے نوشاہ	کھائے کھائے ہی مصر وہ نبات آ پہونچی
نباہ	مذکر	ظفر	کیا ہم سے کیا نباہ کیا خوب	صد آفرین ان کو واہ کیا خوب
نباہ	مونث	مومن	مین بھی کچھ خوش نہین وفا کر کے	تم نے اچھا کیا نباہ نہ کی

لفظ	تذکیر	اسماء	نظیر شعر	
نبض	مونث	آتش	گرم جوشی سے تپ عشق کی کیونکر نہ چھپا	نبض اول ہی کرو دو دی آخر بیمار کی تھی
نثر	مونث	اسیر	نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا	نثر بھی ہم نے جو دیکھی تو مقفی دیکھی
نجم "ستارہ"	مذکر	نسیم	ٹھیکے پہ پہونچ کے تخت ٹھہرا	مرکز پہ وہ نجم بخت ٹھہرا
نخچیر	مذکر	غالب	تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلادوں	کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا
نخل	مذکر	مومن	ہر اک جوان کا پیری میں قد جھکا آخر	یہ نخل پست ہوا جس قدر بلند ہوا
نخل	مذکر	ذوق	شہید اے ذوق سینہ میں ترا ہوتی ہیں حسرتیں لاکھوں	مری جو آہ ہے گویا وہ ہے اک نخل ماتم کا
ندا	مونث	ناسخ	جو کعبے سے باہر میں آنے لگی	ندا مجھ کو اس دم یہ ہاتف نے دی
نذر	مونث	غالب	غالب اس سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں	حج کا ثواب نذر کروں گا حضور کی
نرخ "قیمت"	مذکر	ناسخ	نقد آمرزش فقط کیا دے مجھے کچھ اور بھی	تم ہے جو مشتری یہاں نرخ عصیاں بڑھ گیا
نرد	مونث	اسیر	چال ہے جو زندگی تو نہو یار سے جدا	چوپڑ میں جگ جو چھوٹ گیا نرد مر گئی
نردبان	مونث	آتش	دکھلائی سیر آنکھوں کو بام مراد کی	ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی
نرگس	مونث	اسیر	ضعف رکھتے ہیں ازل سے تری آنکھوں کے مریض	خاک سے لیکے عصا نرگس شہلا نکلی
نزاع	مونث	اسیر	ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق	کیوں نزاعیں تم میں اے گبر و مسلمان بڑھ گئیں
نسر طائر	مذکر	ناسخ	اور طائر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہاں	نسر طائر خط مرا دوش ہوا پر لے گیا
نسیم	مونث	اسیر	وہ باد پا ہے تیز اگر رو کے چار قدم	نسیم ساتھ چلے کیا مجال رکھتی ہے
نشان "علم"	مذکر	اسیر	خمسہ حواس عاشق کی ہے اسے سے جمعیت	پریشان فوج ہو جس دم نشان گر جائے لشکر کا
نشان	مذکر	مومن	خبر نہیں کہ اسے کیا ہوا پر اس در پر	نشان پا نظر آتا ہے نامہ برکا سا

الفاظ	تذکیر و تانیث	نام شاعر	تشخیص شعر	
نشتر	مذکر	غالب	گرچہ ہوں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب	آستین میں دشنہ پنہاں ہاتھ میں نشتر کھلا
نشست	مونث	رند	راستہ چھڑکاؤ کی کچے سے بجا گشتہ غیر	جب نشست اٹھ پہ سرہانے لگی یاروں کی
نشو و نما	مذکر	ناسخ	خستگی ہر زہ دیا یار پر نشو و نما ہوتا نہیں	سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہیں
نشو و نما	مونث	صبا	چشم پر آب سے ہی نشو و نما ساون کی	نفس سرو نے باندھی ہی ہوا ساون کی
نشہ	مذکر	اسیر	خیال نرگس گون جو وقت خواب رہا	تمام رات مجھے نشۂ شراب رہا
نصیب	مذکر	نسیم	رحم آچکا تھا تم نے سمجھا دیا کچھ اور	بگڑا نصیب پھر کسی امیدوار کا
نظر	مونث	اسیر	اب نہیں تو کب نظر التفات اتنی ہی	ہمیں آن سے محبت ہے بات اتنی ہی
نظر چشم ۱۲	مونث	رند	اقرار اس میں نظر آتی ہے کچھ کمی	تجھ کو نظر کسی کی مرے دلربا لگی
نظر	مونث	صبا	آنکھ سے آنکھ آج کل کیوں سے قمر ملتی نہیں	دل کبھی مانا نہیں جب تک نظر ملتی نہیں
نعش	مونث	اسیر	تا قیامت کوئی ایذا نہ ہوا سے کنج مزار	بطن مادر کی طرح نعش ہماری رکھنا
نعل	مذکر	اسیر	فلک نے سر پہ اپنے رکھ کی راہ تو بنایا ہے	گرا تھا جو زمیں پر ٹوٹ کر نعل اس کے توسن کا
نقاب	مذکر	غالب	منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں	زلف سے بڑھ کر نقاب اوس شوخ کے منہ پر کھلا
نقاب	مونث	امانت	چہرے سے اپنے دور جو اوس نے نقاب کی	رنگت سفید شب کو ہوئی ماہتاب کی
نقد	مونث	سالک	لٹا لباس تلک آبرو بھی ہاں کھوئی	گرہ میں کچھ بھی نہ نکلا تو نقد جان کھوئی
نقش	مذکر	آباد	عوض عاشق کے خون کا بعد مردن عشق لیتا ہے	بنی خسرو پہ جب نقش حیا کوہ کن بگڑا
نقش سجدہ	مذکر	سالک	تو جس طرف سے گذرے جھکتے ہیں سر ہزاروں	بنتا ہے نقش سجدہ تیرے نشان پا کا
نقش قدم	مذکر	ناسخ	پر رعب زمیں کوچۂ قاتل کی ہے ایسی	ٹھہری نہ جہاں نقش قدم رہ گذری کا

لفظ	جنس	شاعر	نظیر شعر	
نقصان	مذکر	ناسخ	نہین ہے معتقد میرا اگر رہا تو کیا غم ہے	ہوا ہے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا
نقش تبدیل ۱۲	مذکر	نسیم	ایک صورت پر رہی صورت نہ مانند خیال	جب کی ہستی مجھے نقل مکان پیدا ہوا
نقیب	مذکر	اسیر	فرشتہ نزع مین آیا نظر تو سمجھا مین	ہوئی حضور سے میری طلب نقیب آیا
نگ نگینہ ۱۲	مذکر	ناسخ	ہے گلشن خوبی وہ پریرو و سلیمان	خاتم مین نہ کیون نگ ہو عقیق شجری کا
نگار	مذکر	نسیم	نقشے سے وہی نگار پایا	قسمت کا لکھا سا آگے آیا
نگر شہر ۱۲	مذکر	رند	ہے جو منظور اودھر ہو اب ادھر کی دنیا	اجڑی جاتی ہے یہ بستی وہ نگر بستا ہے
نگہ	مونث	اسیر	کیا ہے قتل مگر مڑ کے دیکھتے ہین مجھے	ابھی تلک نگہ التفات اتنی ہے
نگین	مذکر	آتش	کس لعل آتشین کا ہے دل اپنا شیفتہ	جس پر ہمارا نام کھدا وہ نگین جلا
نم	مذکر	مومن	چھوڑا نہ دل مین کچھ بھی تپ ہجر نے کہ رات	روتے تھے زار زار اور آنکھون مین نم نہ تھا
نماز	مونث	اسیر	طاعت مین ہے یاد خط شب گون	پڑھتا ہون نماز مین گہن کی
نمک ملاحت ۱۲	مذکر	رند	کہین عاشقون سے اپنے ترش رو نہ بنا	شیرین لبون کے چہرون سے آخر نمک گیا
نمک	مذکر	غالب	زخم پر چھڑکین کہان طفلان بے پروا نمک	کیا مزہ ہوتا اگر پتھر مین بھی ہوتا نمک
نمکدان	مذکر	مومن	بے سبب کچھ نہ کہ لب زخم پہ افغان ہوگا	شور محشر سے بھرا اس کا نمکدان ہوگا
نمود	مونث	ناسخ	گوہر گوش صنم کی آب کا ہے یہ اثر	سبزۂ خط نے جو گالون پر نمود آغاز کی
ننگ	مذکر	مومن	منہ کو آیا سو ناصحون نے کہا	پاس کیا ہو کہ ننگ ہی نہ رہا
نوبت باجہ ۱۲	مونث	اختر	نقارچی بھی ہجر مین سب رقیب ہین	نوبت بجی نہ پہر کی ابھی تک بجی نہین
نوبت باری ۱۲	مونث	آتش	خوش قماشی وہ نہین جامۂ عریانی کی	اس مین کب نوبت پیوند و رفو آتی ہے

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
نوبت حالت ۱۲	مونث	معروف	کچھ نہیں اس کی خبر گر سر پہ نقارے بجین	پوچھ مت اب جو کہ نوبت ہے ترے بیمار کی
نور	مذکر	ناسخ	شب تاریک ہے پر نور گلیسون مین برستا ہے	ہوا ثابت یہی کا شانۂ جانان کا رستا ہے
نورتن	مذکر	امانت	پکھراج وار زرد ہو فیروزۂ فلک	دیکھے جو نورتن کبھی بازو پہ یار کا
نوروز	مذکر	اسیر	ستائیگی بہت ایکبرس ہم کو شب فرقت	سنا ہے چڑھ کے پشت فیل پر نوروز آیا ہے
نوک	مونث	امانت	جب بنات کی کان چھیدے لیے باین مین رشتہ دارون نے	تو دم نکلا کون مین لائی عاشقون کی نوک سوزن کی
نوک	مونث	اسیر	تیز صفحے پر کھینچی اوس سے مو فرگان کی شبیہ	نوک رہے یا الٰہی خامہ بہزاد کی
نون حرف ۱۲	مذکر	وزیر	چشم و ابرو کو بنایا ایک جا استاد نے	صاد کے قابل ہے یہ تحریر اوس نون [illegible]
نہال	مذکر	ناسخ	ہے فیض خاک نشینون سے سر بلند و نکو	کہ سبز پانی ہی سے ہر نہال رہتا ہے
نہایت انتہے ۱۲	مونث	سالک	جور و ستم کی اون کے جو غایت نہین رہی	یہان بھی مری وفا کو نہایت نہین رہی
نہر	مونث	اسیر	جاری ہی یہ نہر فیض ہوئی کس امیر کی	ہے موتیون کی آب مین کشتی فقیر کی
نہین	مونث	مومن	کہو رقیب سے ہان نوازش کرے	کہ اوس سے زیادہ نہین ہو چکی
نی بانسلی ۱۲	مونث	وزیر	شعلۂ آواز سے جھڑتی ہین جو چنگاریان	آزمائی تو نے کیا منقار موسیقار کی
نیّر ستارہ ۱۲	مذکر	سالک	دنیا مین مہر و ماہ کی جب تک ہے روشنی	روشن رہے یہ نیر بخت جوان ترا
نیر اعظم آفتاب ۱۲	مذکر	اسیر	چندے بدن مین رہ کے مرا دم نکل گیا	آ کر گہن مین نیر اعظم نکل گیا
نیرنگ مکر ۱۲	مذکر	صبا	ڈھیر دیکھے گلرخون کی خاک کے	واہ کیا نیرنگ ہین افلاک کے
نیش	مذکر	ناسخ	ترک لذت کر و لا پہنچے نہ تا تجھ کو گزند	نوش تو پیچھے ہے پہلے نیش ہے زنبور کا
نیشکر	مذکر	آتش	چاشنی دونون کی چکھی ہے جو حق حق پوچھیے	اون لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی نہ تھا

لغت	تذکیر و تانیث	سند	نظیر شعر	
نیل	مذکر	آتش	کہا بلبل نے جب توڑا گل سوسن کو گلچین نے	الٰہی خیر کیجو نیل رخسار چمن بگڑا
نیل انگشت نرخ	مذکر	موسن	کیا روز سیہ بخت سیاہ کو	وہاں شغل سرمہ بھی نیہاں نیل ڈھل گیا
نیلام	مذکر	اسیر	رخصت تن سیر گلشن کی ہاتھ جیسا عشق سے	جیسے ہی نیلام باقی وار کی املاک گیا
نیلوفر	مذکر	ظفر	خال مشکین آتش رخسار پہ پیدا ہوا	چشمہ خورشید میں بھی نیلوفر پیدا ہوا
نیند	مونث	مومن	کیا بخت عدو فسانہ خوان تجھے	کیون نیند شب محن شدہ آئی
			باب واو	
وار	مذکر	ظفر	زخمی کو اپنے آپ سسکتا نہ چھوڑ کے	اک اوس پہ وار کیجئے اور اپنے ہاتھ کا
وبا	مونث	رند	ہزار دن مر گئے اوس پہ سسکتے ہیں لاکھون	عجب روگ ہی یارب یہ کیا وبا آئی
وبال	مذکر	ظفر	آگیا زلف کے سودے مین جو کاکل کا خیال	تیرہ بختون کے ترے جی کو وبال اور لگا
وجہ	مونث	صبا	وجہ حرمت کلال کی ہوتی	دختر رز حلال کی ہوتی
ورد وظیفہ	مذکر	اسیر	مغفرت کیسے نہین کیا ہر دم ہی ہو ہوتوں پر آکر	ورد یا غفار یا غفار یا غفار کا
ورق	مذکر	وزیر	یوسف کی اور یار کی تصویر کیا ملے	وہ ہی ورق غلام کا یہ آفتاب کا
ورم سوجن	مذکر	ناسخ	رہنے دے اے آسمان یون ہین مجھے زار و نزار	فربہی جب تجھ سی چاہونگا ورم ہو جائیگا
وصال مرگ	مذکر	جرات	اوس جانے کے سے یہ ملال ہوا	ہجر ہی مین مرا وصال ہوا
وضو	مذکر	وزیر	نہا خون سے ہم ہاتھ جان سے دھوئے	یہ غسل آیا ہمین اور یہ وضو آیا
وضع پھبتی	مونث	ظفر	ہی ترے ابروے خمیدہ پر	وضع شمشیر کی کہی جاتی
وضع طرح	مونث	رند	کر گئی دیکھئے کس کس کو بسمل	یہ ٹیڑھی ہی وضع تیری بانکی بانکی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	نظیر شعر	
وطن	مذکر	نسیم	اشک دیدہ ہے نہاں ہیں کیا خانہ ویرانی کی فکر	گر پڑے جس جا وہیں اپنا وطن ہو جائیگا
وفا	مونث	مومن	جفا سے تھک گئے تو بھی نہ پوچھا	کہ تم نے کس توقع پر وفا کی
وقت	مذکر	نسیم	فصل گل آئی زمانہ ہے جنون کے جوش کا	ہے تامل ساقیا یہی ہے وقت نوشانوش کا
وہم	مذکر	مومن	شب بے گناہ جرات پابوس تھی ضرور	کیا کرتے وہم خجلت جلاد آ گیا
			باب ہائے ہوز	
ہاتھ دست ۱۲	مذکر	مومن	حال دل یار کو لکھوں کیونکر	ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا
ہاتھ وار ۱۲	مذکر	اسیر	سیکھے ہیں نام اکھاڑے میں تمہارے ہم بھی	چھوڑتے ہاتھ ادھر بھی تو کوئی پالٹ کا
ہار	مذکر	رند	تم جاتے ہو جا کس لئے پھر آ سے خیر ہے	چنپا کلی کہ موتیوں کا ہار رہ گیا
ہان	مونث	ظفر	وعدہ وصل سے انکار کرے ہے وہ ظفر	منہ سے اوس بت کے خدا جانے کب ہان ہوگی
ہتیار	مذکر	اختر	محفل میں ہاں پوچھ کے بلوایا کیجیے	دھوکے میں اپنے یار کے ہتیار ہو گیا
ہٹ	مونث	نسیم	ہٹ سے اوس جو کی تو ہاتھ مارا	شیشہ ہوا چور چور سارا
ہجر	مذکر	رند	کر چکے جلد مرا کام تمام	دیر کیوں ہجر یار کرتا ہے
ہجوم	مذکر	وزیر	جس طرف نکلا ہجوم عاشقاں ہو جائیگا	ساتھ اوس یوسف لقا کے کارواں ہو جائیگا
ہدف	مذکر	ظفر	ناوک انداز نگہ کو تری دیکھ کے آج	دل کی چھاتی پہ ہر ظالم ہدف تیر رہا
ہرن	مذکر	آتش	کسی وحشی صنم کا جب ہوا ثابت میں دیوانہ	تو مجھ سے مست ہاتھی کی طرح جنگلی ہرن بگڑا
ہڑک عادت ۱۲	مونث	ظفر	باولا دولت دنیا کی ہے خواہش میں حریص	سگ دیوانہ سے یہ کوئی ہڑک جاتی ہے
ہست و بود	مونث	رند	دیکھی نہ سیر آ کے عدم سے وجود کی	دن موت کے پھر آ گئے یوں ہست و بود کی

الفاظ	رواج	اساتذہ	نظیر شعر	
ہلال	مذکر	ناسخ	یہ رنگ سینہ خراشی میں ہے ناخن کا	کہ جیسے سرخ شفق مین ہلال رہتا ہے
ہل چل	مونث	امانت	ہل چل ہے فراق شکون سے زمانہ مین پڑی ہے	جھاڑیں بھادون کی نہ ساون کی جھڑی ہے
ہما	مذکر	وزیر	ہو کے مایوس سگ یار پھریگا جو وزیر	استخوان سیر ہما کھا کے پشیمان ہوگا
ہنر	مذکر	آتش	دوست دشمن یار رکھتا خاطر نہین کوئی عزیز	عیب الفت کے سوا ہم مین ہنر کوئی نہ تھا
ہنگام	مذکر	صبا	چمن کو دیکھ کر رہ رہ کے دل مین جوش آتا ہے	خدا جانے تو پھر ہنگام نوشا نوش آتا ہے
ہوا باد۱۲	مونث	غالب	بھوکے نہین ہین سیر گلستان کے ہم ولے	کیونکر نہ کھائیے کہ ہوا ہے بہار کی
ہوا خواہش۱۲	مونث	آتش	عاشق کے سر کے ساتھ ہی سودا کوئی گیا	سو تن مین وہ تھا جسکو ہوائے جنان نہ تھی
ہوادار	مذکر	صبا	اے سنمو سامان سواری پہ نہ بھولو	اوڑ جائیگا اک روز ہوادار تمھارا
ہو حق	مونث	آتش	مدت العمر ہے اک چشم زدن کا وقفہ	کر لین ہو حق یہ خرابات نشین تھوڑی سی
ہوس	مونث	رند	حور کے واسطے کرتا ہون تمنائے بہشت	آدمی ہون ہوس روئے نکو آتی ہے
ہوش	مذکر	وزیر	رخ سے سر کی لف ہوش ماہ نو اوڑا گیا	کھل گئے ہنسنے مین دندان رنگ اختر اوڑ گیا
ہون اور ہان	مونث	رنگین	کہا مین نے کہ ملتی جا ادھر آ	تو اوس شتاح نے ہون کی نہ ہان کی
ہونٹ لب۱۲	مذکر	ظفر	گذرتے ہین تجھے اظہار مدعا کے گمان	مزا جو ہونٹ بھی آئے بد گمان ہلتا ہے
ہونس	مونث	ظفر	یہ کسکی ہونس وصل کو اک بار کھا گئی	بیماری فراق مجھے پیار کھا گئی
ہیجان	مذکر	ناسخ	تیرے گیسو مین دیکھے جو سودا ہو گیا	روئے آتش ناک سے ہیجان صفرا ہو گیا
ہیکل	مونث	رنگین	جب چھوٹی تھی تبتک تو مین ایا جاتا	ننی منی سی پہنتی تھی یہ پیاری ہیکل

باب الیاء التحتانی

لغت	جنس	اسم	نظیر شعر	
یا حرف تہجی	مونث	سالک	اسم اعظم کب نظر آیا مرے جفار کو	جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر
یا	مونث	ناسخ	صحرا مین دیکھتا ہے تنہا جو شوخی غزال کی	آتی ہے یاد اک صنم خوردسال کی
یاسمین	مونث	آتش	اون عذاروں کی جو یاد آئی ہے صبا آتش	یاسمین باغ مین پھولی نہ سمائی ہوتی
یاقوت	مذکر	ظفر	ظفر اوس کے لب رنگین سے ہم تو کام رکھتے ہین	کہان کا لعل رمانی ہے یاقوت یمن کس کا
ید بیضا	مذکر	مومن	از بسکہ ثبت نامہ ہے سوز تپ درون	قاصد کا ہاتھ ہے ید بیضا کلیم کا
یرقان	مذکر	آتش	خاک پا تو نے نہ اوس عیسیٰ نفس کی چھڑکی	باغبان نرگس بیمار کا یرقان نہ گیا
یقین	مذکر	ناسخ	محو ایسا ہو گیا ہے عاشق خیال دوست مین	غیر اگر بولے یقین ہو یار کی آواز کا
یم	مذکر	آباد	یاد چشم حسن مین رونے کی جس دم آئی لہر	موج زن ہر ایک تار آستین سے یم ہوا
یمن	مذکر	رشک	اوڑ گیا طائر بہار چمن	دیکھئے یمن ر آشیان میرا

بالخیر تمت

کتاب ہذا کی رجسٹری سرکار آصفیہ و سرکار انگریزی مین کرادی گئی ہے کوئی صاحب بغیر اجازت طبع نہ کرین ورنہ بالعوض نفع کے نقصان اوٹھائینگے - ہان جسقدر نسخے مطلوب ہون قیمت مقررہ پر طلب کرین قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ؏ـہ

پتہ موید الدین حسن - حیدرآباد محلہ راؤرمبا - کوچہ نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر -

جس کتاب پر مولف کے دستخط نہو وہ مسروقہ ہے -

تصنیفات مصنف کتاب ہذا

دوپیکر - قواعد زبان اردو خصوصاً متعلق بہ تذکیر و تانیث مع .. ۷ انظایر مستثنیات و اصلاح اغلاط عوام وغیرہ - - - - - - - - - - عگر

رسالہ عادیہ - قواعد زبان اردو جامع و مانع بلا فروگذاشت ہیچ مسئلہ ع ایک دریا بھرا ہے کوزے میں - قیمت فی رسالہ ۲ نکلدا ۵ گنڈوحالی

مختصر قید مرہٹی - در تعلیم زبان مرہٹی از حروف ابجد تا نوشت و خواند کامل مع قواعد زبان و ترجمہ اول - - - - - - عمر

تعلیم تلنگی حصہ اول - - - - - - - زیر طبع

اساس ریاست کرناٹک - در احوال نوابان کرناٹک - - - ۲ر

رائے دربار فخر مبین - ماخوذ از آیات کلام مجید - درخواست پر مفت مل سکتی ہے مگر بیرنگ بھیجی جائیگی -

محاسن اسلام - رد جملہ مذاہب مروجہ ہندوستان و ثبوت جملہ مسائل اسلام بہ دلایل عقلی و نقلی مقبولہ اہل الرائے - دس جز کی کتاب حقیقی خرچ پر بہ نیت ثواب دی جاتی ہے تا مکرر طبع ہو سکے - - - - - - - - فی جلد ۵ر

طعام الاثیم - در اظہار ماہیت ادویہ و اغذیہ مستعملہ زمانہ حال مشتمل بر اجزائے ممنوعہ مذہب اسلام - - - - - - - - تکمیل طلب

الحق مر - در ایضاح امر حق در مقدمہ ذاتی - - - - - - - - زیر طبع

محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

اشتہار چھپائی مطبع شمسی حیدرآباد دکن

ہمارے مطبع مین ہر قسم کا کام اُردو فارسی عربی ہندی وغیرہ بہت صحت
و صفائی اور کفایت سے وقت معہودہ پر طبع ہوتا ہے۔ کتابین۔ نقشہ جات
سرکاری دفاتر کے کاغذات۔ کروڑگیری یعنی میونسپلٹی کے فارم رقعہ۔
کارڈ وغیرہ۔ سنہری۔ روپہلی۔ سبز۔ زرد۔ سیاہ۔ ہر قسم کی عمدہ سیاہی
سے بہ نسبت دیگر مطابع کے عمدہ اور کفایت سے طبع ہوتے ہین اگرچہ
اس مطبع کو شروع ہوئے تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے تو بہی ہمارے مطبع کا کام
انڈیا کے اون نامی مطابع سے جو سالہاسال سے کام کر رہے ہین۔ کہین
بڑہا چڑہا ہوتا ہے نمونہ کے لئے ہمارے مطبع کی مطبوعہ کتب یا مطبوعہ فارم
کافی ووافی ہین جن صاحبون کو ضرورت ہو مشتہر سے خط وکتابت فرماوین۔

المشتہر

محمد ابراہیم خان اکبرآبادی مہتمم مطبع شمسی حیدرآباد دکن

